بسمہ تعالےٰ

تمہید

یہ مختصر کتاب کالج کے طلباء کی ضرورت کو مدنظر رکھکر لکھی گئی ہے میرا خیال تھا کہ اسکو انگریزی کے قالب میں ڈھالتا تاکہ طلبا کو یہی باتیں زیادہ دلپذیر صورت میں میسر ہوتیں مگر بدیں وجہ باز رہا کہ اُردو میں لکھنے سے اگرچہ انگریزی کے شیفتہ آجکل کے جدت پسند نوجوان اسکو اسی ہمیت کی نظر سے نہ دیکھینگے جیسے وہ کسی کم مدعلم بابا انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہیں تاہم فقط مشرقی السنہ کے طالبعلموں کا فریق محروم تو نہ رہ جائیگا۔ سرسری ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ فارسی انشاء پر اس طرز کی کوئی کتاب جہانتک مجھے علم ہے ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ اس میں اگرچہ انگریزی سوالق کا کسی حد تک تتبع کیا گیا ہے لیکن یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسیت کا انداز اپنی اصلی آب و تاب نہ کھو بیٹھے ۔

ایران میں جو زبان آجکل مروج ہے وہ سعدی حافظ وغیرہم کی زبان سے بہت تفاوت رکھتی ہے نہ صرف اس لحاظ سے کہ یورپ کی مختلف السنہ کے متعدد الفاظ و اصطلاحات اسمیں سرایت کر گئے ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ بعض الفاظ کے سابقہ معانی میں قابل غور انقلاب واقع ہو چکا ہے۔ گرامر میں بعض لازمی تبدیلیاں کیگئی ہیں۔ اور کل کا کل انداز بیان کسی حد تک پلٹ گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کیگئی ہے کہ اس نئے انداز کو حتی المقدور ترویج دی جائے۔ مختلف تغیرات کو دوران کتاب میں یا حواشی کے ذریعے سے بوقت ضرورت جتلا دیا گیا ہے۔ اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک فہرست جدید الفاظ۔ محاورات اور اصطلاحات کی کتاب کے آخر میں لگادی گئی ہے تاکہ متعلم کو ترجمے میں امداد مل سکے ۔

آخر میں مجھلو اپنے اُستاد مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھ کو کئی ایک لغزشوں پر مطلع فرماکر ممنون فرمایا۔ خدا ایسے ادب پرور فاضل کو حیات دراز ارزانی کرے۔ جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کی معلومات زیادہ ہمہ گیر ہیں یا مذاق زیادہ سلیم ۔ اور میں اپنے مکرم مہربان قاضی فضل حق صاحب ایم۔ اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں انکے ایما پر میں نے اسباق کی تعداد میں اور امثلۂ مشقی میں کسیقدر اضافہ کیا ہے۔ اگرچہ انگریزیت کے عنصر کو باوجود فرمائش آنجناب کم نہ کرسکا۔ خاکسار کی رائے میں یہی امر اس کتاب کا مابہ الامتیاز ہے ۔

محمد علم الدین۔ لدھیانہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۱ء

دیباچہ دوسرا ایڈیشن

الحمد للہ کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوئی اور اس کے پبلشر شیخ مبارک علی صاحب کو دوسرے ایڈیشن کی فرمائش کرنی پڑی۔ اس ایڈیشن میں معتد بہ اضافات کئے گئے ہیں۔ جو کتاب کے حجم کو ثلث سے زیادہ بڑھا دینگے۔ اور توقع ہے کہ متعلمین کا گروہ ان کو بنظرِ استحسان دیکھیگا۔

گورنمنٹ کالج لدھیانہ میں تین سال کام کرنے کے بعد مجھ کو تلخ تجربہ ہوا کہ چونکہ میں نے عربی فارسی سے شغف پیدا کیا اور دوسرے مضامین انگریزی ہسٹری علم الاقتصاد وغیرہ سے انحراف کیا مجھ کو اپنے قدامت پسند انتخاب کا لازمی خمیازہ اٹھانا پڑیگا چنانچہ مجھ کو یقین دلا دیا گیا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ مجھ کو اور میرے ہم رتبہ شرکائے کار کو پراونشل عہدۂ ملازمت میں بھی کبھی لینے کو تیار نہیں۔ اور ہم کو سررشتۂ تعلیم کے اسفل ترین طبقۂ ملازمت میں زندگی بسر کرنا ہے۔ تعلیمی شغل بہت محبوب شغل ہے مگر نہ جب کہ پیٹ پر آرے چل رہے ہوں۔ بکراہت مجھ کو آل انڈیا امپیریل کسٹم سروس کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہونا پڑا اور آخر تقدیر کی کشایش مجھ کو یہاں کھینچ لائی۔ مجھ کو دیکھکر میرے ہم نفس ایک پروفیسر سنسکرت بھی تبعاً مقابلہ کے امتحان میں بیٹھے اور کامیاب ہوئے۔ وہی مشرقی زبان جو سررشتۂ تعلیم میں مجھ کو کس مپرسی کے عالم میں رکھنے کا موجب تھی اس ترقی کے حاصل کرنے میں میری معاون بنی۔ یہاں تعلیمی مشغلہ نہیں مگر مذاق باقی ہے۔ اور گاہے گاہے کوئی ایرانی تاجر آفس میں آنکلتا ہے یا کسی مجلس میں تکلم کا موقع ملتا ہے۔ تو فارسی کے شیریں کلمات روحانی بالیدگی کا باعث ہوتے ہیں۔

خاکسار علم الدین

اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹم بمبئی۔

۱۵ر اکتوبر ۱۹۲۸ء

۷۸۶

فصلِ اوّل

بحث فعل

ماضی مطلق

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تھوڑی دیر میں آفتاب نکل آیا۔	دراندک وقت آفتاب پیدا شد
۲۔ دھوپ کی گرمی سے برف پگھل گئی۔	برف از حرارت آفتاب آب شد
۳۔ میں نے قہوہ کی پیالی پی اور اُٹھ کھڑا ہوا	یک فنجان قہوہ خوردم و پاشدم
۴۔ جس کو دیکھا قتل کروا دیا	ہر کسے را دیدند بکشتن دادند
۵۔ جب اسکی صورت دیکھی تو وہ بے اختیار ہنس پڑا	چوں بروئش نگاہ کرد بے اختیارانہ بخندہ درآمد
۶۔ کوئلے کے دھوئیں سے سب کے منہ سیاہ ہو گئے	ہمہ مردم از دودِ زغال روسیاہ گشتند
۷۔ یہ دو نو کتابیں چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئیں	ایں ہر دو کتابہا در قرنِ ششم عیسوی نوشتہ شد
۸۔ تھیئیٹر کے اندر بہت ہجوم تھا	توئی تماشا خانہ جمعیتِ زیادی بود

مذکورہ بالا فقروں میں جو صیغے فعل کے لائے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب ماضی مطلق کے ہیں جیسے خوردم۔ دادند۔ بود۔ شد وغیرہ اور مصدر کی علامت نون اور اس کے ماقبل کی حرکت کو گرا کر بنائے گئے ہیں۔ خندیدن کا نون گرایا اور دال کی زبر کو بھی۔ خندید رہ گیا۔ ماضی مطلق

مجہول کیلئے ماضی مطلق کے اخیر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے شد۔ شدند..... لگا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتن سے نوشتہ شد۔ لکھا گیا۔ اسی سبد سے قاعدے کے مطابق ماضی مطلق کے صیغے بنا کر ذیل کے فقروں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کرو۔

تمام دن گذر گیا اور وہ نہ آیا۔

زخمی نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔

انہوں نے مجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا

ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گئے۔

تو پھر بشیر کے گھر کیوں گیا۔

انعام کی کتابیں لڑکوں میں تقسیم کر دی گئیں

حیرت ہے کہ رات آپ اتنی دیر سے آئے

یوسف اور نجمہ کا نکاح ہو گیا

انہوں نے مہمانوں کی آؤ بھگت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی

کوئی اور اخبار مرتبے میں ہمارے اخبار کو نہیں پہنچا

ماضی قریب

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ سلیم نے ابھی صبح کا کھانا نہیں کھایا ہے	سلیم ہنوز نہار نخوردہ است
۲۔ ہم دنیا داروں نے خدا کو کس طرح بھلا رکھا ہے	ما دنیا داراں خدا را چہ طور فراموش کردہ ایم
۳۔ تو نے مفت میں اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے	تو بیجہت خود را بہ بلا انداختہ ای
۴۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمام نوکر اپنا اپنا روپیہ لے چکے ہیں۔	من ہم خیالم این بود کہ ہمہ پیش خدمتان پول خود شان را گرفتہ اند۔
۵۔ تم بی۔ اے کے امتحان میں کس نمبر پر آئے ہو	در امتحان بی۔ اے شما بکدام نمرہ آمدہ اید
۶۔ جعفر نے دس روز سے اپنی دکان بند کر رکھی ہے	دہ روز است کہ جعفر دکان خود را تختہ کردہ است
۷۔ تمہارا بھائی چڑیا گھر کی سیر کو گیا ہے	برادرت بتماشائی جانور خانہ رفتہ است
۸۔ امریکہ بھی جنگی جہاز بنانے میں یورپ سے پیچھے نہیں رہا ہے۔	ینگی دنیا ہم در ساخت کشتی ہائے جنگی از فرنگستان عقب نماندہ است۔

یہ تمام جملے ماضی قریب کی مثالیں ہیں۔ ماضی مطلق کے آخر میں ہائے سکتہ زیادہ کر کے است۔ اند۔ ہستی وغیرہ لگائے گئے ہیں مجہول ماضی قریب کیلئے رفتہ کردہ۔ خوردہ کے بعد شدہ

است شدہ اند کے مناسب صیغے لگائے جاتے ہیں۔ جیسے خوردہ شدہ است لکھا گیا ہے۔ اسی قاعدے کی بنا پر ذیل کے اُردو فقروں کا فارسی میں ترجمہ کرو۔

میں سمجھا کہ شاہ ایران بھی تشریف لے آئے ہیں۔ کل اس نے پروفیسر[1] صاحب کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ خدا نے یہ زنگا رنگ کے درخت کیا خوب بنائے ہیں۔ تو نے دوات میں پانی بھی ڈالا ہے یا نہیں۔ ہم نے افغانوں سے صُلح کا عہد کر لیا ہے۔ اس نے کیا ہی اچھا لباس پہنا ہے۔ آج کمرے میں نوکر نے جھاڑو کیوں نہیں دیا ہے۔ شہزادہ ولیعہد سفر سے واپس آ گئے ہیں۔ اس نوجوان کی ہمت نے قوم میں نئی روح پھونک دی ہے۔ میں نے اس وطن دوست شاعر کے اشعار خود اپنے کانوں سے سنے ہیں۔

ماضی بعید

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ خورشید نساء اسی روز اپنے شوہر کے گھر سے واپس آ گئی تھی	خورشید نساء ہماں روز از خانۂ شوہرش برگردیدہ بود
۲۔ اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا	باغے بایں بزرگی و قشنگی ہرگز ندیدہ بودم
۳۔ میں ابھی گھر سے نہیں نکلا تھا کہ بندوقوں کی آواز پھر سنائی دی۔	ہنوز از خانہ بیرون نہ رفتہ بودم کہ باز تراق تراقِ تفنگہا بگوشم رسید۔
۴۔ یہ وہی شہر تھا جس کے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا	ایں ہماں ببر بود کہ از پایش غلام خارے بکندہ بود
۵۔ مجھے دو تین سال پہلے بھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا	دو سہ سال قبل از یں ہم مرا اتفاقِ صحبتش افتادہ بود
۶۔ بازار میں جگہ جگہ لڑکے کھڑے تھے	در بازار بچہ ہا ہر کجا استادہ بودند
۷۔ مہمانوں کے لئے بڑے کمرے میں دریاں اور فرش بچھایا گیا تھا۔	از برائے مہمانان در اطاق بزرگ غالیہا و مفرش ہا گذاشتہ شدہ بود۔
۸۔ گاڑی میں سوار ہو کر جس راہ سے ہم آئے تھے واپس لوٹ گئے	سوار کالسکہ شدہ از راہی کہ آمدہ بودیم برگشتیم

ماضی بعید کیلئے جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ ماضی قریب کی طرح ماضی مطلق کے

[1] پرفسور جیسے ڈاکٹر کے لئے دکتور۔ [2] جاروب کردن۔

آخر میں ہ لگا کر بود۔ بودند.... زیادہ کئے گئے ہیں مجہول کے لئے بود وغیرہ کے آگے شدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے نوشتہ شدہ بود لکھا گیا تھا +

فارسی ترجمہ کرو۔

باپ کے مرنے کے بعد بڑے بھائی نے ہی ان سب کو پالا تھا۔ آگ گھر کے تمام مال واسباب کو جلا چکی تھی پہلے بھی اسی طرح ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی تھی۔ اس واقعہ کو چار پانچ سال گذر چکے تھے جب ہم سٹیشن پر پہنچے گاڑی چل چکی تھی۔ تمام سپاہی تتر بتر ہو گئے تھے۔ کیا آپ اس جلسے میں گئے تھے۔ ہاں میں بھی حاضر تھا۔ گرمی حد سے زیادہ گذر چکی تھی۔ خلقت کو مینہ کا سخت انتظار تھا۔ بچوں نے رات کا بہتر حصہ انتظار میں گذارا تھا اور آخر ماں کا انتظار کرتے سو گئے تھے +

ماضی استمراری

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ اگلے زمانے کے لوگ انکو جان کے برابر سمجھتے تھے۔	در زمانِ پیشیں مردم اینہارا با جان برابر مے پنداشتند (یا داشتندے)
۲۔ کمینے لوگ خوشامد وغیرہ سے اعلیٰ منصب حاصل کرتے تھے	ناکسان سالوسی و چرب زبانی بمراتب رفعت مے رسیدند (یا نائل گردیدندے)
۳۔ جدھر اس کی آنکھ اٹھتی ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا۔	بہر جانب کہ مے دید بجز تودہ ہائے ریگ ہیچ چیز بہ نظر نمے آمد۔
۴۔ ہر روز صبح کو اٹھتا جنگل میں جاتا خشک لکڑیاں لے آتا۔ اسی طرح گذارہ کرتا۔	ہر روز علی الصباح برخاستہ بہ صحرائے رفت و ہیزم خشک مے آورد۔ بہمیں روش زندگی بسر مے برد
۵۔ سال میں ایکبار وہ اسی ہال کمرے میں لکچر دیتا تھا	ہر سال یک مرتبہ درہمیں تالار طولانی نطقے مے کرد۔
۶۔ اندھیری اٹھی اور گرد اسقدر اڑی کہ ایکدوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔	بادے سخت برخاست و گرد چناں انگیختہ شد کہ یکدیگر را نمے دیدند۔
۷۔ جب رات ہوتی تو بادشاہ مجلس خاص قائم کرتا اور اسی طرح مزے سے زندگی بسر کرتا۔	چوں شب درمے آمد سلطان خلوتے مے ساخت وہمیں ساں عیش خوش مے راند۔

[1] گار۔ استاسیون۔ [2] براہ افتادن +

۸۔ بجلی کی کڑک کو وہ جنوں کے گھوڑوں کی آواز سمجھتا تھا　　صدائے رعد را صدائے پائے اسپ عفریتان خیال مے کرد

جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے ماضی ناتمام ماضی مطلق کے اوّل ہیں لفظ مے لگا کر بنایا جاتا ہے۔ پہلے مے کی جگہ ہمے بولتے تھے اب متروک ہے۔ مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہ لگا کر مے شد۔ مے شدند وغیرہ ازدیاد کرتے ہیں۔ جیسے پرورده مے شد۔ پلتا تھا۔ داشته مے شدند۔ رکھے جاتے تھے۔

ترجمہ کرو۔

وہ خطرے کے وقت ہمیشہ سچ کہتا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے چہرہ زرد تھا۔ نوکر اتنا شور کر رہے تھے کہ ہم کچھ نہیں سن سکتے تھے۔ وہ دن رات اسی طرح سفر کرتا رہا حتی کہ ایک شہر دکھائی دیا۔ دریائے ستلج پہلے ذرا اس طرف بہتا تھا۔ مینہ برس رہا تھا رات اندھیری تھی۔ بجلی چمک رہی تھی۔ کبھی دوڑتا۔ کبھی چلتا کبھی پھر ٹھہر جاتا۔ لطیف دفتر ہر روز دیر سے جاتا اور اس کے افسر اس سے ناخوش رہتے۔ جب کبھی اس کی صحت خراب ہوتی وہ کسی پہاڑی مقام پر چلا جاتا۔

ماضی شکی و تمنائی

ماضی شکی کیلئے ماضی مطلق کے آخر میں ہ لگا کر باشد۔ باشند وغیرہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسا بھی فاعل کا تقاضا ہو مثلاً آمدہ باشد آیا ہوگا۔ اگر طعام خوردہ باشد۔ او را اینجا بفرست اگر اس نے کھانا کھا لیا ہو تو یہاں بھیج دینا۔ مجہول کے لئے باشد وغیرہ کے پہلے شدہ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتہ شدہ باشد۔ لکھا گیا ہوگا۔

ماضی تمنائی کے معنوں میں بھی اب صیغہ استمراری اکثر مستعمل ہوتا ہے جیسے الکاش گاہ گاہ مے آمد۔ پہلے ماضی مطلق کے اخیر میں یائے مجہول بڑھا کر تین صیغے واحد و جمع غائب و واحد متکلم کے بنائے جاتے تھے یعنی کردے۔ کردندے۔ کردمے اب اس کا استعمال تمنائی کیلئے کم ہو گیا ہے۔ ہاں کبھی کبھی ماضی استمراری کیلئے اس کو لے آتے ہیں شاہ فیاض دل بہ شاعران انعام فرمودے۔ انعام دیتا رہتا۔ مجہول کیلئے اس طرح بولتے ہیں۔ نوشتہ شدے۔ نوشتہ شدندے۔ نوشتہ شدمے۔

ان دونو ماضیوں کی مثالیں اسباق مشق میں آئینگی۔

مضارع اور حال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ تم کیسی ہلکی ہوئی باتیں کرتے ہو؟	چہ حرف بے خود مے زنی ؟
۲۔ بھائی تو کیا جانے سمندر بڑی چیز ہے	برادر تو چہ دانی دریا بسیار با وسعت چیزے است
۳۔ دانا کسی چیز کو ضائع نہیں کرتے	دانایان ہیچ چیز را تلف نمے کنند۔
۴۔ جو پولیس کی بے عزتی کرے اسکو مار دینے کا حکم ہے	ہر کس بپلیس بے احترامی کند قتلش واجب است
۵۔ جس کا جی جس سے ملکر چاہتا ہے ناچتا ہے	ہر کس با ہر کس میل دارد مے رقصد۔
۶۔ جو بچہ خوبصورت ہو ماں باپ اس کا برا نام رکھتے ہیں۔	فرزندے کہ بسیار نیکو روئی باشد پدر و مادر اورا نام زشت مے نہند۔
۷۔ یہ کتابیں کچھ ایسی بند ہونگی کام کی نہیں ہیں	ایں کتابہا چنداں بکار بندیاں نمے خورد
۸۔ پیرس کی قومی لائبریری میں سب سے زیادہ مشرقی علوم کی کتابیں موجود ہیں۔	کتاب خانۂ ملی پاریس وافرترین کتابہائے علوم شرقیہ دارد۔
۹۔ جاپان تہذیب و تمدن میں ایشیا کے باقی ملکوں پر فوقیت رکھتا ہے۔	ژاپون در تمدن و تہذیب بر سائر ممالک آسیا سمت تقدم دارد۔

مضارع سے پہلے مے لگا کر حال بنایا گیا ہے خود مضارع بنانے کے کوئی معین طریقے نہیں۔ فارسی زبان کی بہت کتابیں پڑھنے اور بہت بولنے سے فکر کو اور زبان کو ایک ڈھب آجاتا ہے کہ صحیح مضارع نکال لیتے ہیں۔ بعض اوقات مضارع حال کا کام دیتا ہے جیسے آخری فقرے میں بعض اوقات استقبال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے "تا آب دجلہ رود من ہم بخورم" جب تک دجلہ کا پانی جاری ہے میں کھاتا جاؤنگا۔ اسی طرح حال مستقبل کے معنوں میں آتا ہے "یک ساعت بعد شام میخورم" ایک گھنٹے کے بعد شام کا کھانا کھاؤں گا۔

خدا اس کو خوش رکھے۔ ایسے دعائیہ فقروں میں مضارع کے آخری حرف کے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں جیسے خدا او را شادمان داراد ۔

ترجمہ کرو

سمندر میں کبھی کبھی طوفان بھی آجاتا ہے	اس کوئیں سے سمندر کیونکہ بڑا ہوسکتا ہے۔
کہیں یہ مبارک گھڑی یونہیں نہ گذر جائے	جو چیز بکثرت ہوتی ہے وہ بے قدر ہوجاتی ہے
کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔	ایسے انگوروں کا گچھا ایک روپیہ کو کبھی نہیں دیتے۔
دروازہ میں قدم رکھتے ہی باغ نظر آتا ہے	آپ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود شراب پیتے ہیں

ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور نعمت کا شکر کرتے ہیں۔ پھر خادم لوگ اپنے آقا کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

۱۔ مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد علامت سکتہ ایزاد کرتے ہیں اور شود شوند کے صیغے بڑھا دیتے ہیں جیسے خوردہ شود کھایا جائے۔

حال مجہول کے صیغوں کیلئے شود شوند وغیرہ کے پہلے مے لگا دیتے ہیں جیسے خوردہ مے شود کھایا جاتا ہے۔

استقبال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ یہ جلا ہوا پل اسکا بھاری بوجھ کیسے سہار یگا	ایں پل سوختہ بار گرانش را چہ مے تواند برداشت
۲۔ اسنے مجھ سے عہد کیا ہے کہ جو کچھ حکم ہوگا بجا لائیگا	بمن عہد کردہ است کہ آنچہ کہ فرمان شد بجا خواہد آورد
۳۔ خدایا دنیا کی ان مصیبتوں سے کبھی نجات بھی ملیگی	خدایا ہرگز ازیں بلاہائے دنیا خلاص خواہم یافت
۴۔ اگر اسکا چچا مرگیا تو وہ اس کا مال حاصل نہ کرسکیگا	اگر عموئش بمیرد نمے تواند بدولتش برسد۔
۵۔ آخر خاوند اور بیوی نے اقرار کیا کہ آیندہ آپس میں کبھی نہ لڑیں گے۔	بالآخرت شوہر و زن اقرار آوردند کہ ازاں پیش ہرگز باہم گر نزاع نخواہند کرد۔
۶۔ اس کا باپ تمام ضروری باتیں اسکو بتلا دیگا	پدرش ہمہ مطالب لازمہ را باو اعلام خواہد نمود
۷۔ تم پچھلے غموں کو جلدی ہی بھول جاؤ گے	غمہائے گذشتہ را زود فراموش خواہید کرد

• ماضی مطلق کے صیغے کے اول میں خواہد۔ خواہند کے مناسب صیغے بڑھا دینے سے استقبال ہوجاتا ہے صیغوں کے اختلاف سے ماضی کے صیغہ میں کوئی ادل بدل نہیں ہوتا۔ جو تبدیلی ہوتی

ہے خواہد بیں ہوتی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ استقبال کیلئے محاورہ میں بالعموم حال کا صیغہ ہی بولا جاتا ہے۔ البتہ زمانۂ آیندہ کا بہت دور ہونا ذہن نشیں کرنا ہو تو استقبال کے صیغے سے کام لیتے ہیں مجہول کے لئے ماضی کے بعد ہائے سکتہ زیادہ کرکے خواہد شد اور اس کے باقی صیغے لگائے جاتے ہیں۔

پرسیدہ خواہی شد تجھے پوچھا جائیگا ۔

ترجمہ کرو:۔

(۱) جب وہ سنینگے تو اپنے مظلوم بھائی کا ضرور ساتھ دینگے
(۲) میں کل تمام دوستوں کی خدمت میں خط بھیجونگا
(۳) ہم بارہ بجے تک شکارگاہ پہنچ جائینگے
(۴) آپ اصلی واقعہ سنکر حیران رہ جائینگے
(۵) تو گھوڑا جلدی ہی لے آئیگا یا ذرا دیر سے
(۶) وہ آشفتہ کل ہی میں اپنی سزا کو پہنچ جائے گا
(۷) آج رات آپ کس کمرے میں سوئیں گے
(۸) کیا وہ جادو کے زور سے دریا کا رخ پلٹ دیگا۔
(۹) چاند نکلتے ہی ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی
(۱۰) خدا نے چاہا تو ہمارا ملک دن بدن ترقی کرتا چلا جائیگا

امر کا صیغہ مضارع واحد حاضر کی یاء کو رفع کرنے سے بنتا ہے۔ بودن مصدر۔ باشد مضارع۔ باشی صیغۂ واحد حاضر۔ یاء کو دور کیا باش امر حاضر رہ گیا۔ اسی طرح کن۔ ترس۔ خور۔ اکثر تزئین کلام کیلئے امر کے پہلے بائے زائد لگا دی جاتی ہے۔ جیسے بیا۔ بگو وغیرہ

امر کے پہلے م اکثر اور کبھی ن لگا دینے سے نہی حاضر بنجاتی ہے جیسے مکن۔ نترس وغیرہ ۔

اب ماضی۔ حال۔ استقبال کے صیغوں کی مشق کیلئے چند سبق مثالیہ چند مشقی درج کئے جاتے ہیں تاکہ ترجمہ میں متعلم کو کسی حد تک دسترس حاصل ہو جائے۔ ثقیل اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے جیسے یہ ضروری ہے کہ سلاست بیان اور سادگیٔ الفاظ ہاتھ سے نجانے پائے مثالیہ جملوں میں مختلف اسالیب کلام اور تراکیب پیش کی گئیں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اردو فقرے بھی اسی نیرنگی اور تنوع کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں ۔

لہ ہمیں امروز و فردا است کہ

سبق نمبر ۱

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ یہ کتاب کس کی ہے ؟	این کتاب از آنِ کیست
۲۔ وہ یہاں کتنے دنوں سے آیا ہُوا ہے	چند روز است کہ اینجا آمدہ است
۳۔ بازار میں جگہ جگہ آدمی اور لڑکے کھڑے تھے	مرداں و بچہ ہا در بازار بہر جا استادہ بودند۔
۴۔ اتنے میں گوپال کا چھوٹا بھائی سکول سے آگیا	دریں حال برادرِ کوچکِ گوپال از مدرسہ باز آمد۔
۵۔ یہ بوٹی آنکھ کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے	این گیاہ درد چشم را بسیار نافع است
۶۔ پہاڑ کے دامن میں چند ایک سرنگیں بھی دکھائی دیتی تھیں	در بغلِ کوہ متعدد تونلہای ہم بنظر می آمد[1]
۷۔ خدا نہ کرے کہ میں نے ایسا کام کیا ہو	خدا نکند کہ من چنین کار کردہ باشم۔
۸۔ کاش ایسی شورش میں وہ احمد آباد نہ جاتا	کاش درچنین ناامنی بہ احمد آباد نمی رفت
۹۔ اس نے مجھ سے بھی ایسا وعدہ کیا ہے اور دوسروں سے بھی۔	ہم بمن چنین پیمانے بستہ است ہم بدیگراں یا عہدے کہ بمن بست ہماں بدیگراں بمیاں آورد۔
۱۰۔ جس نے بیل چرایا ہے وہ کوئی اور چور ہے	آنکہ گاوے بردہ است او دیگر دزدے است

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) یہی وجہ[2] ہے کہ وہ یورپ سے ابھی واپس نہیں آئے (۲) یہ کہنا تھا کہ اس کی آنکھ کھُل گئی
(۳) اُسنے عہد کرلیا کہ کبھی دوسرے کی مدد پر بھروسا نہ کرونگا (۴) حامد بستر سے اُٹھتے ہی مدرسے چلا گیا
(۵) بیٹے کیمبرج یونیورسٹی[3] میں دس سال تعلیم پائی[4] ہے (۶) جب تک بیٹے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا یقین کرتا تھا
(۷) اب تک کسی نے اس مرض[5] کو دریافت نہ کیا تھا (۸) یہ ایسا مشکل کام ہے کہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا۔
(۹) جرمنی[6] نے فرانس[7] پر حملہ کیا ہے یا پولینڈ[8] پر بھی۔ (۱۰) تمام لڑکوں کے سامنے اسکو سخت شرمندگی[9] اُٹھانی پڑی

---

[1] مے آمد صیغہ واحد ہے کیونکہ تونلہائی بے جان چیز ہے گو بلحاظ تعداد جمع ہے +

[2] برائے اینست کہ۔ [3] دار الفنون یا کلیہ۔ [4] طالب علمی کردن یا کسب معرفت کردن۔ [5] ناخوشی

[6] ژرمانیہ۔ [7] فرانسہ۔ [8] پولونی۔ [9] خجلت کشیدن +

سبق نمبر ۲

	فارسی ترجمہ
۱۔ لوہا کتنے کام آتا ہے اور اس پر کس قدر سستا ہے۔	آہن چند مصرفہا میدارد و باز چہ قدر ارزان است
۲۔ کھجور کے پتوں سے دستی پنکھے بناتے ہیں۔	برگہائے خرما را برائے ساختن بادبیزنہائے دستی بکار میبرند
۳۔ کبھی بچے وہ کام کرتے ہیں کہ بڑے دنگ رہ جاتے ہیں۔	گاہے طفلان ہم کارے بکنند کہ بزرگان متحیر میمانند۔
۴۔ حاتم بہادر آدمی تھا افسوس کہ تیر لگتے ہی گیا۔	حاتم مرد دلاور بود کہ سر تیر شد
۵۔ اچھا حکیم ہے کہ نیلوفر اور بنفشہ کی پہچان نہیں رکھتا	عجب حکیمے است کہ نیلوفر از بنفشہ باز نمے شناسد
۶۔ منصور سولی چڑھا تو کہیں جاکر مشہور خلائق ہوا۔	منصور بدار آویختہ شد تا بر زبان ہمہ عالمیان افتاد
۷۔ جونہی کہ اس کی ہاں کی آواز سنی عورتوں اور لڑکیوں نے چلانا شروع کر دیا۔	تا صدائے بلّاش شنیدند زنان و دختران ہمگی بنائے فریاد گذاشتند۔
۸۔ خدا تخت سلطنت پر ایسے منصف بادشاہ کو ہزار سال قائم رکھے۔	چنیں شاہ داد گستر را خدا ہزار سال بر سریر مملکت متمکن داراد۔
۹۔ جہاں آپ نے اتنی مہربانیاں کی ہیں اس کام میں بھی امداد کیجئے۔	ہرگاہ ایں قدر نوازشہا فرمودہ اید باید دریں کار ہم دست بدہید۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) شاید[۱] تو خود اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ (۲) بات کو آخر تک سن[۲] لو پھر[۳] جواب دینا

(۳) نوکر کو جلدی بھیج[۴] دیں یہاں انتظار کرتا ہوں (۴) جو کچھ میں نے کہا وہ تیری سمجھ[۵] میں آ گیا

(۵) گرمی میں سورج کی تیزی سے زمین تپ جاتی ہے (۶) پیچھے[۶] مڑ کر دیکھا تو سینکڑوں سپاہی دوڑے چلے آتے تھے

(۷) آجکل میں اس کا بیٹا موت کا شکار ہو جائیگا (۸) میرے دل کی حرارت پانی سے نہیں بجھ[۷] سکتی

(۹) بیگم صاحبہ کے پاس جائے تو میرا سلام کہنا[۸] (۱۰) مناسب ہے کہ اب ہم اسکی تمام خدمتوں کا ذکر کریں

---

۱ مگر۔ ۲ گوش کردن۔ ۳ بعد۔ ۴ روانہ کردن۔ ۵ حالی شدن واضح ہوجانا۔ ۶ پشت سر گشتہ
۷ خاموش شدن۔ ۸ عرضہ کردن ۔

سبق نمبر ۳

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا	ہیچ فرصتے دیگر ہرگز بدست نخواہد افتاد
۲۔ اسی اثنا میں اُستاد آپہنچا اور سب تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے۔	دریں حال استاد ہم درآمد و ہمگی برائے تعظیم برخاستند۔
۳۔ خیال ہے کہ گاڑی کا اسباب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہوگا	مظنہ[1] کہ راہزناں متاع عراوہ را لخت کردہ باشند
۴۔ اچھا۔ اب یہ گواہ شہادت دے۔ دیکھوں کیا کہتا ہے۔	خوب! الآن ایں گواہ ادائے شہادت بکند بہ بینم چہ مے گوید۔
۵۔ مَیں کسی حد تک احتیاط سے چلتا ہوں ورنہ مجھ کو کیا ڈر ہے۔	من یک قدرے با احتیاط حرکت مے کنم وگرنہ من چہ ترسے دارم۔
۶۔ غرض جیسا کہ میرے شوہر نے سمجھا دیا تھا وہی ہوا	خلاصہ بہا لطور کہ شوہرم دستور العمل دادہ بود واقع شد
۷۔ ہم جنگل کے ایک طرف پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے گولی چلادی۔	ہمیں کہ بکنار جنگل رسیدیم فشنگی آتش زدند۔
۸۔ اگر میری قسمت میں بہادر خاوند ہوتا تو تیرے حصے میں کیوں نہ آجاتی۔	اگر شوہرے دلاور قسمت من مے بود چرا نصیب تو نمے شدم۔
۹۔ اس کا قد کچھ ایسا اونچا نہیں عمر ۲۷ و ۲۸ سال کی ہوگی۔	قدش چناں بلند نیست سنش باید بست و ہفت ہشت سال باشد۔
۱۰۔ ایسی گاڑیاں کہیں نہ دیکھی گئیں تھیں	چنیں واگونہا[2] ہیچ جا دیدہ نشدہ بود

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

۱) جو کچھ میرے پاس ہے سب کچھ تمہیں دے جاتا ہوں (۲) جرمنی نے تمام دُنیا کو بتلا[3] دیا ہے کہ ضرورت کیوقت عہدنامے کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے (۳) زمانے کے گذرنے نے تمام در دیوار

---

[1] یعنی یہ ظن ہے کہ محتمل کہ یا محتمل است کہ بھی کہدیتے ہیں یعنی احتمال ہے کہ۔ [2] انگریزی لفظ ویگن کو واگون بنالیا ہے۔ [3] معلوم نمودن

کو خاک کے برابر کر دیا ہے (۴) درزی موچی جولاہے کل پیشہ ور لوگ پہلے[1] سے زیادہ محنت لیتے ہیں (۵) جب جہاز بندر[2] کے قریب پہنچا سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے (۶) رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی پائیں تھا یا خدا کی ذات جو میرے زخمی دل کو تسکین دیتی تھی (۷) دوستوں سے کبھی کبھی مل تاکہ ان کا اشتیاق بڑھے۔ (۸) انگلستان میں عورتیں بندوقوں[3] اور کارتوس کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں۔ (۹) یہ رسالہ[4] مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ (۱۰) آج اس پیشینگوئی کو سو سال سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔

سبق نمبر ۴

اتنا ناخوش ہو کہ جو رغبت بھی اس کے دل میں ہو نفرت سے بدل جائے	چنداں عتاب مکن کہ ہر میل کہ داشتہ باشد بہ نفرت مبدل گردد۔
یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں نے انگریزی کے اُستاد سے مشورہ نہ کیا ہو	چگونہ میشود کہ با معلم انگلیسی مشورہ نکردہ باشم
جو کوئی انکی نسبت پوچھے کہنا کہ دہلی گئے ہوئے ہیں	ہر کہ از آنہا بپرسد بگوئید کہ بدہلی تشریف بردہ اند
تم نے اتنے بھاری کپڑے پہنے ہیں دیکھتے نہیں کہ موسم بدل گیا ہے۔	رخت چنیں گرانبار در بر کردہ مگر نمی بینی فصل عوض شدہ است۔
لاہور کے تنگ بازار اور گلیوں کی وجہ سے میں وہاں کی رہایش سے اُکتا گیا ہوں۔	بواسطہ تنگی بازار و کوچہ ہائے لاہور من از سکنی اش ملال گرفتہ ام۔
نہ ایران والوں نے اس کے اشعار کی قدر کی ہے نہ یورپ والوں نے۔	نہ ایرانیاں بشعرش اعتنا کردہ اند نہ اہل فرنگ۔
وہ اگرچہ تمام عزیزوں کے سامنے مان گیا تھا مگر جب کچہری میں گیا تو صاف مکر گیا۔	ہر چند پیش ہمہ اقربا اعتراف کردہ بود۔ اما چون بحکمہ مرافعہ رفت حاشا زد۔
یہ کہا اور دونوں بوتلوں کو میز پر رکھ دیا۔	این بگفت و ہر دو بطریہا را روئے میز گذاشت
صبح جلدی اٹھ کر میں نے جھٹ پٹ کپڑے پہن لئے نوکر لوگ ابھی سوئے پڑے تھے۔	صبح زود از خواب برخاستہ بہ تعجیل رخت پوشیدم عملہ جات ہنوز خواب بودند۔

[1] نسبت بگذشتہ۔ [2] نزدیک بہ اسکلہ۔ [3] لفنگ سازی و فشنگ سازی۔ [4] مجلہ۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

(۱) وہ ان ملکوں میں سیر کی غرض سے کئی بار جا چکا تھا (۲) جس درخت سے اتنے فائدے پہنچیں[1] اسے بیش قیمت سمجھنا چاہئے (۳) یہ سب جیسے صحت کی باتیں ہیں[2] جو کچھ بھی ہو وہ ایران جا کر رہیگا (۴) عثمان جیسے[3] ہی نہیں زندہ[4] دل اور باذوق[5] بھی ہے۔ (۵) لحمہ بہ لحمہ اس کا فکر بڑھ رہا تھا دل دھڑک رہا تھا چہرے کا رنگ زرد تھا (۶) قصہ کوتاہ محنت مزدوری کرنیوالے جیسے اب خوشحال ہیں گذشتہ صدیوں میں کبھی نہیں ہوئے (۷) وہ اپنی لڑکی کی شادی[6] کے انتظام میں مصروف ہے اور مدرسے سے رخصت[7] لی ہے (۸) سین بدل جاتا ہے اور قصاب خانہ کی عمارت نظر آتی ہے۔

سبق نمبر ۵

اردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مثل اینکہ کس بشر یعنی حریص میشود ایں احمق بسکینہ خانم حریص است (۲) دریں حال از پشت سر او آواز آمد و الیست کجا میروی (۳) چشم مادرش ہمیں بہ او روشن بود او برفت در روز گارش سیاہ شد۔ (۴) تعجب من بیشتر از ایں بود کہ حاضرین ہمہ زن بودند (۵) مصیبت میان ما و ہمہ مردم یک نوع انس و مہر ایجاد کردہ بود۔ (۶) آخر بگو لیسرت چہ آمدہ؟ کہ زحمت زدہ است؟ (۷) باز ایں احمقہا نفہمند کہ ما ہمہ ایں عذابہا را برائے اینہا میکشیم۔ (۸) دو کشتیہائے بزرگ جنگی یکے دست راست دیگرے دست چپ مے آمدند۔ (۹) در پیش آں سبزی میدان بود کہ آنجا انبارہائے لقول و فاکہات و ماکولات گذاشتہ بودند

سبق نمبر ۷

اردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ تماشائیاں بر پا مہا استادہ بودند دیمیں کہ کالسکۂ ما براہ افتادگی ہورا کشیدند و دست زدند۔
۲۔ بکلکتہ رفتم لیس بدار جلنگ سپس بہ بنارس کجا کجا رفتم آمادر ہیچ شہر از او نشانے نیافتم۔
۳۔ کالسکچی پائین آمد نظر کرد کہ آتش بعرادہا گرفتہ است کم ماندہ بود کہ ہمہ بسوزد۔

ـلـه [1] ہر چہ باداباد۔ [2] بابنیہ۔ [3] بارو ح۔ [4] خوش صحبت [5] تدارک عروسی۔
[6] رخصت گرفتن۔ [7] وضع تماشا۔

۴- ہر چہ زیادتر کسے ایں درخت ہا را میدارد ہمیں قدر او را صاحب ثروت میشمارند
۵- چندانکہ او را منع نمودند دیگر بلند تر داد و فریاد مے کرد۔
۶- ہر پوں را مے سنجیدند ہر کدام کہ در وزن کم یافتہ مے شد او را قیچی مے کردند۔
۷- بمجرد ورودِ ما ہمہ آموزیکان ترانۂ ملی نواختند و جملہ سربازہا در تہنیتِ ورودِ ما تفنگ انداختند

سبق نمبر ۷

اردو میں ترجمہ کرو:-

۱ شرق شناسانِ فرنگ بفطانت ملیٔ ایرانیاں ہنوز ستائش خوان ہستند۔
۲- دربیش وقائع بزرگ حیثیات بشر تیرہ گون و افسردہ میگردد۔
۳- سفیر روس از عہدۂ خود بسببِ علالت مزاج استعفا نمودہ است۔
۴- مرض ہیضہ در مصر خیلے شیوع یافتہ تا دہم شہر سپتمبر سہ صد نفر تلفات ایں مرض شمار آمدہ۔
۵- قانون عسکری از کیپ کالونی مرتفع گردیدہ قانون اساس باکمال امنیت جاری شد۔
۶- ایں چرخ خیاطی بسیار محکم۔ بے صدائے۔ تند و سبک کار است۔
۷- ہر دو روز ویا اقلاً ہفتہ یکبار لباسہائے مجاور بدن را باید عوض نمود۔
۸- اطاق نشیمنی حتماً باید آفتاب گیر باشد و از رطوبت ہم محفوظ۔
۹- زنانِ ہندی در کسبِ علم و معرفت ہیچ وجہ کمتر از زنانِ فرنگی نیستند۔
۱۰- درایں صورت خواہش دارم لطف فرمودہ ایں کلمات را بدقت بخوانید۔

سبق نمبر ۸

اردو میں ترجمہ کرو:-

۱- در ماہ مے و ژون در اروپا مشکلات پلیتیکی پدید خواہد شد۔
۲- ما در شمارۂ گذشتہ گفتیم کہ نجات ما بستہ بہ بیدار شدن روح ملی است۔
۳- بادشاہ ما یک حکمدار با نفوذ و ترقی خواہ و فضیلت پرور و ملت دوست است۔
۴- سیاہان افریقا بوسیلۂ افروختن آتش اقوام مجاور را از وقوع حوادث مطلع مے سازند۔

۵۔ امواج الکتریک نیز از حیث طبیعت فیزیکی بعینہ مانند امواج نور است۔

۶۔ از آن روز بہ بعد تلفون بے سیم بسرعت برق ترقی کردہ و در مدتے قلیلے تمام عالم را مسخر نمودہ۔

۷۔ اگر دورِ سر و سینۂ طفل را اندازہ بگیریم خواہیم دید کہ تقریباً بیک اندازہ باشند۔

۸۔ ہیچ کس غیر از آنکہ کاشتہ است نتواند درو بد۔

۹۔ ایں ہمہ اوضاع ناگوار امروزے ہر قلبِ حساس را خون مے گریاند و عقلہا را از عواقب وخیم خود بلرزہ بیاندازد۔

۱۰۔ اگر بدیدۂ عبرت بنگریم مے بینیم کہ ہیچ عملے دریں دنیا بے مکافات نمے ماند۔

سبق نمبر ۹

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ خوشبختانہ در سالہائے اخیر مسئلہ ورزش در مدارس ہند بخوبی پیشرفت کردہ۔

۲۔ اگر شخصے تنہا بروح بپردازد و جسم را تربیت نہ نماید۔ وجود انسان کلیۃً مختل مے ماند۔

۳۔ نہ مغز متحرک و متفکرے داشتند و نہ حالت سیر و تگاپو در راہِ جادۂ سعادت

۴۔ اجمالاً دیانت نصرانیت ممالک باعظمت امروزۂ اروپا را از خواری و ذلت نجات بخشید۔

۵۔ اعراب بدکار دختران خود را از کثرتِ تعصب و غیرت زندہ بگور کردند۔

۶۔ گاہے یک نفر صاحبِ ثروت دویست سی صد بلکہ بیشتر زوجات داشت۔

۷۔ در نتیجہ لسان عرب باہمہ مشکلے در تلفظ لسان مقدس و زبان بین المللی اسلام و اسلامیان شد

۸۔ آلمانہا انگلیسہا و فرانسہ ہا شاگرد تمدن رومان و یونان ہستند۔

۹۔ عیب عمدہ و علت اصلی خرابی کار ما کہنہ پرستیمان است۔

۱۰۔ در آن زمان کشتی بخاری نبود۔ تلگراف نبود۔ تلفون نبود۔ رادیو نہ بود۔

سبق نمبر ۱۰

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ اصغر گل ختمی را آوردہ زہرا خانم جوشانیدہ با یک کرباس کہنہ صاف مے کند۔

۲۔ بعد با تخم مرغ مخلوط نمودہ روئی یک پارچہ میگذارد۔

۳۔ تعلیمات تنفسی او جریان خون قوت اعصاب فعالیت غدد و طراوت دماغ را تأمین ہے نماید۔

۴۔ یک برہان شہودی و عملی بیش از ہزار دلیل نظری وزن و قیمت دارد۔

۵۔ بہ پشت خود دراز بکش و سینۂ خود را قدرے جلو آوردہ تمام عضلات بدن را سست کن۔

۶۔ چشمہائے خود را بیک نقطہ نصب کن و ہر گونہ فکر و خیال از مغفرت بیروں بنما۔

۷۔ فقط در سایۂ تغذیۂ صحیح و علمی مے توانید صحت و سعادت و طول عمر را دارا شوید۔

۸۔ آیا ننگین نیست کہ ما در خوردن گوشت از حیوانات درندہ تقلید کنیم۔

۹۔ اعلان یکے از بزرگترین وسائل ترویج و نیل مقصد در تمام رشتہ ہائے اقتصادی مے باشد

۱۰۔ ما مردے را ستائش مے کنیم کہ صفات مردانہ دارد۔ و در مبارزۂ زندگی کنونی ہمہ گونہ سختیہائے را مقاومت مے کند۔

سبق نمبر ۱۱

اُردو میں ترجمہ کرو۔

در نظر من تمدن غرب با اینہمہ ترقیات برقی خود روز بروز از روحانیت و معنویت دور تر مے افتد۔ و حال بشر امروز شبیہ است بحال بچۂ شیر خوارے کہ دور از مادر افتادہ و محض اینکہ اورا فراموش کردہ و گریہ نمے کند۔ بازیچہائے رنگا رنگ جلوئے او ریختہ اند او مدتے بدانہا نگاہ میکند۔ دست مے زند و ایں طرف و آں طرف مے اندازد و موقتاً از گریہ کردن باز مے ایستد۔ و لے پس از چند دقیقہ باشدی تمام یک مرتبہ ہمۂ آنہا را با دستہائے خود باطراف پراگندہ دوبارہ گریہ آغاز کردہ مادر خود را مے جوید و فریاد مے زند ماما! ماما!!

سبق نمبر ۱۲

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

پس ہر کجا عشقے ہست آنجا جستجوئے ہست۔ و ہر جا جستجوئی است آنجا عشقے پیدا است۔ ایں عشق کہ نام دیگر محبت و دلبستگی و انجذاب و سودا و یا بہر نام دیگر نامیدہ شود۔ در اشکال گوناگوں

تظاہر میکند و موضوعہائے مختلف و درجات تفاوت پیدا مے نماید۔ مانند محبت مرد و زن ۔ محبت مادر بفرزند۔ عشق بعقیدہ و مذہب و عشق بملک و عشق بوطن وغیرہ۔ ولے ایں عشق ہرچہ باشد خواہ مجازی و موقتی و مادی و خواہ روحانی و معنوی و دائمی ہمۂ آنہا ازیک منبع است و ہمہ پرتو یک چراغ مے باشد پس باعشق باید زائیدہ گشت۔ باعشق باید پرورش یافت و باعشق باید جاں سپرد۔

سبق نمبر ۱۳

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

آذربائیجان در ۴۷ درجۂ طول و ۴۰ درجۂ عرض شمالی خط استوا واقع گشتہ۔ مساحت آں ۲ ہزار میل مربع است و جمعیت آن تقریباً بہ دو ملیون نفر بالغ مے گردد۔ آذربائیجان از طرف شمال محدود است بہ قفقازیہ و از طرف شرق بخاک گیلان و از جنوب بکردستان ایران و عراق عجم و از مغرب بکردستان عثمانی و ارمنستان ایں قطعۂ مملکتی است کوہستانی و خشک و اراضی آں حاصل خیز و ہمہ نوع میوہ جات بطور وفور در آں بعمل میاید۔ معادن آہن و مس و نمک زیاد در آں یافت مے شود۔ کہ بواسطۂ غفلت و تسامح متروک ماندہ و استفادۂ صحیح از آں نمے شود۔ مذہب رسمی اہالی آں اسلام است و اگرچہ در سالہائے اخیر دعاۃ و مبلغین زیادے از طرف انگلیس و آمریکا بداں صوب اعزام کردہ و برائے نشر معارف و دین عیسوی و ترویج تمدن خود مبالغ گزافی خرج کردہ اند ولے تاکنون نتیجۂ مطلوبے ازاں حاصل نکردہ و در عقاید و افکار مردم نتوانستہ اند تصرفاتے بنمایند و باستثنائے عدۂ قلیلے کہ از دین خود منحرف گشتہ اند سائر اہالی بر بنائے فطرت اسلامیت خود ہنوز باقی ہستند۔

سبق نمبر ۱۴

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

شہادت آں حضرت در شب شنبہ ۲۶ شہر ربیع الاول سال ۱۳۲۷ ہجری اتفاق افتاد سنش ہفتاد و شش سال و قوائش کاملاً برجا بود چشمش بے عینک کتاب مے خواند و در رفتار چابک

وحافظہ ومشاعر او ہمہ باقی وقوی بود۔ شرح شہادتش ازایں قرار است کہ بہ تحریک برخے معاندین ودشمنان حضرتش در شب ہزاور چند نفر از دیوار منزلش بالا میروند وازشاخۂ درختے کہ در فضائے جنب خانۂ مسکونئ او کہ نہرے در آنجا جاری بود۔ پائیں مے آئیند و در وقت سحر کہ برائے تجدید وضو بدانجا مے رود برگلوئے او چسپیدہ خفہ اش مے کنند ونعشش را در نہرے مے اندازند چوں بازگشتنش طول مے کشد۔ اہل البیت برائے تجسس او بیروں مے آیند۔ وجسد مطہرش را از جوئے آب بیروں مے کشند رحمتہ اللہ علیہ۔

سبق نمبر ۱۵

اُردو میں ترجمہ کرو۔

از مرد و زن گویا آل یعقوب ۷۲ نفر بودند۔ از کنعان مہاجرت کردہ در وقتے کہ یوسف تحویلدار غلات بود۔ بمصر وارد شدند۔ بواسطۂ یوسف محترم شدہ وبتدریج بخدمات دولتے داخل شدہ وبمقامات عالیہ رسیدند۔ گرسنگی بدل بہ نعمت وچادر نشینی بعمارات عالیہ مبدل شدہ از آں رو جمعیتشاں روز افزوں شدہ وصورت قومے یا طائفہ را پیدا کردہ۔ با مرور دھور حسد مصریاں نسبت بآل یعقوب ملتہب شدہ گردونۂ دستگاہ سیاسی فراعنہ برضد آل اسرائیل چرخیدن گرفتہ ودر اندک مدتے آنہا را فقیر ومفلس کرد تا کار بجائے رسید کہ خود را بدولت فروختہ قوت لایموت گرفتند۔ مصریاں نیز در ظلم وجور نسبت بآنہا کوتاہی نکردہ وگاہے محض تفریح وتماشا زنے از آل اسرائیل را کہ در دِ زہ داشتہ بمیدان عمومے و ملأ عام مے آوردند تا آں بیچارہ در جلو چشم نظارہ کنندگان وضع حمل کند واسباب تفریح برائے تماشاچیاں فراہم آید۔

سبق نمبر ۱۶

ذیل کے فقروں میں خطوط وحدانی میں جو افعال مصادر کی صورت میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے مناسب صیغے بنا کر جملوں کی تکمیل کرو:۔

(الف) ۱۔ کارے کہ باو سپردہ بودند ہنوز با تمام نہ (رسانیدن) (۲) بہمہ معلوم خواہم (نمودن) کہ در

حق من بدخیالی (کردن)۔
(۳) تو ہر چہ (آوردن)، باید برابر خود بمن قسمت بدہی (۴) انشاء اللہ ما ہم مثل آنہا ہمدیگر را دوست (گرفتن)
(۵) تا ہمن عدہ امداد نہ (کردن) از جلسہ مرخص (نمودن) (۶) اگر ہمہ آدمہا دلاور بودند دشمن با آنہا شکست (دادن)
(۷) از ابتداء این ہفتہ ہیچ تخفیف در شدت باران واقع (شدن)۔ (۸) خرگوش را ہمانجا کشتہ یا فتیم کہ تیر (انداختن)
(۹) من دوا را ہنوز (چشیدن) کہ درد فرو شد۔

(ب)

۱۔ واللہ من پیش از ین ہرگز بدزدی نہ (رفتن) بعد از ین ہم دیگر ہرگز نہ (رفتن)۔
۲۔ پدرت بیست روز بعد از ین عروسی برائے شما خواہد کرد کہ در تمام قرا باغ تعریفش را (کردن)۔
۳۔ راست است کہ دختر پہا بیعقل (شدن) اشک چشمشان توی آستینشان (بودن)
۴۔ برادرش باو (گفتن) است کہ در لندن دختران رو باز در مجالس نشست و برخاست (کردن)
۵۔ ہیچکہ ہر دو لفائدہ سفر اقرار آورد ید اگر خوش بختی عمرا (خواستن) مرخصم (فرمودن)
۶۔ اگر او بولایت نہ (رفتن) این قدر منزلت از کجا کسب (کردن)
۷۔ حال ترا برائے آن خواستم کہ اگر چارۂ (داشتن) زود (کردن)
۸۔ اگر ستارہا بر نصیب ما عالیان قدرت (داشتن) اہل فرنگ چرا حرف انکار (کردن)
۹۔ بلکہ السکہ (نشستن) از توی بازارہا (گذشتن) بالآخرہ بہ چمن زارہائے خوب رسیدم۔
۱۰۔ ہنرے کہ نہ (داشتن) بیچارہ بہ مکر و حیلہ کسب معاشش (کردن)

سبق نمبر ۱۷

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

(۱) گفت بشرط خیریت در ایام رخصت ملاقات (کردن)۔ (۲) دیروز اینجا آمدم و پس فردا (رفتن)
(۳) جائیکہ آب (یافتن) گیاہ نمے روید۔ (۴) آطاق خلوتی اش تاریک مے شد چراغ کہ شمع را (افروختن)
(۵) پائے من بقریبہ نزدیک بود از پا (در آمدن)۔ (۶) ہمہ دعا کردند کہ انگلیس پائندہ و زندہ (بودن)
(۷) اگر درسہا خود را یاد (گرفتن) در امتحان ناکام (ماندن)۔ (۸) ہیچ وقت باد را القفس نمیتوان (کردن)
(۹) ترا برائے آن خواستم کہ اگر چارۂ داری (نمودن)۔

سبق نمبر ۱۸

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

۱۔ قربانت مادر تو! (برخاستن) کہ پدرت در راہِ آزادی (کشتن)
۲۔ برخیز تا ایں شمشیر پدر بکمر تو (بستن) و تورا بمیدان جنگ (فرستادن)
۳۔ برخیز تا دشمن تا پشت درِ دروازہ (رسیدن) تو باید جائے پدر (بگرفتن) وکین وے (بخواستن)
۴۔ برخیز شیرم حلالت (بودن) جانم فدایت (بودن) تو جگر پارۂ منم (داشتن)
۵۔ برخیز چشمہائے ات باز (کردن) تا آں نشانۂ غیرت کہ پدرت (داشتن) در نگاہہائی تو تماشا (کردن)
۶۔ رفیقہائے تو انتظار تورا مے (کشیدن) و تورا بیاری مے (طلبیدن)
۷۔ برخیز و بمیدان جنگ (بشتافتن) یا با سربلندی و فیروزی (برگردیدن) یا مانند پدرت جاں (بسپردن)
۸۔ ایں روحِ انقلاب از کجا بہ جسم ایں مردہ (دمیدن)
۹۔ زنان ایران را چگونہ از قیدِ جہالت باید (رہانیدن)
۱۰۔ ما ایمان (داشتن) کہ جز از راہ معارف ایں مقصود بحصول نہ (پیوستن)۔

سبق نمبر ۱۹

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

روزے یکے از ملاہائے صاحب دہات باذوق و تشنۂ تمام (گفتن) میدانی دی شب فکرے (کردن) و راہی پیدا (نمودن) کہ بوسیلۂ آن بمفت صاحبِ فلاں دِہ کہ ہمسایہ دہاتِ ماست میتوانیم (شدن)۔ آقازادہ (گفتن) بہ (فرمون) چہ راہے (کردن)۔ جناب آقا (گفتن) مے (دانستن) کہ فلاں دہ آبش از دہات ماست۔ ما بہ رعیتہائے دہ خودماں امر (کردن) کہ دیگر بداں دہ آب نہ (دادن) و ہر قدر جنگ و دعوی (شدن) کسے جرأت نہ (کردن) بر ما غالب (آمدن) ازیں رو آں دہ بے آب (ماندن)۔ دہاتیاں آنجا ہم (پراگندن) و چوں آبِ آں دہ منحصر بآبیست کہ از دہاتِ ما مے آید۔ بہ (آوردن) بدیں صورت دِہ بے آب رو بخرابی (گذاشتن)۔ صاحبِ آں مجبور (خواستن) کہ آنرا بقیمت بسیار کم و بلکہ مفت بما (دادن) و ما بے زحمت یکدہ دیگر بدہاتِ خود (افزودن)۔

سبق نمبر ۲۰

ان جملوں کی تکمیل کرو :-

دریک ساعت من لشما حالی (کردن) برائے من یقین حاصل (شدن) بر رسمے که ما (داشتن) رفتار اصل پاریس برخلاف آں ہست مثلاً ما دستماں را حنا (بستن) فرنگیہا نہ (بستن) ما سر مانرا (تراشیدن) آنہا نہ (تراشیدن)۔ ما با کلاہ (نشستن) آنہا سر برہنہ (نشستن) ما کفش پا (کردن) اینہاں حکمہ۔ ما دست غذا (خوردن) آناں با قاشق۔ اینجا آشکار پیشکش (گرفتن) آنجا پنہاں (گرفتن)۔ ما ہمہ چیز باور (کردن) آنہا ہیچ چیز معتقد نہ (شدن)۔ زنان ما لباس کوتاہ (پوشیدن) زنان آنہا بلندتر (پوشیدن)۔ میان ما زناں زیاد (گرفتن) عادت است در پاریس شوہر زیاد (کردن) ۔

سبق نمبر ۲۱

ان جملوں میں جہاں افعال کے صیغے غلط دیکھو درست کرو :-

(الف)

(۱) مے ترسم کہ از من ناخوشنود شدید (۲) پریروز سہ ہزار نفر دعوت شدہ بود (۳) باید تدبیر ایں کار را بمن معلوم کردہ بودی (۴) چہرہ اش چنیں طور تغیر شدہ بود کہ ہرگز او را نمے شناسم (۵) ہرگز بما نگفتید کہ امانتداری عمل نیک بود (۶) آقا حقیقت ایں امر از من بپرسیدن را عرض کردم (۷) کارہائے زمانہ ہمیں سال میروند (۸) اے کاش تو اسراف نکردہ باشی و مال را تلف نہ ساختی (۹) ستارگان ہنوز لغروب رفتہ اند خفیف خفیف مے درخشیدند (۱۰) از من پرسید کہ چرا چنیں زود برگشتن میخواہم (۱۱) ہنوز از جائے خود نہ برخاست کہ رہزناں بر سرش ریختند (۱۲) چراغ را بر سکن تا بر دیوار ہا مے بینم (۱۳)۔ ماہتاب از ابرہا پیدا شدہ بود۔ روشنی اش ہمہ عالم را منور ساختہ است۔ (۱۴) خدایا برایں بچہ مسکیں رحم بکنید بیچارہ ہیچ مددگار نداشتہ است ۔

(ب)

(۱) دیروز آنجا مے رسم و امروز اینجا خواہد رفتم (۲) ترا برائے ایں خواہم طلبید کہ اگر چارہ داری بنما

(۳) اگرچہ ما از او خوشدلی نداریم اما ہنرش را منکر نمیتواں شدیم۔ (۴) کاش کار شما بخوبی بگذشت و ما ہم شاد کام گشتہ بودیم۔ (۵) خانۂ ما من بودیم و برادر من ہمسایہائے ما ہمہ رفتہ بود۔ (۶) آنگاہ یک دستۂ سرباز بودند کہ خانہائے مردم را محافظت مے کنند۔ (۷) توقع دارم زحمت قبول کن و از جانب من درین خصوص وکیل باشی۔ (۸) ایں کار چنداں طول نمے داشت زود تمام خواہد شد۔ (۹) خاطرت جمع باش حیلہ ہائے ایشان بمن کار نبود۔ (۱۰) اسم دجائے مجرمان بنوشت۔ برائے آقا بفرست۔ بعد بروید +

امید ہے کہ طالب علم نے کسی حد تک صیغوں کو بآزادی و سہولت بنانا سیکھ لیا ہو گا اسکے بعد دوسرا درجہ مسلسل عبارت کو فارسی کے قالب میں ڈھالنا ہے۔ اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں اردو کے متعدد قطعوں کا ترجمۂ فارسی لکھے دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہونہار انشاء پرداز کی مشق کیلئے ایسے قطعے درج کئے گئے ہیں۔ کہ وہ خود ان کا فارسی ترجمہ کرے۔ یہ عبارت کے ٹکڑے آزاد و شرر مولوی نذیر احمد۔ غالب۔ شیخ عبد القادر بیرسٹر ایٹ لاء وغیرہم جیسے ماہر نثاروں کی تحریروں سے انتخاب کیے گئے ہیں تاکہ طالب علم کے سامنے اردو نثر کے بہترین نمونے پیش کیے جائیں +

سبق نمبر ۲۱ (الف)

فقرے	فارسی ترجمہ
جب میں چچا کے ہاں پہنچا تو بجائے اسکے کہ میرے اتنی مدت کے بعد ملنے سے وہاں سب کو خوشی ہوتی سارا گھر حیران ہو گیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ انکے گھر میں پہلے ہی سے مہمان اترے ہوئے تھے اور کوئی بستر خالی نہ تھا۔ جب میں بوٹ اتار رہا تھا۔ میں نے اپنے کانوں سے سنا میری چچی کہہ رہی تھی کہ یہ ہم کو پیشتر اطلاع دیئے بغیر کیوں آ گیا اب میں کیا کروں بستر کہاں سے لاؤں کیا اچھا ہو جو یہ لڑکا آج یہاں سے سو کوس پرے ہوتا +	چوں خانۂ عموم رسیدم بجائے آنکہ ہمہ از ورود من بعد چنیں مدت خوشنود مے گشتند ہمہ اہل خانہ در حیرت ماندند سببش ایں بود کہ قبل از آمدن من چند نفر مہمانان در خانہ شان فرود کش شدہ بودند و ہیچ بسترے باقی نماندہ۔ دریں حال کہ پا از چکمہ بیروں مے زدم بگوش خود شنیدم عم ام میگفت چرا پیشتر خبر ندادہ اینجا آمدہ است حالا چہ کنم بستر از کجا آرم چہ خوش بودے اگر امروز ایں پسر بفاصلہ صد میل دور بودے +

فارسی میں ترجمہ کرو:-

مالاباری بارہ سال کا ہوا تو ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ بچارے کا سہارا یہی ماں تھی طبیعت کو بڑا ہی قلق ہوا اور بے یار و مددگار رہگیا۔ سوتیلا باپ بہت غریب ہو گیا تھا اُسنے جواب دیدیا کہ میں کسی قسم کی مدد نہیں دے سکتا۔ غرض اس چھوٹی سی عمر میں مالاباری کو پیٹ کا دھندا خود کرنا پڑا۔ لڑکوں کو پڑھا کر کچھ روپیہ پیدا کرتا۔ اور اسی طرح پیٹ بھرتا۔ ایک رحم دل پادری کو اس کا حال معلوم تھا۔ اسنے سورت کے مشن سکول میں داخل کرلیا۔ اور فیس کے بغیر پڑھانا شروع کیا +

سبق نمبر ۲۲

فقرے	فارسی ترجمہ
ایک موقع پر اسے نوجوان خوبصورت لڑکا فرض کیا ہے کہ خوش ہے اور اپنے عالم میں اُچھلتا کودتا ہے۔ مگر آنکھوں سے اندھا کیا ہے اس میں نکتہ یہ ہے کہ بھلائی برائی نہیں سوچتا	در یکجائے اور ا پسرۂ جوان و خوشگل فرض کردہ اند کہ خورسند است و در عالم سرخوشی جہست و خیز مے کند اما از چشم او را کور ساختہ اند دریں اشارہ است بایں کہ نیک تا بد امتیاز نمے کند۔
کبھی ایک جوان آدمی بنایا ہے اور ہاتھ میں چڑھی ہوئی کمان میں تیر جوڑا ہوا ہے کہ جدھر چاہتا ہے مار بیٹھتا ہے اسکی پناہ نہیں	گاہے او را مرد جوان نقش زدہ اند۔ توی دستش کمان چلہ کردہ است و سوفار شست گذاشتہ است کہ بہر جانب کہ بخواہد خالی میکند۔ ہیچ چیز ازاں در پناہ نیست
ایک موقع پر ایسی تصویر کھینچی ہے کہ پہلو میں تیروں کا ترکش لٹکتا ہے اور ہاتھ سے تیر کا پیکان سان پر تیز کر رہا ہے۔ یہ تصویر ایک پتھر پر کھدی ہوئی ہاتھ آئی خدا جانے کس عہد میں کھدی ہو گی اور کیا طلسم اس میں باندھا ہو گا +	در جائے دیگر پردہ اش را چنیں برداشتہ اند کہ تیر دانے آویزاں در بغلش ہست و بادست پیکان تیر را بسان تیز میکند ایں تصویر کندہ بر الماس بدستم افتاد واللہ اعلم در چہ عہد کندہ شدہ و چہ طلسمے درآں بستہ بودند +

فارسی میں ترجمہ کرو:-

یہ سب تدبیریں ہوئیں مگر اس کا کیا علاج تھا کہ راجپوتوں کا شمار بیس ہزار تھا۔ اور مسلمان صرف پانچسو تھے۔ ہندوؤں کی طرف دو ہزار آدمی مارے گئے لیکن انکے مقابل میں مسلمانوں کے جو تین سو پچاس سپاہی نذر اجل ہوئے۔ انہوں نے مسلمانوں کی قوت کو بالکل کمزور کر دیا۔ تھوڑی ہی دیر اور لڑائی ہوئی ہو گی کہ

مسلمانوں کو راجپوتوں نے گھیر لیا اور ان کے جوانمردوں کو ٹھکا ٹھکا کر گرفتار کرنے لگے۔ غرض قافلہ تمام کا تمام درہم و برہم ہو گیا جو مرد اور عورتیں قتل ہونے سے بچ رہی تھیں۔ وہ کامیاب راجپوتوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں +

سبق نمبر ۲۲

فقرے

کیوں صاحب یہ چچا بھتیجا اور شاگردی اُستادی سب پانی پھر گیا۔ اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور میں تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے میرا کلام خرید آٹھ دس روپے کی سو وہ بھی میں نہیں کہتا کہ مجھ کو دیڈالو۔ تم کو مبارک ہے مجھ کو مستعار دو میں اس کو دیکھ لوں پھر تم کو واپس بھیجدوں۔ اس طرح کی طلب پر نہ دینا دلیل اس کی ہے کہ مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ میرا اعتبار نہیں یا یہ کہ مجھ کو آزار دینا یا ستانا مدِ نظر ہے۔ وہ کتاب ابھی میرے آدمی کو دیدو۔ باللہ واللہ اس میں سے جو میرے پاس نہیں ہے نقل کر کے تم کو بھیج دونگا اگر تم کو واپس نہ دوں تو مجھ پر لعنت اور اگر تم میری قسم نہ مانو اور کتاب حامل رقعہ کو نہ دو تو تم کو آفرین +

فارسی کا ترجمہ

بگو آغا آں ہمہ حقوق عمومت و اُستادی برباد رفت اگر چیزے گرانمایہ بودے طلب کردمے نمے تواں گفت چہ آفتہا برپا میکردید۔ آں کتاب مجموعۂ سخن خودم قیمتش ہشت دہ روپیہ۔ آں ہم نمے گویم بمن بخشید۔ خودتاں را مبارکباد و بمن ہمیں کہ مستعار بیخواہم ملاحظہ بکنم و باز دہم۔ بر مسئلت چنیں حاشا زدن[1] دلیل ست بر ایں کہ مرا دروغ گوے پنداریدہ و بپیش شما ہیچ وثوق ندارم یا اینکہ مرا آزار دادن و اذیت کردن مقصود شما ست۔ کتاب مزبور ہمیں حالا بنوکر من بدہید۔ آنچہ بدست نیست نقلش برداشتہ باز خواہم داد۔ اگر بعد از نقل باز نگردانم بر من لعنت باد و اگر شما ایں قسم من اعتبار نکردہ کتاب بحامل ایں کاغذ[2] بہید بر شما آفریں +

فارسی میں ترجمہ کرو :-

دو ہزار برس ہوئے کہ فرنگستان میں ایک دولتمند زمیندار رہتا تھا اور اس کے دو بیٹے تھے دونو کو بہت پیار سے رکھتا تھا ایک دن چھوٹے بیٹے نے آکر کہا۔ ابا۔ میں ایک اور ملک میں جا کر رہنا چاہتا ہوں۔ مال و اسباب کا جو حصہ آپ مجھے میراث میں دینا چاہتے ہیں اب دیدیں تاکہ میں اسے لیکر روانہ ہو جاؤں باپ نے بیٹے کو اس کا حصہ دیدیا اور وہ لیکر ایک دور دراز ملک میں جا بسا بڑا بیٹا

[1] حاشا زدن انکار کرنا۔ مکر جانا۔ [2] خط۔ رقعہ ۱۲

باپ کے ساتھ رہا۔ زمینداری کے معاملات میں اس کی مدد کرتا۔ اور جو کچھ وہ حکم کرتا اسکو بجا لاتا تھا۔

سبق نمبر ۲۴

فقرے	فارسی ترجمہ
شام سے پہلے دو لوگ پھر دربار صاحب پہنچے بڑا بھاری ہجوم تھا۔ تالاب کے کناروں اور دکانوں کی چھتوں پر اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جہاں نگاہ جاتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے شام کو روشنی ہوئی۔ تمام دربار صاحب چمکنے لگا معلوم ہونے لگا۔ چھجوں منڈیروں چھتوں اور تالاب کی سیڑھیوں پر غرض جہاں دیکھو جلتے ہوئے چراغوں کی بیشمار قطاریں تھیں۔ اور روشنی کا عکس تالاب کے پانی میں پڑتا تھا تو دوچند بہار نظر آتی تھی۔	قبل از شام ہر دو باز بدربار عالی رفتند۔ جمعیتی زیادے بود۔ بر کنار آبگیر بر بامہائے خانہا۔ تو ئی دروازہ ہا و دریچہ ہا بہر جا کہ نگاہ مے افتاد سراسر آدم بنظر مے آمد۔ شام چراغاں[1] کردند۔ ہمہ دربار اقدس مثل یک پارۂ زر مے نمود۔ بر پیش خانہا بالکونہا[2] و بامہا و بر پلہ ہائے آبگیر دفی الجملہ ہر سو کہ چشم انداز[3] مے شد صفہائے چراغاں بود بے عدد و حساب و پرتو روشنی چوں بر سطح آب مے رقصید رونق نظارہ را دوچند مے افزود۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

باغ امید اس وقت ایسی بہار میں معلوم ہوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اٹھا۔ جو چیز نظر پڑی وہ عجیب تھی۔ جو پھول دکھائی دیا نظر فریب تھا جس صورت کی طرف نگاہ گئی ہوش ربا تھی۔ ایک دل کدھر کدھر متوجہ ہوتا اور کس کس کا آرزو مند بنتا۔ اس پھول کی خوبیوں کو دیکھ رہے تھے کہ دوسرا نظر پڑا۔ اس کی خوشنمائی کو ابھی جی بھر کے دیکھ نہیں چکے تھے کہ تیسرے پر نظر جا پڑی اور اس شوق سے گئی کہ وہیں کی ہو رہی۔ ہائے افسوس بوالہوسی باغ آرزو کی بہار دکھا دکھا کے یونہی مرجھائے چلی گئی۔ اور ہم اس میدان میں چلتے چلتے ایسے تھکے کہ سارے حوصلے پست ہو گئے۔

---

[1] چراغاں کردن۔ روشنی کرنا چراغ جلانا۔ [2] انگریزی لفظ بالکونی کا مفرس بالکون ہے۔ [3] چشم انداز شدن۔ دکھائی دینا۔ چشم انداز نظارہ۔

سبق نمبر ۲۵

فقرے

مجھ کو دیکھو کہ نہ آزاد ہوں نہ مقید ہوں نہ رنجور ہوں نہ تندرست نہ خوش ہوں نہ ناخوش نہ مُردہ ہوں نہ زندہ جیسے جاتا ہوں۔ باتیں کئے جاتا ہوں روٹی روز کھاتا ہوں شراب گاہ گاہ پیئے جاتا ہوں جب موت آئیگی مر رہونگا۔ نہ شکر ہے نہ شکایت ہے۔ جو تقریر ہے بر سبیل حکایت ہے۔ یارے جہاں رہو جس طرح رہو۔ ہر ہفتہ میں ایک بار خط لکھا کرو۔

فارسی ترجمہ

بمن نگاہ کنید۔ نہ آزادستم نہ پائے بند نہ رنجورم۔ نہ با صحت نہ آسودہ ہستم نہ ناخوش۔ نہ مُردہ ام نہ زندہ۔ ہمے زیم[1] و سخن ہمے گویم نان ہر روز میخورم بادہ گاہے گاہے مے نوشم چوں اجل خواہد رسید خواہم مُرد۔ نہ سپاس میکنم نہ شکوہ بر زبان مے آرم۔ ہر چہ گفتہ مے شود بر سبیل حکایت است فی الجملہ ہر کجا کہ مے باشید بہر حال کہ مے شوید باید یکبار در ظرف یکہفتہ نامہ خیریت بفرستید۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ[2] ٹوٹتے ہوئے ستارے بعض ملکوں میں کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ برطانیہ کلاں میں ان کی بوچھاڑ ہوئی تھی آدھی رات سے آدھ گھنٹہ پیشتر پہلے تو ایک ایک ستارا ٹوٹتا نظر آیا۔ پھر دو دو تین تین ٹوٹتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس کے بعد تو ایسی بارش ہوئی کہ ایک منٹ میں پچاس ساٹھ ٹوٹ پڑے غرضیکہ صبح کے چار بجے تک حساب لگانے سے معلوم ہوا کہ ڈھائی لاکھ کے قریب ستارے ٹوٹے۔

سبق نمبر ۲۶

فقرے

یہ امر مشکل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ زمانہ کیوں انکی اسقدر قدر کرتا ہے اس وجہ سے کہ زمانے سے بے پرواہ ہوگئے ہیں اور دنیاوی دولت اور عشرت کو بے قدری اور نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں اور سب پر طرہ یہ ہوا ہے کہ بیخودی نے اپنے بس میں

فارسی ترجمہ

این حقیقت بمشکل بفہم مے رسد کہ خلائق چرا اینان را چنین مکرم مے دارند۔ از جہت اینکہ از جہان مستغنی گشتہ اند و جاہ و عشرت این دنیا را بے مایہ و حقیر مے شمارند و علاوہ برین ہمہ بیخودی آنہا را در تصرف خود آوردہ محو یک خیال کردہ

---

۱ زیم کی جگہ ہمے زیم لایا گیا تاکہ جیسے جاتے ہیں جو استمرار کے معنے ہیں انکی جھلک باقی رہے۔ ۲ شہاب ۱۲

کر کے ایک دھن میں لگا دیا ہے۔ جو خیال دلیں
پیدا ہو گیا ہے ہر وقت اس میں ڈوبے رہتے ہیں
انصاف سے پوچھئے تو صرف بیخودی نے ان کو
اس قابل بنا دیا ہے۔ اگر یہ خود فراموش نہ ہوتے
تو ایسے بھی نہ ہوتے جیسے کہ ہیں +

است۔ ہر فکرے کہ از خاطرِ شاں خطور میکند
ہر لحظہ باآں مستغرق میمانند۔ اگر
راست میپرسید ہمیں بیخودی آنہارا اس قدر
غنی ساختہ است اگر خودشاں را فراموش
نمے کردند ہمچنانکہ ہستند نمے بودند +

فارسی میں ترجمہ کرو:-

وہ کل سب قسم کے کام کرتی ہے۔ درزی اس سے کپڑے سیتا ہے۔ آرہ کش اس سے لکڑی چیرتا ہے۔ جلاہا اس سے کپڑا بنتا ہے۔ دھوبی اس سے کپڑے دھوتا ہے۔ کسان اس سے ہل جوتتا ہے۔ کھیت کاٹتا ہے۔ کھیت میں پانی دیتا ہے۔ مصور اس سے تصویر بناتا ہے۔ ہم جدھر چاہتے ہیں اسکو موڑ دیتے ہیں۔ بند کرتے ہیں۔ کھول لیتے ہیں۔ کوئی کام بھی ایسا نہیں کہ وہ نہ کر سکتی ہو۔ بڑے بڑے کاریگروں کی عقل اس کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے +

سبق نمبر ۲۷

کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے
ہیں اور اس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جسنے ہم کو
پیدا کیا ہے۔ جو ہم کو روزی دیتا ہے جو ہم کو
جلاتا اور مارتا ہے۔ جو پانی برساتا ہے اور زمین سے
ہمارے لئے سرمایۂ حیات اگاتا ہے جسنے ہماری
جانوں کی شادابی اور تازگی کیلئے آب شیریں و
خوشگوار کی سوتیں زمین میں جاری کر رکھی ہیں اور
ہماری روحوں کے انبساط کیلئے ہوا کا ذخیرہ
مہیا فرما دیا ہے جس کے حکم سے چاند سورج
اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں تاکہ کام

فارسی ترجمہ

آیا ایں اعتراف کردن دیوانگی است کہ ما بندگانیم
و او ہم بر ما حق مے دارد۔ خدائیکہ ما را خلق کردہ
است۔ ما را روزی میدہد زندہ مے سازد و مے
میراند۔ باراں مے ریزد و از برائے ما سرمایۂ حیات
از خاک مے رویاند۔ آنکہ بخاطر آسودگی و تازگی
جانہائی ما آبخیزہائے آب شیریں و خوشگوار
در زمین رواں کردہ است و برائے شگفتگی
ارواح یک ذخیرۂ وافر ہوا ارزانی داشتہ است
آنکہ بفرمانش ماہ و مہر عادتاً طلوع مے کنند و
بمغرب مے روند تا روز برائے کار و بار معین باشد

کرنے کیلئے دن ہو اور آرام لینے کیلئے رات ۔ وشب برائے سکون ۔

فارسی میں ترجمہ کرو :-

جب دُنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں کسی کاریگر کے بنانے سے بنی ہیں تو پھر یہ آدمی اور حیوان زمین و آسمان کس طرح بنے۔ درخت کیونکر اُگے پہاڑ کہاں سے آئے سورج چاند اور ستارے روشن ہوئے تو کس طرح۔ کیا یہ سب آپ سے آپ بن گئے یا کسی آدمی نے انہیں بنلیا۔ نہیں نہیں جس طرح پہلی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں اسی طرح ان کا بنانے والا بھی کوئی ہے جس کی طاقت جس کی قدرت جس کی صنعت جس کی حکمت و عقل سب سے بڑھ کر ہے وہی خدا ہے اسی کا نام اللہ ہے ۔

سبق نمبر ۲۸

اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آزاد وضع قطع تعلق کا لباس بر میں خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں تمام علما و صلحا مورخ اور شاعر سر جھکائے انکے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آ کر ٹھیرے سب نے آگے بڑھنے کی التجا کی تو کہا معذور رکھو۔ میرا ایسے مقدموں میں کیا کام ہے اور وہ فی الحقیقت معذور رکھے جاتے اگر تمام اہل دربار کا شوق طلب ان کے انکار پر غالب آتا وہ اندر آئے ایک طلسمات کا شیشہ مینائی اُن کے ہاتھ میں تھا کہ اس میں کسی کو دودھ کسی کو شربت کسی کو شراب نظر آتی تھی۔ ہر ایک کرسی نشین اُن کو اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھکر کہیں نہ بیٹھے

درہمیں اثنا مے بینند کہ بزرگے آزاد وضع رخت قطع علائق در بر کردہ دستار تواضع بر سر گذاشتہ باہستگی و وقار مے آید ہمہ علما و صلحا و مورخین و شعرا سرافگندہ ہمپائے ہستند۔ وہم در دروازہ وا ایستادہ وہمہ کسان قدم فرا ترک گذاشتن التماس نمودند گفت معذور دارید بہچنیں مرا فیہا من چہ دخل دارم و فی الحقیقت اورا معذور مے داشتند اگر تمنائے اہل دربار بر انکارش غالب نمے آمد۔ داخل شد۔ یک شیشۂ مینائی از طلسم بدستش بود کہ کسے در آں شیر مے پنداشت۔ کسے شربت وکسے بادہ۔ ہر کرسی نشین میخواست کہ او را در پہلوئی خود بنشاند مگر او ایں را خلاف وضع خود شمردہ ہیچ جا نشست فقط ازیں گوشہ تا آں

فقط اس سرے سے اس سرے تک گردش کی اور چلے گئے۔ وہ حافظ شیراز تھے۔ اور شیشۂ مینائی ان کا دیوان تھا جو اس فلک مینائی کے دامن سے دامن باندھے ہے ۔

گردش کرد و برفت۔ ایں بزرگ حافظ شیراز بود و شیشۂ مینائی دیوان شعرش کہ در رفعت پایگاہ با دامنِ فلکِ مینائی دامن بستہ است ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

ڈاکٹر ہیرن میرے ہم قوم تھے۔ میں گھڑے گھڑے ان کے مکان پر جاتا اور چلا آتا۔ جب کئی بار آنا جانا ہو چکا تو انہوں نے اپنی لڑکی سے میرا تعارف[1] کروایا۔ پندرہ سال سے کچھ زیادہ ہونے کے باوجود بھی وہ ہنوز کنواری تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسکی وجہ یہ بتلائی کہ ابتک کوئی بر نہ مل سکا لیکن افواہ یہ تھی کہ اس کی نسل میں کچھ خرابی ہے۔ اس کے علاوہ اس میں کوئی اور نقص نہ تھا۔ وہ بہت ذہین اور عقلمند تھی اور ساتھ ہی حسین۔ اسلئے میں اکثر اس سے بات چیت کرتا اور اس میں بسا اوقات اتنی رات گذر جاتی کہ میں اپنی بیوی کو دوا پلانے کے وقت سے بھی بہت دیر بعد گھر پہونچتا ۔

سبق نمبر ۲۹

فقرے	فارسی ترجمہ
وہ افغان جو سامنے سے ہٹ کر آگے بھاگ گئے	افغاناں کہ از پیش باز پس رفتہ گریختہ بودند۔
تھے یا دائیں بائیں دروں میں گھس گئے تھے	یا دست راست و چپ بہ تنگہائے فرو خزیدہ
پہاڑیوں کے نیچے جا کر اوپر چڑھ آتے ہیں۔	بودند۔ زیر تپہ ہائے راہ رفتہ بالا مے آیند و مردم
اور دروں کے اندر کی مخلوق بھی آ پہنچتی ہے	کہ میان درہ ہائے مے باشند ہم سر مے زنند از
اوپر سے گولیاں اور تیر برساتے ہیں ورنہ پتھر اڑ	بالا فشنگ و تیر مے بارند و اگر نہ سنگ و حقیقت الامر
حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر جہاں فوج سمجھ چکی	ایں است کہ در جائیکہ لشکریاں یقین کردہ بودند کہ
تھی کہ میدان صاف کر کے آگے بڑھے ہیں انکا	میدان از دشمن پاک کردہ اقدام نمودہ بودند ہیا ہو
فقط غل مچانا کافی ہوتا ہے اور سامنے کی	انداختن شان ہم کفایت مسکند و الا جنگ در رو بہم
لڑائی تو کہیں گئی ہی نہیں۔ وہ میدان تو	دست شان ہست۔ و آں چارہ تا پست جوین بکمر

[1] معرفی نمودن ۱۲

ہر وقت تیار ہے۔ جب تک کہ یہ آٹا بندھا ہے ہو چکا گھروں کو بھاگ گئے۔ کچھ وہ گئے کچھ اور کھانا باندھ لائے کچھ اور نئے آن شامل ہوئے۔ غرضیکہ بادشاہی لشکر جتنا آگے بڑھے اور پچھلی مسافت طے ہو اُتنا ہی گھر کا رستہ بند ہوتا جاتا ہے اور وہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ خبر بند۔ رسد بند۔ گویا سب کام بند +

بستہ است بدست مے باشد۔ وقتیکہ بستہ سوئے خانہائے خود شاں پاپس مے آرند، و راشائیکہ آناں مے روند چند نفر دیگر خورش آوردہ وارد مے شوند و چند دیگر ترشم یک مے گروند فی الجملہ چندانکہ قشون شاہی با پیشتر گذارند و مسافت پیمودہ زیادہ میشود ہمانقدر راہ وطن مسدود میگردد و بمجرد بستہ شدن آں گویا مراسلت مقطوع شد و رسد ممنوع یعنی ہمہ کارہا معطل +

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کرتے ہیں ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر نقارہ بجاتے ہیں جہاں جہاں کہ آواز پہنچی۔ ہر شخص کو پہنچنا واجب ہے دو دو تین تین وقت کا کھانا کچھ روٹیاں کچھ آٹا گھر سے باندھے ہتھیار لگائے اور آن موجود ہوئے جب وہ ٹڈی دل سامنے پہاڑیوں پر چھایا نظر آتا ہے۔ تو بادشاہی لشکر جو میدان کے لڑنے والے ہیں دیکھکر حیران ہو جاتے ہیں اور جب خیال آتا ہے کہ کتنے اور کیسے پہاڑ ہم طے کر کے یہاں آئے پیچھے تو وہ رہے اور آگے یہ بلا۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے اسوقت خدا یاد آتا ہے +

سبق نمبر ۳۰

ایک دن صبح کو ہماری ملاقات کیلئے ایک ایسی وضع کا امیر آیا جو چینیوں کی شکل و شباہت کا نہ تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص فرانسیسی ہے جو مدت ہوئی کہ پیرس کے پادریوں کے ہمراہ یہاں آیا تھا اور یہیں رہ پڑا اور رفتہ رفتہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا۔ اس امیر نے مجھ سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کی۔ اور اسکے ذریعے سے مجھ کو

روزے علی الصباح رئیسے برائے ملاقات ما آمد کہ وضع و وضع چینیاں مانا نبود۔ بعد تحقیق معلوم شد کہ آدم فرنگی بود و مدتے گذشتہ کہ از پاریس ہمراہ کشیشہا اینجا وارد شد و ہمیں جا اقامت گزیدہ و بتدریج بمرتبۂ اعلیٰ فائز گردیدہ بود۔ این دولتمند بزبان فرانسہ با من حرف مے زد و بوساطتش از احوالات این دیار معلوم شد کہ نہایت بکار کتاب من میخورد۔ این مرد اکثر برائے

اس طرف کے وہ حالات معلوم تھے جو میری
کتاب کیلئے از بس کارآمد تھے۔ یہ شخص اکثر میرے
پاس آتا اور گھنٹوں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کے
باشندوں کے عادات و رسوم و طرز معاشرت کی
نسبت وہ وہ باتیں سناتا کہ میں دل سے اس کا
گرویدہ ہو گیا اور سمجھا کہ میری کتاب اسکی بدولت
ایسی لاجواب بنے گی کہ پڑھنے والے عش عش کرینگے
اور میرا بڑا نام ہوگا ٭

ملاقاتم مے آمد و ما غیبہا باو صحبت مے شد و نسبت
باہالی این بلاد و طرز تعاشر و رسم ہائے شان
چندین سخن میزد کہ از تہ دل رہین منتش
گشتم و گمان بردم کہ کتاب من بواسطۂ
او چنان بے نظیر خواہد شد کہ خوانندگان
مرحبا خواہند گفت و اسم و رسم نصیب
من خواہد بود ٭

. . . .

فارسی میں ترجمہ کرو:-

چالیس دن تک مسجد ملا طوطا کے نالوں سے اور گھر نزہت النسا کے فغان سے میدان قیامت تھا جب ماتم کی رسمیں ہو چکیں اور چار ماہ اور دس دن ایام عدت گذر گئے تو ملا طوطا نے محلے کے معتبر لوگوں سے یہ کہا کہ بہتر تھا کہ میں مرجاتا اور ان مصیبتوں سے نجات پاتا جس خیال کو میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ شرافت اور حمیت سے بعید ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ انسان ان کے اظہار سے مجبور ہے میں دیکھتا ہوں کہ نزہت کی زندگی نہایت خطرہ میں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے نکاح کر لوں ممکن کہ اس سے کوئی اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔ محلے کے سفید ریش سادہ لوح تو تھے اس تجویز کو پسند کیا اور دونو کا نکاح ہو گیا ٭

سبق نمبر ۳۱

امیر کو جوں جوں آرام کے اسباب ملتے جاتے
ہیں کہے جاتا ہے اور اور غریب کو جو مل گیا
اسی کو صبر شکر کرکے بال بچوں میں خوش ہو بیٹھتا
ہے گرمی میں دوپہر کے وقت درختوں کا سایہ اسے
خسخانے سے بہتر ہے اور سردی میں سورج اس کے

دولتمند چندانکہ او را اسباب راحت میسر گردد مے گوید
دیگر میخواہم و باز دیگر۔ مرد بے سرمایہ ہر چہ بدستش افتد
ہماں را بصبر و شکر گرفتہ میان کس و کوئے خویش
خوشگذرانی میکند۔ در تابستان وقت نیمروز سایۂ
درختاں او را از راحت خسخانہ خوشتر است و در زمستان

کمرے کی انگیٹھی ہے۔ رات کو اگر مکلف لحاف بستر
نہیں تو کیا ہوا۔ گدڑی یا کملی میں لپٹا ہوا ہے
یا چند سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر لیتا ہے
اور ان کو جلا کر اس کے قریب رات کاٹ دیتا ہے
گھر میں اتفاق ہو تو ایسی غریبی بھی کٹ جاتی ہے
اور پھر دولت تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے کیا جو
غریب ہیں وہ ہمیشہ غریب ہی رہینگے۔ کیا انکی
یا ان کی اولاد کی کبھی نہیں سنی جائیگی نہیں امید
انکے کان میں یہ خوش کن آواز ڈالتی ہے ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

آفتاب آتش تاب اُطاقش است شب اگر لحاف
ملائم تعبیر نمے شد مضائقہ ندارد خود را بگلیم یا کملی
پیچیدہ یا پشتہ ہیزم سوختنی گرد آوردہ آتش بر کردہ
پیش آں شب را بروز مے آرد و اگر زن زندگی داشتہ باشد
و خوش صحبتے زمانۂ غربت ہم بسر مے آید غیر ازیں دولت
مثل سایۂ ناپائدار است۔ آیا آنانکہ فلک زدہ ہستند۔
باید ہموارہ ہمچناں بمانند و دعائے خود شان یا
اولاد شان باجابت نرسد۔ امید ایں نوائے
جاں پرور بگوش شان مے زند ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند و چنیں نیز ہم نخواہد ماند

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ دو لو باتیں تو جھٹ تمہاری سمجھ میں آ گئیں مگر تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔ اگر سورج کو فٹ بال کے برابر مانیں تو اسکے مقابلے میں زمین ایک چھوٹا سا جوار کا دانہ ہوگی کیونکہ اگر سو زمینیں برابر رکھی جائیں تو کہیں جا کر سورج کی چوڑائی کے برابر ہوں۔ اسی طرح اگر ترازو کے ایک پلڑے میں سورج کو رکھیں تو وزن برابر کرنے کیلئے دوسرے پلڑے میں تین لاکھ زمینیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رکھنی پڑینگی ان باتوں سے کچھ کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ سورج کتنا بڑا ہے ٭

سبق نمبر ۳۲

صاحب تم اچھے خاصے عارف اور تمہارا
کشف سچا ہے۔ میں راہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا
خط آئے تو جواب لکھوں۔ کل تمہارا خط شام
کو آیا۔ آج صبح کو جواب لکھا گیا۔ بات یہ ہے

آغا جیلے صاحب معرفت ہستی و کشف راست
میداری۔ دیدہ براہ بودم کہ نامۂ شما برسد من جواب
بنویسم۔ دیروز وقت شام خط شما در آمد جوابش
امروز صبح نوشتہ شد حقیقت الامر اینست کہ

کتنا موٹا آدمی کے لئے محلّے کا نام پتا ضرور نہیں
ہیں غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو خط
میرے نام کے آتے ہیں تکلف نہیں ہوتے بعض
فارسی خط پر پتہ محلہ کا نہیں ہوتا اور انگریزی خط
پر تو مطلق پتہ ہوتا ہی نہیں شہر کا نام ہوتا
ہے ۔

آدمِ نامبردار را چگونگیٔ محلہ لازم نیست من یک مرد
کم پایہ ہستم با وصفِ آں خطوط پارسی و انگلیزی کہ
باسم خودم مرسوم باشد کم نمے شود۔ بعض کاغذ
ہائے فارسی اسم محلہ برآنہا ثبت نمے باشد و
خطوط انگلیزی اصلاً ازو معرّا باشد ہمیں اسم
شہر دارند و بس ۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

چند سال کا ذکر ہے کہ پنجاب کے ایک پہاڑی مقام میں وبائی بخار پھیل گیا۔ لوگ قصبے کے مختلف محلوں اور جُدا جُدا مکانوں میں رہتے تھے۔ اسلئے یہ خیال بھی محال تھا کہ بیماری چھوت سے پھیلی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس ہر روز نئے مریضوں کی اطلاع پہنچتی تھی مگر حیران تھا کہ قصبہ صحت کے لحاظ سے عمدہ موقع پر آباد ہے پھر چونکا یک بیماری نمودار ہو گئی اس کی کیا وجہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے تحقیقات شروع کی۔ پتہ لگاتے لگاتے معلوم ہوا کہ جن جن لوگوں کو بخار ہوا تھا۔ انہوں نے ایک ہی گوالے کے ہاں سے دودھ لیا تھا۔ اور اس کی گائے بیمار تھی۔

سبق نمبر ۳۳

فقرے

میرے دوستو۔ وہ ملک تو دُنیا ہی نئی ہے
کیونکر لکھوں کہ تمہارے تصور میں تصویر کھینچوں
یہ عالم ہے کہ چاروں طرف پہاڑ۔ درختوں کا بن
گھاٹی ایسی تنگ کہ دو تین آدمی بمشکل چل سکیں۔
رستہ ایسا کہ پتھروں کی اتار چڑھاؤ پر ایک لکیر سی
پڑی ہے اس کو سڑک سمجھ لو گھوڑوں کا ہی دل
ہے اور انہیں کے قدم ہیں کہ چلے جاتے ہیں
کبھی دائیں پر کبھی بائیں پر کہیں دونوں طرف

فارسی ترجمہ

رفیقہا! آں دیار عالمِ دیگر است چہ طور رقم کنم کہ در
مخیلۂ تاں صورت گیرد منظر ایں است کہ چہار سو
کوہسار و درختان انبوہ و درہ اینقدر تنگ کہ دو سہ
نفر بآسانی راہ رفتن نمے توانند۔ راہ ایں چنیں
دشوار گزار کہ بر گذرگاہ و سنگہا گویا خطے پیدا شدہ است
ہمیں را راہ فرض بکنید آفریں باد بر اسپہا و بر ثبات
قدم شاں کہ چنیں راہ مے پیمایند۔ گاہ دست راست
گاہ دست چپ گاہ ہر دو طرف غارہائے ژرف

کھڈ ہیں کہ دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ ذرا پاؤں
ادھر اُدھر ہوا لڑھکا اور گیا۔ یہ عالم ہوتا ہے کہ
نفسی نفسی پڑی ہوتی ہے ایک بھائی لڑھکا جاتا
ہے دوسرا بھائی دیکھتا ہے اور آگے ہی قدم
اٹھاتا جاتا ہے کیا ذکر جو سنبھالنے کا خیال آئے

است کہ دل بہ نگاہ کردن میل نکند۔ چنانکہ کسے اندکے پا
در آمد فرو لغزید و بگذشت۔ ایں ہرج مرج باشد
و یک عالم نفسی نفسی برادرے فرو مے غلطد
برادر دیگرش مے بیند۔ و پیشتر قدم مے نہد بے
فکر ازانکہ او را دستگیر باشد ۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

اے اس ویران بستی کے باشندو دیکھو تمہارے پاس میرا ایک پھول آیا ہے کہیں مرجھا نہ جائے
وہ اکثر سوتے میں اپنے منہ سے چادر تک کا کونہ ہٹا دیا کرتا تھا کہیں خاک کے نیچے اسکو تکلیف نہ پہنچے
اگر وہ چونک پڑے تو اسے آہستہ آہستہ تھپک دینا۔ اسے مچھروں کے کاٹنے کی برداشت نہ تھی خدا کے
لئے ذرا دیکھتے رہنا کہیں کوئی موذی کیڑا اس کے ننھے سے نرم و نازک بدن پر حملہ نہ کر بیٹھے اگر ہو سکے
تو اسے اپنے پہلو میں سلانا دیکھنا میرے موتی کی آب جائے۔ میرے ہیرے کی چمک زائل نہ ہو۔
میرے لال کو کچھ ملال نہ ہو ۔

سبق نمبر ۳۴

فقرے

ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کیا بہار ہے۔ نسیم کے ہلکے
جھونکے۔ بادِ صبا کی اٹکھیلیاں سے چلتے ہوئے
پانی بہتی ہوئی ندیاں شفاف جھیلیں [illegible] سمندر
آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ اور انکی برف سے
ڈھکی ہوئی چوٹیاں پھولوں کے تختے۔ اور پھلوں سے
لدی ہوئی ڈالیاں درخت اور انکے ہرے ہرے
پتے سبزہ اور اس کا فرش زمردیں۔ پکتے ہوئے
کھیت اور اس میں قوت زندگانی سے بھرے
ہوئے سنہری خوشے نگاہ کیلئے جنت نہیں تو

فارسی ترجمہ

چشمے چشم را وا کردہ ببینید چہ بہار است۔ نسیمہائے
سبک بار نسیم۔ نازک خرامیہائے بادِ صبا۔ آبہائے
رواں سبک تیز رفتار۔ دریاچہ ہائے
شفاف بحرہائے پرآب کوہسار فلک رفعت
و قلہ ہائے پر برف کوہ۔ چمن زارہا و شاخہائے
باردار اشجار و برگہائے سبز فامش۔ سبزہ و
فرش زمرد نگارش کشت زارہائے رسیدہ
و دراں خوشہائے زریں کہ از قوت حیات لبریز
است۔ ایں ہمہ اگر برائے نگاہ جنت نیست

کیا ہے +   دیگر چیست +

فارسی میں ترجمہ کرو :-

ابا جان کہتے تھے کہ ان کی کمر ٹوٹ سی گئی ہے۔ اور بصارت میں بھی فرق آگیا ہے کل سے میں دیکھتی ہوں کہ وہ داہنے ہاتھ میں عصا رکھنے لگے ہیں۔ اور بایاں ہاتھ ہمیشہ کمر پر رہتا ہے اماں جان تو جو کل سے لیٹی ہیں اٹھی ہی نہیں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اٹھا نہ گیا۔ آیئے اور انکی مزاج پرسی کیجیئے بھائی جان میں سچ کہتی ہوں کہ اگر وہ تمہیں ایکبار اور دیکھ لیں تو بالکل اچھی ہو جائیں بھائی جان تمہارے چلے آنے کے بعد تمہارے سب دوست جمع ہوئے تھے مگر جانے کیا بات کسی کا دل نہ لگا +

سبق نمبر ۳۵

فقرے	فارسی ترجمہ
نئے مکانات میں سرکاری کالج ہندو کالج اور ریل کا پل دیکھنے کے لائق ہے پل پر سے بنارس کا نظارہ بھی دیکھنے کے قابل ہے شہر دریا سے بہت اونچا ہے اور کمان کی طرح کنارے کنارے آباد ہے سینکڑوں گھاٹ بنے ہوئے ہیں بعض پرانے بعض نئے مگر سب کے سب پتھر کے ہیں گھاٹوں پر پتھر کی سیڑھیوں سے چڑھتے ہیں بعض ان میں سے اتنے اونچے ہیں کہ سو سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں +	در عمارات جدیدہ درسگاہ دولتی۔ درسگاہ ہنود و پل راہ آہن منظرے خوب دارد از روئے پشت پل شہر بنارس ہم نظارۂ خوبیست شہر از دریا بسیار بلند تر واقع است و ہمچو قوس بر کنارش آباد است صدہا آبشخور ہائے ساختہ اند۔ بعض کہنہ۔ بعض نو تعمیر کردہ مگر ہمہ از سنگ تمام آبشخورہا پلہ ہائے سنگیں میخورد۔ بعضے از آنہا ایں قدر بلند است کہ زیادہ تر از صد پلہ ہائے میدارد +

فارسی میں ترجمہ کرو :-

جب میز پر سے چادر اٹھ گئی تو ڈاکٹر اس سے کوئی ایک گھنٹے تک بڑے فائدے اور کام کی باتیں کرتا رہا پھر اس کو سونے کی اجازت دی۔ دن بھر کا تھکا ہوا تو تھا ہی۔ بڑی خوشی سے ایک نوکر کے ہمراہ ایک کمرے میں گیا جو اس کے سونے کے لئے مقرر کیا گیا تھا کیا دیکھتا ہے کہ وہاں نہ تو کسی قسم کا اسباب ہے نہ فرش صرف ایک سادی سی مسہری پڑی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک

ایسا سخت گدیلا کہ جس سے زمین پر ہی سونا بہتر ہے پھر تو دولتمند ضبط نہ کر سکا۔ جھنجھلا کر نوکر سے کہنے لگا کہ او بدذات مجھ کو ہرگز یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر نے میرے سونے کیلئے یہ کمرہ مقرر کیا ہو۔ یہ تو کتوں کے بھی سونے کے لائق نہیں۔ چل مجھے دوسرا کمرہ بتا۔ جہاں ذرا نیند تو آئے۔

سبق نمبر ۳۶

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

رفتہ رفتہ میری عمر میں زیادتی ہوتی گئی اور وہ دن آپہنچا جس دن مینے اچھی طرح دیگر محبت کرنے والیوں اور اپنی پیاری ماں میں تمیز کر لی۔ اور دماغ میں جما لیا کہ سب سے زیادہ چاہنے والی سب سے زیادہ شفیق یہی میری ماں ہے۔ ماں کے مفہوم کو سمجھنا ابھی میری سمجھ سے باہر تھا مینے اپنے لئے اس کو سب سے زیادہ شفیق اور ایک نعمتِ عظمیٰ سمجھا تھا لیکن اسوقت ماں ہی کہنا مناسب ہے کیونکہ وہ دراصل ماں تھی۔ ہاں تو کس طرح تمیز ہوئی میں پہلا دن بیان کروں۔ یوں ہؤا کہ مجھے میری ماں کی گودی سے کسی نے لے لیا کچھ دیر تو مینے خاموشی اور گھبراہٹ میں گزار دی پھر رونا شروع کیا اب کیا تھا ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا مجھے لینے لگا۔ میرا دل تھا جس کو کسی گود میں قرار نہ تھا میری آنکھیں کچھ کھلی کچھ بند انہیں آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کسی نے بھوکا سمجھ کر دودھ دیا۔ کسی نے گا بجا کر بہلانا چاہا۔ میرا سنبھلنا مشکل تھا۔ آخر اسی محبت بھری گود میں مجھے پہنچایا وہاں پہنچنا تھا کہ باچھیں کھل گئیں۔

سبق نمبر ۳۷

اس کی مثال ایک ملاقات میں اُنھوں نے عجیب سنائی کہنے لگے ایک شخص کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ مینے ہرچند اس سے کہا کہ وہ قیمتاً میرے ہاتھ وہ نسخہ بیچدے وہ راضی نہیں ہؤا۔ اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ خود اس کتاب کا قدرشناس تھا بلکہ وہ بالکل بے علم تھا اور اس کتاب کی اصلی خوبی سے بے خبر تھا۔ صرف یہ جانتا تھا کہ پُرانا نسخہ ہے اور اسکی جلد خوبصورت ہے بے ضرورت کیوں بیچوں۔ آخر تنگ آکر مینے اس سے دیکھنے کے لئے وہ نسخہ مانگ لیا اور اسکی خوبصورت جلد سے اصلی کتاب جُدا کرکے اس کتاب کی جگہ کوئی اور قلمی کتاب جو اس تقطیع کی تھی اور اتنی ہی بڑی تھی۔

جڑوا دی ۔ مالک کی ناواقفیت کی یہ حالت تھی کہ واپس لیتے وقت اسنے جلد کی حالت کو دیکھ لیا کہ اچھی ہے اور خراب نہیں ہوئی ۔ اسے خبر بھی نہ تھی کہ جلد کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ۔ میں نے اپنے ضمیر کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ وہ شخص اس کتاب کے رکھنے کا اہل نہ تھا ۔ اسلئے اُس سے اِس کا چھن جانا ہی اچھا تھا +

سبق نمبر ۳۸

مَیں بیگناہ ہوں جس دماغ میں آج سے پندرہ بیس برس پہلے میری محبت کے خیالات بھرے ہوئے تھے ۔ آج اس میں قتل کی تجویزیں ہیں شہزادے ! جن آنکھوں سے آج خون ٹپک رہا ہے یہ کبھی میری طرف پیار و محبت سے بھی اٹھی ہیں ۔ اگر تیری کامیابی صرف میری موت پر منحصر ہے تو میں یہ جان قربان کرتی ہوں لیکن نافرمانی کا الزام میرے اوپر بہتان ہے الیاس وہ کام نہ کر کہ میرے دو نو بچے دنیا میں ذلت کی زندگی بسر کریں ۔ مَیں جانتی ہوں کہ تھوڑی دیر میں میرا جسم اس فرش پر تڑپ رہا ہو گا ۔ اور جب تک تیری آنکھیں مجھ کو مُردہ نہ دیکھ لیں تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہو سکتا ۔ میں اپنا خون معاف کرتی ہوں بائیس برس تیرے ساتھ زندگی بسر کی تیری بدولت دُنیا کے لُطف اُٹھائے ایک ایسے رفیق کو جان نذر کر دینا کوئی بڑی بات نہیں اب مَیں اجازت دیتی ہوں کہ تو شوق سے اپنی خواہش پوری کر +

ابھی یہ پہلا فقرہ ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ظالم الیاس نے آبدار خنجر کو حرکت دی اور عین اسوقت جبکہ مظلوم شہزادی کی آنکھیں اپنے خاوند کے چہرہ کو تک رہی تھیں اس کے کلیجہ میں بھونک دی +

سبق نمبر ۳۹

آج بہت دنوں کے بعد تمہاری خیریت اباجان کی زبانی معلوم ہوئی جس روز سے تم گئے ہو کسی طرح طبیعت کو قرار ہی نہیں ۔ رہ رہ کر یہی سوچتی ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہو سو تم اسکے اور کوئی جاننے کی بات نہ تھی ۔ مَیں غریب لاچار ہوں اور سوائے خدا کے اور تمہارے کوئی میرا وارث و نگران نہیں ۔ جب تم ہی ناراض ہو گئے تو بتاؤ مَیں کس امید پر جیوں مَیں ہر وقت خطا کار ہوں قصوروار ہوں تمہاری ہوں نالائق ہوں بدنصیب ہوں ۔ مگر تمہاری ہوں تم اگر خفا ہو تو خدا کیلئے معاف کر دو مَیں ہاتھ جوڑ کر معاف کراتی ہوں ۔ اور ہاں مجھ دکھیاری سے خفا ہو کر تم اپنا بھرا پُرا گھر کیوں چھوڑتے ہو

بھی حاضر ہوں تم آؤ اور جو کچھ سزا چاہو مجھے دو۔ واقعی مجھ سے تمہیں آرام نہیں پہنچا۔ میں بدتمیز ہوں جو کچھ ہوں تمہاری لونڈی ہوں میرا کوئی اور ٹھکانا بھی نہیں جہاں میں جا پڑوں۔ صرف تمہارا گھر ہے جس میں ساری عمر بسر کرنی ہے اگر کوئی ایسا بڑا قصور مجھ سے ہوگیا ہے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو خیر میں اس دنیا ہی کو چھوڑ دونگی جاؤنگی مگر تمہاری دہلیز سے زندہ نہ جاؤنگی فقط

تمہاری خطادار بدقسمت زبیدہ

سبق نمبر ۴۰

شنوانگ جو معصوم کے نام سے مشہور ہے جب چین کے تخت پر بیٹھا تو اسنے حکم دیا کہ تمام قیدی جو سابقہ بادشاہوں کے عہد میں بے انصافی سے قید خانے میں اسیر ہیں فوراً رہا کردئے جائیں اس آزاد کردہ تعداد میں سے جو بادشاہ کے شکریئے کے لئے آئے ایک بوڑھا بھی تھا جو بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا اے چین کے بڑے مالک مجھ کمبخت کی طرف دیکھ جس کی عمر اسوقت پچاسی برس کی ہے اور میں بائیس برس کی عمر میں جیلخانے میں قید کیا گیا تھا مجھ بیگناہ کو بغیر اس کے کہ میرے الزام لگانیوالے میرے سامنے بھی لائے جاتے قید خانے میں بھیجدیا گیا۔ میں پچاس برس سے زیادہ تنہائی اور اندھیرے میں رہا ہوں اور اس مصیبت سے مانوس ہوگیا ہوں۔ اب اس سورج کی چمک سے جس کا دیدار تیری بدولت مجھے نصیب ہوا میری آنکھیں چندھیا آتی ہیں۔ اے شاہ مجھے اجازت دے کہ میں اپنی بقیہ مصیبت کی زندگی بھی اسی قید خانے میں گذار دوں۔ میری اندھیری کوٹھری کی دیواریں مجھے ان شان و شوکت کے محلوں سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہی باقی رہ گئے ہیں اور میں نہایت ناخوش اور رنجیدہ رہونگا اگر میں اسی قید خانے میں واپس نہ بھیجدیا جاؤں جس میں اپنی جوانی کے دن میں نے گذارے ہیں۔

سبق نمبر ۴۱

مینے پروفیسر اقبال کو بھی دیکھا ہے اور ڈاکٹر اقبال کو بھی سیالکوٹی اقبال کو بھی اور لاہوری اقبال کو بھی۔ یورپین اقبال کو بھی دیکھا ہے اور لندنی اقبال کو بھی۔ مگر کبھی آدمی نہیں پایا وہ ازل سے حیوان ہیں اور حیات ابدی کے نشان ہیں۔ ہندوستان کے آدمی حیوان کے لفظ کو مکروہ جانتے ہیں مگر میں اس

لفظ میں وہ جان پاتا ہوں جو ہند کے کسی انسان میں نہیں +

برسات میں مکھیاں اور پروانے دونو پیدا ہوتے ہیں اور دونو جاندار کہلاتے ہیں مگر ایک آدمی کو ستاتا ہے اور مگس ریحیا کا نام پاتا ہے اور دوسرا شمع کے رُخ پر قربان ہو جاتا ہے اور عبرت ڈھونڈنے والوں کو صبح کے وقت اپنی لاش دکھا کر رلاتا ہے +

اقبال بھی ایک پروانہ ہے جو اُن دیکھی شمع کا دیوانہ ہے مکھیاں اس کے اشعار کو مٹھاس سمجھ کر چاٹتی ہیں اور پروانے شعلہ سمجھ کر قربان ہونے آتے ہیں +

سبق نمبر ۴۲

رمضان مبارک میں جو طرز زندگی اور حالت معاشرت ایران میں دیکھی اس کا تذکرہ کرتی ہوں۔ صبح کو نماز و تلاوت کلام پاک سے فارغ ہونے کے بعد بیبیاں گھر کے کاروبار میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ دن کو تھوڑی دیر سوتی بھی ہیں۔ نہ اس طرح کہ روزہ کیا رکھا اللہ میاں پر بڑا احسان رکھا۔ سارا دن سونے میں گنوایا۔ اور جب سو کر تیسرے پہر کو اُٹھیں تو اسقدر مزاج میں برہمی ہوتی ہے کہ کسی پر گرجیں کسی پر برس پڑیں۔ ایرانی بیبیوں کو میں نے ایسا نہیں پایا بلکہ خوش مزاج۔ روزہ افطار کر کے کھانا کھا لیتے ہیں۔ اس کے بعد میوہ کھاتی ہیں اور شربت و چائے پیتی ہیں۔ رات کو ۹ بجے کے قریب کسی نہ کسی عزیز یا دوست کے ہاں ضرور ملنے جاتی ہیں۔ صاحب خانہ بہت سا میوہ کشتیوں میں رکھ کر مہمان آئی ہوئی بیبیوں کے سامنے رکھ دیتی ہیں۔ دوسرے دن وہ لوگ ان کے ہاں آتے ہیں۔ یہ بھی اسی طرح میوؤں کی کشتی سامنے رکھ دیتی ہیں۔ ایرانی خواتین ذرا بے تکلف ہوتی ہیں۔ کھانے میں شرماتی نہیں +

سبق نمبر ۴۳

اس غریب کو مجبوراً اپنی روزی کمانے کے لئے کھیتوں وغیرہ میں کام کرنا پڑتا لیکن پھر بھی اس کا دادا اس کو بظاہر بہت چاہتا تھا۔ اکثر اوقات وہ چار میل کا فاصلہ پیادہ پا اور تیز دھوپ میں طے کر کے اسے دیکھنے کے لئے ان کھیتوں میں پہنچتا جہاں وہ کام کرتی تھی۔ اور جب وہ اس کے پاس ہوتا تو گھنٹوں اسے دیکھ دیکھ رویا کرتا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا۔ کہ

کہ تو رنیل نے لالچ کے مارے اپنی پوتی کو کام پر لگا دیا ہے چنانچہ اس کے لئے کوئی نیک نامی کی بات نہ تھی کہ اس نے اس چھوٹی سی لڑکی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ مارے مارے پھرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ لوگوں کو یہ بھی برا معلوم ہوتا تھا کہ تورنیل کا سا نیک آدمی جو اسوقت تک عزت کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ اب بازاروں میں ننگے پاؤں اور پھٹی ہوئی ٹوپی پہنے ایک فقیر کی طرح پڑا پھرے ۔

سبق نمبر ۴۴

نمبر اول کے فقیر یا سادھو بھیک مانگنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ امید رکھتے ہیں کہ لوگ ان کو خیرات دیں۔ یہی نہیں بلکہ خیرات مانگنے میں سینہ زوری بھی دکھلاتے ہیں اور اکثر جاہل اور توہم پرست مردوں اور خصوصاً عورتوں کو ڈرا دھمکا کر اور اپنا تقدس اور "جلا کر بھسم کر دونگا" کا خوف دلا کر جو چاہتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض فقیر اور سادھو ایسے بھی ہوتے ہیں جو خیرات نہیں مانگتے۔ اور حقیقت میں خدا پرست لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بہت قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مدد کرنا بھی برا نہیں بلکہ اچھا اور احسن فعل ہے۔ مگر دوسرے تمام فقیروں اور سادھوؤں کو خیرات دینا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ وہ ایک مچھر یا پسو یا کھٹمل کی مانند ہیں جو دوسروں کے خون پر گذران کرتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ یہ موٹے تازے فقیر خود کام کر کے اپنی روٹی نہ کمائیں۔ جیسا تمام دنیا کرتی ہے۔ ان لوگوں کو خیرات دینا نہ صرف اپنے روپے اور رزق کو ہی برباد کرنا ہے بلکہ قوم و ملک کو نقصان پہنچانا ہے ۔

سبق نمبر ۴۵

ان دونوں میں سے ایک بچی پہلے پہل عرشہ پر آئی تو بادشاہ اور وزیروں نے اس کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور یہ بچی بڑی شان سے کھڑی گویا ان سے خراج اطاعت وصول کر رہی تھی۔ اسکے بعد شاہ امان اللہ خان ایک دکان پر پہنچے اور وہاں جتنے اچھے اچھے اور بیش قیمت کھلونے تھے سب کے سب خرید لائے۔ یہ کھلونے اپنے جہاز پر کے تمام ہندوستانی اور یورپین بچوں میں تقسیم کر دئے۔

شاہی خواتین نے مغربی خواتین کی طرح تفریح و تفنن کے لوازم مثلاً کیمرہ۔ گراموفون وغیرہ کافی تعداد میں جمع کر رکھے ہیں۔ گراموفون کے ساتھ افغانی ریکارڈ ہیں۔ اس کے علاوہ وہ کھیلوں

میں بھی حصہ لیتے ہیں جس سے اس کلیتہً کی تردید ہو جاتی ہے۔ کہ مشرقی خواتین ورزشی تفریح کی شائق نہیں ۔

لیکن بیگمات کے لئے سب سے زیادہ تعجب انگیز بات انگریزی رقص تھا۔ بینڈ باجے کی سریلی تانوں کے ساتھ شریک رقص لوگوں کے پاؤں اُٹھ رہے تھے اور یہ مشرقی خواتین اپنی زندگی میں پہلے پہل مردوں اور عورتوں کو ملکر ناچتے دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ ہو رہی تھیں ۔

سبق نمبر ۴۶

انہیں علم تھا کہ کتا اندھیرے میں انسان سے زیادہ دیکھ سن اور سونگھ سکتا ہے چنانچہ انہوں نے اپنی امداد کے لئے کتوں کی ایک خاص نسل بھی پالنی شروع کی۔ یہ کتے بڑے مضبوط۔ قدآور اور لمبے لمبے بالوں والے تھے۔ ان کتوں کو خوب سدھایا گیا۔ اور یہ کام سکھایا۔ کہ رات کے وقت بھٹکے ہوئے مسافروں کو مدد دے سکیں اور خانقاہ میں لے جایا کریں۔ یہی نہیں بلکہ اگر کوئی مسافر برف میں دب جاتا تھا تو یہ برف کھود کر اسے باہر نکال لیتے تھے۔ ان کے گلوں میں ایک پٹے کے ساتھ کچھ کھانے کی چیزیں اور برانڈی شراب کی بوتل یا کپا بندھا ہوتا تھا مسافر کچھ کھا کر اور شراب پی کر اتنی گرمی اور طاقت حاصل کر لیتا تھا کہ اٹھ کر خانقاہ تک پہنچ جائے۔ چونکہ ان پہاڑوں میں بھیڑیئے بہت تھے اس لئے یہ کتے ہمیشہ جوڑے بن کر جاتے اور ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے تاکہ اگر ایک کو کوئی حادثہ پیش آئے تو دوسرا کام آ سکے۔ اس قدر سخت محنت اور مشقت کی وجہ سے یہ کتے صرف دس سال کی عمر تک کام اچھی طرح کر سکتے تھے۔ اس کے بعد ان کو پنشن مل جاتی تھی۔ اور ان سے کام نہیں لیا جاتا تھا ۔

سبق نمبر ۴۷

اخباروں کے ذریعے رُوبی کو معلوم ہوا تھا کہ اس کا بیٹا گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اوّل اوّل اس کو اس بات کا یقین نہ آتا تھا۔ کیسے آتا ؟ بات ہی خوفناک تھی۔

اس کا بیٹا ننھا سا بیٹا۔ اتنا خوش اطوار۔ ایسا شرمیلا جو ابھی پچھلے ہی مہینے ایسٹر کی تعطیل اسکے ساتھ بسر کر کے گیا تھا چور اور خونی ؟ ... نظر آتا تھا۔ جیسے وہ سپاہیوں کی وردی پہنے پھر اس کے روبرو کھڑا ہے۔ اور اس کے تروتازہ اور گول گول چہرہ پر محبت اور مسکراہٹ برس رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا

الوداع کہہ کر پھر اس کے مرجھائے ہوئے رخساروں کو جوش سے چوم رہا ہے۔ بیٹے کی یہ مسرت بخش اور فرحت انگیز باتیں یاد آئیں تو وہ سر ہلا کر پھر کہنے لگی۔

"خدا نہ کرے۔ وہ کیوں ہونے لگا تھا؟ کچھ غلطی ہوئی ہے یہ کوئی اور ہوگا۔"

مگر اسے کیا کرتی؟ اخبار پر جلی حروف میں یہ مضمون لکھا تھا۔ "ایک مجرم سپاہی۔" واقعہ ان ہی بارکوں کا تھا جن میں بیٹا رہتا تھا اور ساتھ ہی اس کا پورا نام بھی درج تھا۔

مبہوت سی ہو کر کرسی میں دبک رہی۔ عینک کو پیشانی پر سرکا دیا تھا۔ ہاتھ مسلا کر بھینچ رکھے تھے باورچی خانے میں سناٹا طاری تھا اور اس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہے۔ پھٹی پھٹی آنکھیں کبھی بوڑھے کتے پر گاڑ دیتی۔ جو کھلے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ کبھی لبوترے کلاک کو تکنے لگتی۔ جس کی سست رفتار ٹک ٹک بڑی سنانت سے وقت کو گھسیٹے لئے جا رہی تھی۔

سبق نمبر ۴۸

یہ لوگ اپنے گھروں میں بیل۔ بھینسے۔ بھیڑیں۔ سور۔ کتے۔ گھوڑے اور ہاتھی پالتے تھے۔ جنگلی جانوروں شیر۔ گینڈے اور ہاتھی کی ہڈیاں بھی بعض بعض جگہ دستیاب ہوئی ہیں۔

گھروں میں سے سوت کی انٹیاں اور روئی کے بنے ہوئے بعض کپڑے بھی نکلے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ یہاں کے باشندے چرخہ کاتنے اور کپڑا بننے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ اب تک جتنی چیزیں اور تصویریں دستیاب ہوئی ہیں۔ اُن کے لباس کے متعلق یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں کے مرد نیچے ایک لنگا سا پہنتے تھے۔ جسے کمر پر باندھ لیتے تھے اور اوپر ایک سادے یا منقش شال اوڑھ لیتے تھے جسے دائیں بازو کے نیچے سے گذار کر بائیں بازو کے اوپر ڈال لیتے تھے۔ اس طرح بایاں ہاتھ کام کاج کے لئے کھلا رہتا تھا۔ داڑھی مونچھیں ترشواتے تھے بالوں کا سر پر جوڑا سا باندھ لیتے تھے۔ ابتک صرف ایک عورت کے مجسمہ کا سر کھنڈر میں سے نکلا ہے۔ اور اس میں عورت کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ عورتیں اپنے بالوں کا سنگار کیونکر کرتی تھیں۔

سبق نمبر ۴۹

اب دونوں کے دماغوں میں کھدر پدر شروع ہوگئی۔ میاں سوچے چھوڑ دوں۔ نہیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ بیوقوف ہے کسی طرح نہیں سمجھتی۔ ایک دن دو دن روز روز کا جھگڑا مجھ سے تو نہیں سُنا جاتا۔ کچھ دیوانی ہوگئی ہے۔ لاحول ولا۔ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ خدا مغفرت کرے۔ یہ اماں جان کی عنایت ہے۔ سر تھیں۔ میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ لیجئے۔ یہ بہن کی بیٹی آئی ہیں۔ اجی لعنت بھیجو۔ گذر ہی جائیگی۔ وہ بیچاری بھی کیا کرے۔ بچوں پر بچے ہوتے جاتے ہیں۔ ایک کو سنبھالے دو کو سنبھالے۔ آخر کس کس کو سنبھالے۔ مگر بھئی زبان بڑی لمبی ہے اس سے جی جلتا ہے۔

بیوی علیحدہ پڑی سوچ رہی ہیں۔ میکے چلی جاؤں۔ او ہنو وہ اور فراغت سے گلچھرے اڑائینگے۔ وہ تو خدا سے چاہتے ہیں کسی طرح یہ بلا دفع ہو۔ میکے میں کیا کہینگے۔ لڑکر آئی ہے ضرور اس کا قصور ہے۔ کچھ زبان چلائی ہوگی۔ سب سے زیادہ بھائی جان سے ڈر لگتا ہے کہیں فوجداری نہ کر بیٹھیں۔ مرا تو کچھ نہیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ جاؤں خوشامد کر کے بلا لاؤں نہیں اور شیر ہو جائینگے۔ سمجھینگے ڈر گئی۔ تھوڑے دن یونہی چلنے دو۔ آپ ہی من جائینگے۔ میکے تو نہیں جاتی۔ مجھ کو تو یہیں مرنا بھرنا ہے۔ سچ پوچھو تو قصور ہی میرا ہے کیا کروں زبان نہیں رکتی۔ بچارے سارا دن محنت کر کے آتے ہیں۔ گھر میں گھسے اور بچوں کی گڑبڑ۔ آخر آدمی ہیں کہاں تک سہے جائینگے۔ یہ بچے بھی ایسے دلدر ہیں کہ خدا کی پناہ۔ خاصہ بھلا چنگا آدمی دیوانہ ہو جائے۔ اچھا کل دیکھا جائیگا۔

سبق نمبر ۵۰

قاضی محمد بن مقاتل ایک شب جبکہ تاریکی انتہا کی تھی۔ اپنے کسی خاص ضرورت سے شہر سے کچھ دور جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ پُر امن تھا۔ اس لئے کسی کو بھی ساتھ نہ لیا۔ تن تنہا روانہ ہوئے۔ فصیلِ شہر سے چند ہی قدم آگے بڑھنے پائے تھے۔ کہ ایک مہیب چور سے مٹھ بھیڑ ہوگئی جن کی ڈپٹ سے قاضی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔

ان کے حواس ابھی گم ہی تھے کہ چور سامنے آکر بھر کڑکتے ہوئے بولا۔

چور۔ ہاں جلدی سے کپڑے اتارو اور جو کچھ پاس ہے وہ حوالہ کرو۔
قاضی۔ تجھے شرم نہیں آتی۔ مجھے جانتا بھی ہے۔ مسلمانوں کا قاضی ہوں۔
چور۔ مَیں بھی مسلمانوں ہی کا چور ہوں۔ مجھے آپ کی عقل پر رونا آتا ہے کہ ایسی اندھیری رات میں جناب نے تن تنہا سفر کی زحمت گوارا کی۔ اور پھر راہ بھی ایسی کہ جہاں نہ آدم نہ آدم زاد +
قاضی۔ مجھے خیال ہؤا کہ صبح ہو چلی اس لئے چل پڑا۔
چور۔ کیوں جناب آپ قاضی ہیں۔ اور آپ کو وقت کی بھی تمیز نہیں۔ کواکب کے طلوع و غروب سے بھی ناواقف۔ کیا جناب کو معلوم ہے کہ کواکب سات ہیں اور بروج بارہ اور قمر کے ۲۸ درجے ہیں۔
قاضی۔ مجھ کو رسول اکرم کا قول یاد ہے۔ کہ نجوم پر ایمان کفر ہے۔
چور۔ کیا خوب اور خدا کا ارشاد بھول گئے کہ ہم نے آسمان میں برج بنائے ہیں۔ جو دیکھنے والو کو بھلے لگتے ہیں۔ اور فرماتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو اس لئے روشن بنایا۔ کہ تم تاریکی میں میں بری و بحری سفر آسانی سے کر سکو۔ اور ان سے راستہ پہچان لیا کرو۔ اسی پر قاضی القضاتی کا دعوے۔ چہ خوش چرا نہ باشد +

فصل دوم

ترکیب و تقسیم جملہ

جملے دو طرح کے ہوتے ہیں مفرد و مرکب۔ زید آمد ایک جملہ ہے اور مفرد ہے کیونکہ اس میں فعل ایک ہی ہے۔ زید آمد و کتاب برد میں دو فعل ہیں۔ اور زید آمد اور کتاب برد کو واو عاطفہ نے ملا کر ایک جملہ مرکب بنا دیا ہے یعنی جملہ معطوفہ اسی طرح واو عاطفہ کی جگہ کوئی حرف شرط ہوتا تو جملہ شرطیہ ہو جاتا۔ انشا میں مہارت

حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ مفرد جملوں کو مناسب حروف سے ترکیب دے کر مرکب جملے بنائے جائیں اور برعکس اس کے حروف سے حذف سے مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تقسیم کیا جائے۔ بعض اوقات دو مفرد جملوں کے امتزاج سے ایک مفرد جملہ ہی بنا لیتے ہیں مثلاً تیغ از نیام بیروں کشید۔ بر دشمن نابکار حملہ کرد اس کی بجائے اگر ہم یہ کہیں۔ تیغ از نیام بیروں کشیدہ بر دشمن نابکار حملہ کرد تو پہلا جملہ مبدل بحال ہو جاتا ہے اور دونو جملے ایک مفرد جملے کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یا مثلاً باید مجرم خود اعتراف کند بغیر از اعتراف بعقوبت خواہد رسید۔ ان دونو جملوں کی ترکیب سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں۔ اگر مجرم خود اعتراف نکند بعقوبت خواہد رسید۔ مگر یہ جملہ ایک مرکب جملہ ہے +

جس طرح دو یا زیادہ مفرد جملوں سے ایک بڑا جملہ بناتے ہیں یا ایک ہی مرکب جملہ جیسا کہ اوپر کی دونو مثالوں سے ظاہر ہے اسی طرح ایک بڑے مفرد جملے یا ایک مرکب جملے کی تقسیم سے دو یا زیادہ مفرد جملے پیدا کرتے ہیں مثلاً صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدہ سوار کالسکہ شدم ایک مفرد جملہ ہے اسی کے تین مفرد جملے ہو سکتے ہیں۔ صبح زود از خواب برخاستم رخت پوشیدم۔ سوار کالسکہ شدم یا مثلاً از ہمۂ ایں خیابانہا کہ عبور شد طرفین درختہا خوب کاشتہ اند ایک مرکب جملہ ہے اگر اسی کو یوں کہیں بسیار خیابانہا عبور کردیم در ہمۂ آں طرفین درختہا خوب کاشتہ اند تو دو مفرد جملے بنجاتے ہیں جن کو کسی طرح کا حرف ایک دوسرے سے ترکیب نہیں دیتا +

ذیل میں ہم ایک دو مشقی سبق ترکیب و تقسیم جملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ طالبعلم کو چاہیئے کہ انکی صورت بدلنے میں یہ ضرور ملحوظ رکھے کہ اصلی جملے اور اس جملے میں جو بعد ترکیب یا تقسیم نکلے تغائر معنی نہ ہو مثلاً او مردے تنومند و فربہ است اسمش سلطان است دو مفرد جملے ہیں ان کو اگر یوں ترکیب دیں مردے کہ تنومند و فربہ است اسمش سلطان است یا نام مرد تنومند و فربہ سلطان است یا یوں کہ او مردے تنومند و فربہ است چراکہ اسمش سلطان است۔ تو تینوں صورتوں میں مفہوم اصلی خبط ہو جاتا ہے یوں کہنا چاہیئے آں شخص سلطان نام مردے تنومند و فربہ است۔ یہ تو گویا ایک مفرد جملہ ہے اگر ان دونو مفرد جملوں کا ایک مرکب جملہ بنانا ہو تو واؤ عاطفہ لگانے سے جملہ معطوفہ مرکبہ بھی بنا سکتے ہیں +

(۱) ذیل کے مفرد جملوں کو تغیر لفظی سے ایک بڑے مفرد جملے میں ترکیب دو:-

(الف)

(۱) صبح زود از خواب برخاستیم سوار قایق شدیم۔ راندیم برائے ساحل۔ (۲) زمین ہائے اینجا پست و بلند است تپہ زیاد دارد (۳) یک ساعت بغروب مانده بود بحوالی پاریس رسیدیم (۴) یک دالان ہم بود۔ او را فرش کرده و زینت داده بودند۔ (۵) در کالسکہ سوار شدیم۔ براہ افتادیم شلیک توپ شد۔ (۶) این میدان دو حوض با فواره داشت۔ فواره ہا ہمیشہ نمے جہد۔ (۷) من ہمین حالا میروم ہر دو را روانہ کنم۔ (۸) چند دقیقہ گذشت خیلے انتظار مے داشتیم۔ آخر کشتی براه افتاد۔ (۹) بعد ناچار بشود۔ تن بقضا بدہد۔ رنج و غم بکشد۔ (۱۰) تیمور را بیک بہانہ خانۂ تان صدا بکنید بگوئید زینب برائے تو بے اختیار است (۱۱) تو یک مرد بزدل و ترسو ہستی۔ این را ہمہ میدانند (۱۲) تو ہم یک ہنری بنما۔ آدمے لخت کن۔ مالے بدزد۔ پارچہ بگیر۔ راہی بزن۔ اسے ببر۔ پولی بیار۔

(ب)

(۱۳) آیا میخواہی بہ باغ وحوش وطیور بروی۔ گردش بکنی (۱۴) من ہمین قدرے خواہم خبردار شوم دلم آرام بگیرد۔ (۱۵) الحال مے روم دیگر کار دارم۔ وقت آمدن گاو و گوسپند است۔ (۱۶) وضع تماشا تغییر مے یابد۔ صورت خانۂ وزیر بر پا میشود۔ (۱۷) او خودش مے خواست نوکرت را لخطائے ببیند از د۔ (۱۸) درین حال ابراہیم داخل خانہ میشود۔ لباس بسیار نفیس پوشیده است عصائے بزرگ در دست دارد۔ پیش خدمتہا ہم ہمراہش ہستند۔ (۱۹) عہد نوشیرواں عہد انصاف و معدلت بود۔ گرگ و میش با ہم چریدی (۲۰) تو لاغر جسم ہستی چنین سنگ گراں نمے توانی بر مے داری۔ اینقدر قوت نمے داری (۲۱) عروسیت بائیں زودی سر میگیرد۔ من خیلے راضی ہستم۔ (۲۲) او کنج خانہ مے رود۔ یراقہائے خود را نگاه میکند۔ ہمین کار مشغول مے ماند۔ (۲۳) برائے چہ بہ دزدی بردم۔ مالم کم است؟ دولتم کم است؟

(۲) ذیل کے مفرد جملوں کی ترکیب سے مرکب جملے بناؤ:-

(الف)

(۱) از کالسکہ پیاده شدیم۔ آنجا قدرے نشستیم حاکم شہر لطفے کرد (۲) از پلِ رودخانہ گذشتیم داخل عمارت

شدیم. این عمارت برائے ما معین کردہ بودند. (۳) پاریس شہر لیست بسیار قشنگ و خوشگل و خوش ہوا.
غالباً آفتاب دارد. بسیار شبیہ است بہوائے ایران. (۴) رودخانۂ سین مثل رودخانۂ تمیز نیست کم عرض
و کم آلبست کشتی بزرگ، ہیچ نمے تواند سیر بکند. (۵) از عمارت ہماں دیوارہا دیدم خیلے تاسف خوردم (۶) مرتبۂ
فوقانیٔ عمارت حمام خوبے دارد. بسیار پسندیدم. آب گرم دارد. آب سرد دارد. ہر دو دارد. (۷) دعا کن نزاع ما ان
زود تر تمام بشود. ترا ہم شوہر بد ہم (۸) خیلے کس ہا مثل شما نہ خیر گفتند آخر باز گردند. (۹) این برائے دیگراں نادر ست
است. برائے ما خیلے خوبست. (۱۰) او دولت زیاد دارد. در تجارت سر رشتہ دارد. پول پیدا کن است +

(ب)

(۱۱) من بچہ نیستم. عقلم قبول مے کند. او مرد با جرأت است. (۱۲) باہم و آبروے تو ضرر نخورد من باید تا زندگی
خودم را سیہ روز کنم. (۱۳) بخدا من باد نخواہم رفت نخواہم رفت ہمۂ عالم خراب بشود بگو باش (۱۴) خیلے بے غیرت
شدہ اید. ازیں وجہ است طاعون و وبا از ولایت گم نمیشود. (۱۵) در زندگیٔ برادرم یک کلمۂ دعن باز نہ کرد.
حرفے نمے زد. او مرا ہرگز نمے خواہد. (۱۶) بصلح و آشتی میل نہ کرد. ہر شصت ہزار تومان سوختہ است. (۱۷)
باران متصل مے بارید. برائے چند لمحہ آنجا قیام کردیم. چائے و میوہ خوردیم. بمنزل رفتیم. (۱۸) زنہائے
انگلسی را نمے کشتند. بدوں آسیب ہا مے کردند. کینۂ عموم ہندیہا نسبت بعموم ما بدرجۂ کمال بود.
(۱۹) من برخاستم. و دیدم. یار و ئے او را گرفتم. پرسیدم فیلباں چہ شد. (۲۰) ساعتے چند بگذشت.
ناگاہ زن ہندی پیدا شد. این زن مارا باینجا ہدایت کردہ بود +

(ج)

(۱) دارو غہ مردے عاقل و مدبر بود. مردان را بید رنگ بقتل میرسانید. زنان را بخیال منفعت ذخیرہ نمود. از
انظار پنہاں داشت (۲) پنج شبانہ روز ما دریں خانۂ تاریک بسر بردیم. دریں مدت عذابہائے الیم بر ما نازل
آمد. کثافت جامہ و عفونت ہوائے مسکن از ہمہ مصیبتہا عظیم تر بود (۳) آخر بہ یکبارگی بنائے گریہ و زاری
گذاشت پیوستہ اسم نامزد خود را بزبان مے آورد. من شکر الٰہی را بجا آوردم. دخترم انجام کار از خطرہ جنون
بیروں جستہ بود. (۴) فیلبان بمہمانخانہ ما رفتہ بود. غالباً دما آنجا منزل گرفتہ بود. انتظار ورود ما مے کشید. شوہرم
بایں ہمہ یقین میداشت. (۵) دختر و دامادم باہم ہمعناں شدند. از جلو ما مے رفتند. آہستہ باہم صحبت میداشتند.

از دیدار و گفتار همدگر نشاط و مسرت حاصل مے نمودند (۶) من گاه گاه از پسر خود سؤالے میکردم جوابے درست بمن نمے داد تمام هوش و حواسش مصروف مادر خویش بود (۷) ویلیام زنده بود. یاد ایامش انتظار پدرم مے کشید. در خانهٔ قدیم خود بود. این خانه همان خانهٔ ویران بود. بوهم و چند اورا تا دائمی خود ساخته بودند (۸) ایکاش من قبل از آنها مرده بودم. این تیره روزی نمے دیدم. بااین حالت جانسوز نمے بودم (۹) این حیوانیست مسمّٰی به کانگرو. در استریلیا پیدا میشود. خیلے شبیه است بموش دوپا پیچیے عجیب است (۱۰) این جانور خیلے تند میجهد. راه نمے تواند برود. دستهایش کوتاه است پاها بلند. متصل باید بجهد. بقدر شغال بزرگ است (۱۱) یکے از صاحب منصبان قشون آنجا پیدا شد. از حالات جنگ تعریف مے کرد گلولهای توپ و تفنگ نشان داد. این بدبختها خورده بود. (۱۲) زن و مرد تماشاچی ازدحام غریبے کردند. فریاد مے زدند. هورا مے کشیدند. (۱۳) درمیان آنها پسر سلطان مرحوم دیدم جوان رشید و سوار خوبے است میگفت چند سال در روسیه بوده است. مدتے هم در فرنگستان است. (۱۴) این شخص از دیپلوماتهائے بزرگ فرنگستان است بیست سال پیشتر در اسلامبول وزیر مختار انگلیس بوده است بسیار با اقتدار در آنجا حرکت میکرده است

(د)

(۱) ناگهان آقا حسن تاجر پیدا شد سلام داد نشست. گفت. (۲) امروز من وکیل خود هستم دلم نمے خواهد با تو [illegible] شدم. و دوست تو نمے دانم خواهش دل بزور نیست. (۳) من هرگز اهل این کار نیستم از این خیال بیفت. بعد ازین اسمم را بزبان نیارد این حرفها را نزن. (۴) در این حال صدائے پا مے آید. عزیز بیگ با طاق دیگر مے رود سکینه خانم چادر بسر کرده رویش را مے گیرد. مے نشیند. (۵) برو آئینه نگاه کن. ببین از خشم چشمهایت با خون گرفته است چرا اینقدر کم حوصله. (۶) مقصود تو آنیست برویم زن فلان بشوی. خون مارا بجوش ستمکاران بیامیزی روح همه مردهائے مارا از خانوادهٔ ما بیزار کنی. (۷) زمانه برگشته است. دخترهائے زمانه ذرهٔ شرم و حیا در روئے شان نمانده است (۸) حالا عقل درستے سرم نیست. عادت بیاید برود من وکیل پیدا کنم. (۹) دختران پاریس امسال این قسم لباس مے پوشند. سال گذشته طور دیگر لباس داشتند سال آینده نوعے دیگر لباس خواهند پوشید. در پاریس هر سال رسم لباس پوشیدن عوض میشود. (۱۰) نسبت بمن چه خدمتے داشتید بفرمائید. بجان و دل بانجامش بکوشم ◆

(ج)

(۱) آخر چند تا شیاطین را امر کردم. در قلعهٔ ایشان فتنه و فساد انداختند بدبختان بالائے منبر رفته آتش کینهٔ عداوت ما و حفظ کرده بودند. (۲) گفتند تذکره نمے داری. گفتم نه. گفتند پس با این خاک گذر کنی آدم ناشناس بے تذکره را راه دادن خلاف قانون است. (۳) خانم وقت ایستادن نیست شب میگذرد و حال بفرمائید بہ بینیم از من چه مے طلبید. (۴) من ہمین حالا پیش شما قلعهٔ فرضی را بر پا مے کنم بعد مے زنم. قلعهٔ حقیقی ہمیں طور خراب خواہد شد. (۵) شرف نسا راست مے گوید او تاجرے فقیر است آدم خوب است پسرم را از راه در برده است تقصیرش غیر ازین نیست. (۶) خورجین را زمین بگذار بندِ سرش را باز کن. از میانش پارہائے چوب منقش در آر و با نظم بسوئے ہا بے فائده پریشان مکن. برو پیش اسپہا منتظر باش من ہم بعد یک ساعت عمل خود را تمام کرده میرسم. (۷) چوبے بزرگ در دست داشته است. آنرا بلند مے کند. رو بآن پارہائے چوب مے نہد. بچوب مے زند. ہمه از ہم مے پاشند. (۸) سلیمان ازین سخنان متحیر مے ماند خواہرش ہم بسیار بسیار سخت مے ترسد. سلیمان حالت او را مے فہمد تعجب نماید روئے بسوئے او گذارد و نزدیکتر رود و آہسته آہسته بخنده مے پرسد.

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کو چھوٹے چھوٹے مفرد جملوں میں تقسیم کرو:-

(الف)

(۱) سی ہزار روپیه که ازو مانده است بمن برسد. (۲) واضح است که برطرف حاجی کرده باشند بد خبر او برسد (۳) چونکه ہمیشه طالب حسنات است مثلِ اولادِ خود با و متوجه میشود. (۴) ما ہم ہمین طور که رفیق مان تقریر کرده ہمان را میگوئیم. (۵) اگر تو و شوہرت بمن یاری بکنید اسب گردئی خود را بشوہرت مے بخشم. (۶) صیاد اسبِ خود را چنین تیز مے راند که در یک لحظه سرگاو ہار رسید. (۷) نفست بگیر و الا ترا بدبخت خواہم کرد. (۸) او پیر نود ساله است و ہنوز بصارتِ سلیم دارد. (۹) دانایان حقیقت اکثر امور را مے فہمند اما کم گوے باشند. (۱۰) غذائے انسان از نتیجہائے زراعت است که سرچشمه ہمه دولتہاست.

(ب)

(۱) چون صدرِ مجلس برخاست که نطقے بکند ہمه حاضرین از آغایان و خانمہا دست زدند (۲) ہر چند حبِ وطنِ خود میدارم اما برائے کسب معاش چاره بجز بدیار غیر رفتن نمے بینم. (۳) روزنامهٔ زلیخا را خریدم

تا بر اخبار کشاکشِ مصریان مطلع باشم۔ (۴) بواسطۂ اینکہ فرزند عزیزش دیر وقتے بنود مردہ بود۔ رسوم سوگواری را ادا کرد۔ (۵) ہمینکہ کوس رحلت را بلند زدند کاروان حرکت نمود رو بہ میشاپور نہاد۔ (۶) چوں بہ دانگی بتقصیر خود اقرار آوردی از گناہ تو میگذرم۔ (۷) من خود بچاہ افتادم۔ چراکہ برائے برادر خود چاہ کندہ بودم۔ (۸) اگر من متقصر میشدم چنانکہ عادت وزوان است جنگ نکردہ گیر مے افتادم۔ (۹) ہر کس با پیش بگذارد شکمش را پر دود خواہم کرد۔ (۱۰) از ترسِ اینکہ بمن ترسو نگوئند براہ زنی رفتم +

(ج)

(۱) چوں در قدیم اینجا مملکتے علیحدہ بودہ رئیسِ مستقلے داشتہ است لہذا بنیادِ شہر را مستحکم کردہ اند۔ (۲) ہر کس آں صحرا و تپہ ہائے تاکستاں را ملاحظہ میکند میگوید کہ ایں ہمہ انگور کجا صرف میشود۔ (۳) در پاریس و انگلیس و آلمان اسپہائے غریب قوی ہیکل کہ دست و پا دُم آنہا مثل فیل است و بار زیادہ میکشد خیلے میدیدم کہ بہ عرادہ ہائے بارکش بستہ بودند۔ (۴) باوجودیکہ ملتفت بودم و بشوہرم اصرار میکردم کہ زود تر از ہندوستان بفرنگستان بردیم او سخن مرا نشنید و بما رسید آنچہ رسید۔ (۵) بعد از یک ساعت شوہرم با کمال پریشانی و اضطراب ، رنگ رخسار پریدہ وارد سفرہ خانہ شد و روئی صندلی خود قرار گرفت۔ (۶) دخترم کہ میخواست اضطراب خود را از من نہاں دارد روئے خود را بدیوار کردہ دستہائے نیاز بآسمان دراز زار زار مے گریست۔ (۷) من با آنہا جواب ندادہ طفل خود را کہ در بغل یک زنِ مالاباری دادہ و پرستار او بود نزد خود طلب نمودم۔ (۸) نوکرہائے و عملہ جاتِ ما کہ ایں عمل حزن انگیز از من مشاہدہ کردند باز تجدید اظہار وفا و حسن عقیدت نمودند۔ (۹) ہمینکہ صدائے آنہا را شنیدم از بالاخانہ بزیر آمدہ دعائے خیر بسپاہیان انگلیس کردیم۔ (۱۰) ایں دستۂ قشون اگرچہ ہنوز با یاغیان مقابل نشدہ اند اما آثار فتح و فیروزی از پرچم رایت آنہا ہویدا است +

(د)

(۱) تنہا کسے کہ در میان ما بتوقف مائل بود شوہرم بود کہ امیدوارانہ میگفت ۔ شورشیاں ہمینکہ بدیوار قلعہ نزدیک شوند دروازۂ شہر را بستہ و اسبابِ تحصن را موجود و استعداد حربی شہر را آمادہ دیدہ یقیناً

مستغرق و پراگنده خواهند شد۔ (۲) بهتر سر اسب اسبے که بعد از فرار مهمانها در اصطبل ما باقی مانده بود جلو آورده و ما سوار شده بطرف شهر راندیم۔ (۳) وقتیکه شوهرم تن بفرار در داد فوراً من بتدارک حرکت پرداخته نقدینه و جواهر که داشتیم با دخترم در بغل و جیب پنهان کرده از عمارت بیروں آمدیم۔ (۴) از مشاهدهٔ ایں حال یعنی سوختن مسکنے که سالها محل عیش و شادمانی و خانهٔ نیک بختی و اقبال و جائے فراهم شدن ثروت و مال ما بود حسرت و تأثری غریب برائے ما دست داد۔ (۵) خوانینے هم که از میرٹھ و سکندرآباد در مهمانی ما دعوت شده و ساعتے قبل از ما از عمارت ما گریخته بطرف شهر آمده بودند نیز دم دروازه گرفتار و معطل بودند۔ (۶) دو سه مرتبه خواستم که فرزند عزیز خود را باو بسپارم مگر دیدم که دستهائے کوچک خود را بگردن من چنیں علاقه میکند که ممکن نیست اورا از خود جدا کنم۔ (۷) بر روئے نیم تخته ها افتادیم که شاید خواب ما را بوده ساعتے از غصه و تشویش آسوده و فارغ شویم۔ اما گمانم ایں است که چشم هیچیک از ما بخواب نرفت مگر آں طفلک کوچک که با ما بود۔ (۸) چوں از تقریر شما معلوم میشود که منکر فوائد سفر اید بنا بر آں بر من لازم میشود که فوائد سفر را موافق واقع با مثلے بشما حالی کنم۔ (۹) اگر بادر را بقفس میتواں کرد و اگر مرغیکه در آسماں میپرد میتواں از پریدن باز داشت شهباز را هم باز میشود نگاه داشت۔ (۱۰) بذهن و فراستے که دارم زود میدانستم که اصل عمل ضعیفه دیروزی که بشکایت آمده بود چه چیز بوده است۔

(س)

(۱) پنجاه تومان نذر کرده بودم که هر کس درباره ایں طفل شهادت بدهد جلو او بشمارم۔ (۲) چوں نفس آں حرامزادهٔ بیدین بشما خورده است از آں جهت شما از ربودن بچه منکر میشود۔ (۳) وجود شما خیلے غنیمت است نه اینکه شما مجاهد اسلام هستید بلکه روز تنگی هم شما هائید که بکار همه مردم میائید۔ (۴) در وقت وبائی در شهر یک متنفسے نمانده بود۔ اما شما دست از جان شسته شهر را از دست نه دادید۔ (۵) اگر ایں کار آں طورے که میگویم سر بگیرد علاوه بر اینکه پول زیادے نصیب من خواهد بود۔ در شهر شهرت من بعرش بریں خواهد رسید۔ (۶) بر خود واجب دانم که پیش از وقت شما را از حیلهٔ او خبردار کنم ورنه کار از موقع گذشت بعد دیگر چاره پیدا نمیشود۔ (۷) چوں من دیدم که آنها حرف خلوتی خواهند زد بیروں آمدم ولی دانستم که تدبیر شان برائے عداوت برادر خود ت هست۔ (۸) اکنوں که زمان وصلت نزدیک شده خیالم را خوش کرده طوری آرام

گرفتہ بودم باز معلوم میشود کہ میخواہند مرا بہ بحث کنند۔ (۹) ہر قدر برادرت بمن ستم کردہ بجدائی ما تلاش میکرد من ہماں قدر ہا پاداری نمودہ جورِ او را مے کشیدم۔ (۱۰) تا در صندوق را بلند میکند یک دفعے میمون از صندوق بیروں سے جہد ۔

فصل ستم

روایت کلام (ڈائرکٹ اینڈ انڈائرکٹ نیریشن آف سپیچ)

متکلم کے کلام کی روایت دو طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو بجنسہٖ اس کے قول کو نقل کر دیا جائے یا اسکے مفہوم کو تھوڑے سے تغیرِ طرفی سے اسی کے الفاظ کا جامہ پہنا دیا جائے۔ مثلاً قائل کہتا ہے۔ برو او را بگو کہ ازیں خیال بیفتد۔ جا کر اسے کہدے کہ اس خیال سے باز آئے۔ اب اسی بیان کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے برو او را بگو۔ "ازیں خیال بیفت"۔ جاکر اس سے کہدے "اس خیال سے باز آ"۔ اس جملے میں گفتن کا مفعول یعنی "ازیں خیال بیفت"۔ ایک کلام ہے جو بجنسہٖ قائل کے الفاظ ہیں جو اس صورت میں امرِ حاضر کی صورت اختیار کئے ہوئے ہیں پیغام دینے والا جاکر یہ نہیں کہیگا۔ ازیں خیال بیفتد۔ کیونکہ یہ طرزِ گفتگو غائب کے لئے ہے بلکہ یہ کہیگا "ازیں خیال بیفت"۔ گویا بوقت پیغام بجائے امر کے صیغے کے مضارع کے صیغہ غائب میں روایت مفہوم کیگئی ہے۔ پہلا فقرہ روایت مفہوم کی مثال ہے تو دوسرا روایت قول کی۔ اگرچہ انگریزی کی طرح فارسی میں ان کا استعمال بکثرت نہیں پایا جاتا۔ تاہم کلام سے یہ دونو طریقے کم و بیش رائج ہیں اور بالعموم روایت قول کو ترجیح دیجاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے ایک طریق روایت سے دوسرے طریق میں انتقال کرنا واضح ہوجائیگا۔ ایک ہی مطلب کو دو اسلوبوں میں ادا کرنا نہ صرف انداز کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے۔ بلکہ اس جہت سے کہ کسی موقع پر ایک طریقہ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ مناسب اور موزوں ہوتا

ہے کلام کی زینت اور تاثیر کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

جعفر بحاتم گفت من غلط کردہ ام   جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود

جعفر بحاتم گفت تو غلط کردۂ   جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود

پہلے جملے میں من کو او میں بدل دیا گیا ہے۔ دوسرے میں تو کو او سے۔ اس میں تو کوئی بے قاعدگی نہیں مگر بدلے ہوئے جملوں کا مفہوم یکساں ہونے سے او کا مشارٌ الیہ مبہم ہو گیا ہے۔ آیا او حاتم کی طرف راجع ہے یا جعفر کی طرف۔ اس ابہام کو رفع کرنے کے لئے پہلے جملے کو یوں لکھتے ہیں۔ جعفر بحاتم گفت کہ او (جعفر) غلط کردہ بود اسی طرح دوسرے جملے میں او کے بعد حاتم کو خطوط وحدانی میں بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان قول میں غلط کردہ ام ماضی قریب کا صیغہ ہے اور بیانِ مفہوم میں اسی کو ماضی بعید یعنی غلط کردہ بود میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ تفاوتِ زمانہ افعال فعل مخبر یعنی گفتن کے زمانہ ماضی حال مستقبل میں ہونے کے ماتحت واقع ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
رشید بمامون گفت پسرہ خیلے زیرک مے نمود	رشید بمامون گفت کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
رشید بمامون بگوید پسرہ خیلے زیرک مے نمود	رشید بمامون بگوید کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
بمن خواہد گفت بیشک تو دروغ گفتۂ	بمن خواہد گفت کہ من دروغ گفتہ باشم

استاد اس انقلاب زمانۂ فعل کو متعدد مثالوں کی مشق سے طلباء کے ذہن نشین کر سکتا ہے۔

بعض اوقات فعلِ مخبر (گفتن) کا مفعول یعنی بیانِ مروی ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے جو ثابت اور غیر متغیر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بوقتِ روایت زمانۂ فعل بھی نہیں بدلتا خواہ فعل مخبر ماضی ہو یا حال و مستقبل۔ مثلاً

بیان قول	بیان مفہوم
اُستاد بطلباء گفت "زمین علی الدوام دور مہر گردش میکند"	استاد بطلباء گفت کہ زمین علی الدوام دور مہر گردش میکند

زمین کا آفتاب کے گرد گھومنا ایک امر مسلمہ ہے اور زمانہ کی قید سے مستغنی ہے اس لئے بیان غیر متبدل رہتا ہے۔ اسی طرح۔

گفت بخدا نمیتوانیم در ایں زندگی بالکلیہ شاد باشیم"

اور آخر ابراہیم گفت "خدا نجوم و کواکب را مسخر کردہ است"

اسلوب کی تبدیلی کے بعد بھی یہی رہینگے ہاں کاف بیانیہ ضرور ایزاد کیا جائیگا جو لازمۂ انقلاب ہے۔ اسمائے اشارہ قریب کو بوقت انتقالِ اسلوب اشارہ بعید میں بدل دیتے ہیں مثلاً ایں کو آں میں وغیرہ اسی طرح اسمائے ظرف قریب کو اسمائے ظرف بعید میں۔ تا حال کو تا آنوقت میں۔ امروز کو آنروز میں۔ فردا کو روز آیندہ میں۔ دیروز کو روز گذشتہ ما قبل وغیرہ میں۔ لاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
باو گفت "تیمور نمے تواند اینجا بیائد"	باو گفت کہ تیمور نمے توانست بآنجا برود
یعقوب گفت پسرم یوسف ہنوز زندہ است	یعقوب گفت کہ پسرش یوسف تا آنوقت زندہ بود
امیدوارم او را قبل از مردن بہ بینم"	امید داشت قبل از مردن او را بہ بیند
حامد گفت نوکرم بہ بازار رفت است حالا برمے گردد"	حامد گفت کہ نوکرش ببازار رفتہ بود زود خواہد برگشت

استفہامیہ جملوں میں گفت کو بوقت تغیر بیان پرسید سے بدل دیتے ہیں اور امریہ جملوں میں فرمود التماس نمود وغیرہ سے۔

بیان قول	بیان مفہوم
بمن گفت "کے آمدی و کجا میروی"	از من پرسید کہ کے آمدہ بودم و کجا میرفتم
بما گفتند "آیا امروز مرخص مے شوید"	از ما پرسیدند آیا ہماں روز میخواستیم مرخص بشویم
حاکم باو گفت "چرا مالش را باو بازنمے دہی"	حاکم ازو مطالبہ نمود کہ چرا مالش را باو بازنمے داد
بہ نوکرم گفتم "بکن ہرچہ ترا بگویم"	بہ نوکرم فرمان دادم کہ ہرچہ باو گفتم بکند
بہ رفیقش گفت "اینجا منتظر باش تا برمے گردم"	بہ فرزندش نصیحت کرد کہ تا برگشتن او آنجا منتظر باشد
بہ فرزندش گفت جفاکش باش تساہل مورز"	بہ فرزندش نصیحت کرد کہ جفاکش باشد و تساہل نورزد
آخر بہ استاد گفتم "معاف دارید دیگر ہرگز چنیں نکنم"	آخر از استاد عذر کردہ خود خواستہ وعدۂ اجتناب نمودم

ندائیہ اور دعائیہ فقروں میں لفظوں کا اول بدل ملاحظہ ہو:۔

بیان مفہوم	بیان قول
به همه دوستان خود وداع کرده خداحافظ گفت	به همهٔ آنها گفت "خداحافظ دوستانم"
تمام امرا یکزبان دعا نمودند که خدا ملکش را پاینده دارد	تمام امرا یکزبان گفتند "خدا مملکت را پاینده دارد"
بافسوس پیش خود اعتراف کرد که چه قدر احمق شده بود	گفت "آخ چه قدر احمق بوده ام"
زلیخا آمد و سلام گفته از بایرام پرسید با که حرف میزد	زلیخا آمد و گفت "سلام بایرام. با که حرف میزنی؟"

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق اِن جملوں کے اندازِ روایت کو بدل دو

(الف)

(۱) حاکم بشما خواهد گفت "شما ازیں جرم بری هستید"۔ (۲) همه مردم بگویند "او هرگز هزیمت نخورده است"۔
(۳) بآنها گفته است "من دریں کار مقصر نشده ام"۔ (۴) بتکرار مے گفت "توئی که ایں کار کردهٔ"۔
(۵) وکیل میگوید "ایں مجرم گناهگار است۔ در چهار روز دیگر کشته مے شود"۔
(۶) هر روز میگفت "هوائے ایں دیار بمزاجم نمے سازد۔ باید هرچه زود تر زر بروم"۔
(۷) به همراهان خود گفتیم "هوا مخالف است و بحر طوفان خیز و شب تاریک است"۔

(ب)

(۱) بمریدان خود گفته بود "هرچه هرکجا گفته ام حق گفته ام"۔
(۲) مردان پلیس گفتند "بچهٔ مقتول همان جا پنهان است که رهزنان او را گذاشتند"۔
(۳) حسین به برادر خود گفت "فصل بسیار عوض شده است۔ آخر باران خواهد گرفت"۔
(۴) استاد گفت "انعام را فردا پیش نائب وزیر خواهند داد"۔
(۵) قبل ازیں بتو گفته ام "وقتیکه من نطق میکنم خاموش باش مگر تو همان پشت گوش انداختی۔ برو گم شو امروز دیگر میا"۔
(۶) با متعلم خود گفت "باز چرا نسق جماعت را ایں طور پریشان کردهٔ؟"
(۷) هر بار میگفت "خدایا بر من بیکس رحم کن از ورثت مرا مران"۔
(۸) بانو وارد گفتیم "مردکه! اینجا چه کار داری۔ چرا واضح نمے گوئی۔ چرا آمدی؟"

حروف

حروف تنہا مستعمل نہیں ہوتے۔ اسما و افعال کے ساتھ مل کر کام آتے ہیں اور ان سے ارتباط کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ طلبا بعض اوقات غیر مناسب حروف سے اسموں اور فعلوں کے ربط و ضبط میں فاش غلطیاں کرتے ہیں۔ اور مقصود کلام کو مبہم اور کبھی ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ در کردن کے معنی داخل کرنا۔ بر کردن۔ روشن کرنا۔ در کشیدن اندر کھینچنا چکھنا۔ مثلاً۔ بر کشیدن بلند کرنا وغیرہ فقط حروف کے ذاتے تغیر و تبدل سے معانی میں عظیم الشان تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہمنے ذیل کے جملوں میں سے کچھ حروف حذف کئے ہیں۔ تاکہ متعلم ان کو پر کر کے فقروں کی تکمیل کرے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو:

نامکمل	مکمل
شہر پٹنہ۔ مملکت بہار واقع است	شہر پٹنہ۔ در مملکت بہار واقع است
اگر بخودت رحم نکنی بارے۔ پدر و مادرت رحم کن	اگر بخودت رحم نکنی بارے بہ (یا بر) پدر و مادرت رحم کن
حرف را تا آخر گوش کن۔ جواب بده	حرف را تا آخر گوش کن بعد جواب بده
ایں عیب ہاست کہ او را عزیز ندارم	برائے ایں عیبہا است کہ او را عزیز ندارم
زلیخا ایں معنی راضی نمے شود۔ گوید کشتن او چہ حاصل؟	زلیخا بایں معنی راضی نمے شود گوید از کشتن او چہ حاصل؟
ایں دلیل است۔ صاف و صادقی ما کہ حرفہائے	ایں دلیل است بر صاف و صادقی ما کہ بحرفہائے
او باور کرده دیندارش پنداشتیم۔	او باور کرده دیندارش پنداشتیم۔

ذیل کے جملوں میں محذوفہ حروف مہیا کرو

(الف)

(۱) چہ طور ممکن است کار تعمیر بے صرف زر انجام برسد۔ (۲) شوہرش بمرد و او ہم رنج و حسرت پے او بمرد۔ (۳) شاعر شخصے است کہ نسبت ہمسران خود فکر تیز تر دارد۔ (۴) بخیہ پر زیاد دیگر قمیص خوب عروسی کرده ہم۔

(۵) تفنگ انداختم آہو۔ زخمی کردم۔ (۶) ازیں جا۔ شہر شما چہ قدر راہ است۔
(۷) پس ازآں میوں از درخت۔ آمد۔ (۸) بنا۔ اشبار صریح معلوم میشود کہ یکے از مجرمان گم شدہ است۔
(۹) باید مجر مہار ابمن بدہید۔ شما راابد بحبث خواہم کرد۔ (۱۰) یکساعت است باتو حرف میزنم۔ مے پرسی چہ دارد؟

(ب)

(۱) حاتم در صدر اطاق۔ فرش نشستہ بود۔ (۲) ہمہ باید حق پیرو کار باشند چرا کہ اگر۔ اول کار غالب نیاید انجام کار خواہد شد۔ (۳) چہ قدر احمق ہستی سگ را۔ گرگ باز نمے شناسی۔ (۴) خط و خالش چنداں دلپذیر نیست۔ کردا نیک دارد۔ (۵) برادر تو چہ قدر بخیل است۔ برائے من ہیچ سوغات نفرستادہ است۔ (۶) از چشمۂ غلیظ۔ آب غلیظ نمے رود۔ (۷) نمے توانم چنیں حال بخواب راحت بردم۔ (۸) کتاب سفر را۔ کتاب تصاویر ترجیح مے دہم۔ (۹) دانستہ خود را خطرہ انداختن کار نادانی است۔
(۱۰) نسبت۔ برادرت خیلے توانا ہستی۔ از علم ہیچ بہرۂ نیافتی۔

(ج)

(۱) درویش۔ زبانے حرف مے زد کہ زنہائے فہمید ند (۲) کسے نیست کہ۔ ایں راز مطلع باشد۔
(۳) آخر بگو۔ اہل فرنگ چہ عداوت داری۔ (۴) پولہائے طلا را از صندوقچہ۔ بیار۔
(۵) نمے توانم۔ دہ روز بلندن برسم۔ (۶) ایں نوع حادثات۔ عالم کم وقوع یافتہ است
(۷) من ہم یکساعت عمل تمام کردہ برمے گردم (۸) کہ بپرسم اینجا کے خواہند آمد۔
(۹) خدا چناں نکند کہ تر و خشک۔ بسوزد۔ (۱۰) لامحالہ دبالش۔ گردن بدکردار ہا خواہد شد۔

(د)

(۱) پسران و مردان۔ ہمدیگر یکجا نشستہ بودند (۲) مگر تو ئی پسرم را گمراہ نمودی۔ از راہ۔ بروی
(۳) جزائے گناہ عظیم بود کہ غضب خدا بآنہا رسید (۴) راست میگویم کہ ایں فنجان طلا۔ ہزار تومان نمے ارزد
(۵) ہیچ کسے نمیتوانست ایں دروازۂ طلسمی۔ باز بکند (۶) تاثیر ایں ستارہ نحس است کہ بلا ازیں شہر ناپدید گردد
(۷) چوبے کہ۔ دست داشت بزور برزمین زد (۸) پشت پردہ برو۔ از نگاہ پنہاں بشوی۔
(۹) یک دو دیگر ہم پیش دروازہ آویزاں بود (۱۰) دشمن را نگاہ بکنید تفنگ خالی بکنید

(۱) آفریں باد ہمت مردانۂ تو کسے از تو دلاورتر نہ دیدم (۲) از اوّل شب۔ صبح یک لحظہ آرام نگرفتم
(۳) ازیں سخنان حیرت زدہ ماندہ ام نمیدانم کہ مصیبتِ خود آشکار کنم (۴) یوسف خود را صحبتِ ایں بدعملہا باز دار
(۵) کمتر یک سال درمیان ایشاں ماندہ ام (۶) سکینہ۔ زیر درختِ سایہ دار خفتہ است
(۷) پدر و مادرم مُردہ من تنہا از دستم چہ مے آید؟ (۸) نمیدانی زلیخا۔ خادم خود عشق پیدا کردہ است
(۹) اگر از خدا بترسی۔ رعیت ستم روا مدار (۱۰) خیال بیجا کردہ است بیجہت خود را زحمت میانداز

(ص)

(۱) ہر سو بغور نگاہ کردہ ہیچ مسافر نظر نیامد۔ (۲) زاہد شراب نمے نوشد بیچارہ کیفیت مے آگاہ نیست۔
(۳) اختر دست جان شستہ دنبال دزد دوید۔ (۴) باز آنکہ بسیار۔ فہماندم۔ نہ فہمید
(۵) مجنوں گفت من عشق لیلیٰ را بملک ہمہ عالم نمی فروشم (۶) پیشتر ازیں ہرگز۔ اسب سوار نشدہ ام۔
(۷) شاعر۔ یک لطیفہ صد دینار انعام یافت (۸) در شکارگاہ آہوان را قطار۔ قطار دیدم
(۹) دل۔ آں نہادہ است کہ سیر ایران بردو (۱۰) اگر گاہی۔ من یاد آری از مروت دور نباشد

(ط)

(۱) آنکہ با شما حکایت کردہ ام دانۂ خرمن است (۲) چوں بہ تیمور برسی۔ ما سلام بگو۔
(۳) شہر کاشان است وہر سو ماہ سیمائے دگر ظلم کم کن۔ عاشق مے شوم جائے دگر
(۴) افلاس ہمہ جا پیدا است نا امنی ناپیدا است (۵) در ادائے فرائض سخت گیر است خلق ملائم دارد
(۶) وقتے ایں مرد فقیر مے خندد۔ وقتے مے گرید۔ سرگشتہ است۔
(۷) با ایں چنیں مردمان میامیز ذلیل خواہی شد ( ) گاوہائی نراز ہم سوانہ شدند مغلوب تیرہ گشتند۔
(۸) تو نزدیک ہستی ہیچ باکے ندارم *
(۹) دکان را تختہ کردہ ام۔ لشکریان چیزے بزور بگیرند *
(۱۰) بعض مردماں مے خورند۔ بزیند بعض مے بزیند۔ بخورند *

(ع)

ہیچ مے دانید دولت روس چہ خوبی ہا۔ شما کردہ و۔ چہ نوع بلاہا شما۔ محافظت مے کند؟

شما لازم است کہ بزرگ خودتان را بشناسید حق ولی نعمتے او را جابیاورید ہمیشہ - امر و نہی او مطیع بشوید رسوم بندگی و آداب انسانیت - یاد بگیرید مگر نمے شنوید کسانے کہ بزدی نمے کنند - و صنعت و تجارت مشغولند چہ قدر آسودہ و خوش گذران ہستند ؟

(ف)

ہمینکہ رعیت این بیچارگی مشاہدہ کردہ و دست خود را - ہمہ جا کوتاہ یافتند - درگاہ کارساز نالیدند کہ این شر را - سر آنہا بزودی رفع نماید ہمانا یزدجرد در شہر گرگان بود کہ روزے قصر او اسپے غریب دیدند و - آن وقت نظیر آن ندیدہ - وے جز داد ندگفت آن - زین و دہنہ کنید و بیارید ہیچ کس از عہدۂ این - نیامد حال را - او عرضہ داشتند خود بیرون آمد و اسپ - وصنہ کرد و زین - پشت آن نہاد و دمش را بلند نمود کہ بند زنیرا بگرداند اسپ جفتہ - سینۂ یزدجرد زد کہ ہلاک شد ❊

(ق) و روزے بر پشت آن اسپ در شکارگاہ گلۂ گورخر دید - طرف آن گلہ شتافت و نزدیک شد دید شیرے بر پشت گورخرے جستہ میخواہد آنرا پارہ کند بہرام تیرے - جانب شیر انداخت آن خدنگ شیر و گور - بہم دوختہ و یک ثلث تیر ہم - آن گذر کردہ - خاک نشست و - زمین فرو رفت و ہمراہان شہزادہ - نیروے بازو و شست بہرام حیرت و تعجب نمودند و گمان میرود کہ - آنروز او را بہرام گور گفتہ باشد یا - جہت کثرت میل - شکار گور ملقب - این لقب شدہ باشد ❊

(ل)

نزدیکترین سیارہ — کرۂ آفتاب عطارد — و اگر سیارات کوچکی کہ — زعم علمائی ہیئت — سیارۂ بزرگ متلاشی شدہ تشکیل یافتہ اند مستثنی شود - کوچکتر — سائر سیارات ہفتگانہ است - مدار عطارد — داخل مدار زمین واقع شدہ است — ہمین جہت وقتے کہ مے خواہیم این کرۂ کوچک - تماشا کنیم نظر ما کم بیش — طرف آفتاب منعطف است و غالب اوقات طورے اتفاق مے افتد — نگاہ ما — طور مستقیم رو — آفتاب است و البتہ — این موقع کرۂ عطارد غیر مرئی است — لہذا رو وقع خوب — دیدن عطارد بلا فاصلہ پس — غروب و

قبل طلوع آفتاب است ٭

(م)

نخست خدمت ہمہ خواہران پاک اخلاق ایران درود — سلام میفرستم غرض —
نگارش — مقالہ — خانمہائے ایران درود سے فرستادن۔ ضمناً آناں — تکلیفے یادآوری
کردن است گرچہ ما پارسیان ہندوستان بیش — ہزار سال — کہ — وطن اصلی خود
ایران دور ہستیم ولے — در رگہائے ما خون — سرزمین جاری — وگاہ گاہ نیز شور وطن
مقدس — دل ما افتادہ ما — بروز وادن حسیات میکشاند۔ در — اوقات کہ اخبار
ترقی ایران و بہبودئ روزگار مرداں — بگوش — لازم دانستم خواہران ایرانی خود —
دو نکتہ متوجہ — یکے از — متعلق بہ ایران قدیم و — مرلوط — آئندہ آں — در ایران
قدیم زن دارائے مقام ارجمندی — و بحسب قوانین اوستائی مقدس تہذیب انیم — در
روزگاران گذشتہ زن جاہ و منزلتے — و — خلاف امروز شخصیت او منظور در زندگانی
اجتماعی — مرداں شرکت مے نمود۔ درچندیں جائے — اوستا — خطابے برمے خوریم
کہ — خوبی دلیل مدعائے ماست و صریحاً مقام بلند زن را — ایران قدیم راے رساند —
آں جملہ زن مے تواند — بمقام قضاوت رسد و زن مے تواند — رتبۂ پیشوائے دینی نایل
— مختصراً با شواہد تاریخی و مذہبی علو درجۂ زن — در پارینہ مے تواں ثابت — ٭

(ن)

یکے گل در — نغز گلزار نیست — کہ چینندہ را — دو صد خار نیست
منہ دل — آوای زرم جہاں — جہاں را — گفتار کردار نیست
ز پیکان ایں بستہ زہ — کماں — ندیدم یکے دل — افگار نیست
فروبند جنبندہ لب — گلہ — کہ ایں بد کنش را — کس عار نیست
کسے کو گلہ — از بدگہر — ہم از بدگہر کم — مقدار نیست
گہے قیرگوں — چو روشن چراغ — جز ایں دو جہاں را — کار نیست

درازاست طومار گردوں و لیک — نگارش — زرد و تیمار نیست
قلم زن نزد خامه — آشتی — طرازشش بجز — پیکار نیست
چو دیوانه آشفته تازد همے — — بر سرش مهر — سالار نیست

(۹)

بلے آں طوفانہائے مہیب کہ — دریاہا سینہ ہائے کشتی ہا — مے شگافد و بزرگترین نمونہ ہائے قدرت و صنعت دست بشر را در — دقیقہ نابود — اعماق خود مدفون مے — کار آں موجہا نیست کہ وزش باد و تلاطم سطح دریا حاصل — — کار آں امواجے — کہ جستہ جستہ — عمق دریاہا و اقیانوسہا — مے خیزند و خیزابہائے پیکرد گردابہائے درہ — بر میانگیزند!

پس ما — کہ مے خواہیم زندگی خود — تغییر دہیم و — حیات جدیدے داخل شویم نباید — قبول و تقلید آثار ظاہری و ترقیات مادی و فنے تمدن غرب اکتفا کنیم — باید کہ آں انقلابات و تجددات فکری و معنوی — کہ ما در ریشہ ایں تمدن تشکل مے یابد پیش نظر بیاوریم — بہ بینیم چہ بہرہ مے توانیم — ایں درسہائے تاریخی و اجتماعی بریم! باید بفہمیم کہ چنانکہ یک مرد نادان و بے اصالت — تغییر لباس شخص نجیب و فاضل نمے شود. ہمیں — یک ملت ضعیف و جاہل بمحض تقلید ترقیات مادی و فنی و آرائش دادن در و دیوار و تغییر لباس خوشبخت — متمدن — .

(۱۰)

خاتمہ لازم میدانم فضلا و صاحبان ہمت و حمیت ملی — خطاب کردہ بگوییم کہ چوں — ہر نعمتے شکرے لازم است. بیائید بہ شکرانۂ ایں نعمت فضل و دانش و ایں ثروت و مال کہ خداوند بشما ارزاں — ہمرا ہے کنید و دامن ہمت بکمر — تا ایں کاخ بلند قدر دانی و حق شناسی را — نام بزرگان درگذشتۂ ایران برپا — و وظیفۂ خود را بجا — اگر اسلاف ما ناخلفی و کفران نعمت کردہ حق ایں پیشوایان بزرگ را

ادانہ — اند ما ذمہ خود را ازیں حق — سازیم. و برائے آئندگاں یک آثار ابدی کہ دست روزگار — تخریب آں راہ — یادگار گذاریم تا افراد نژاد آئندہ ما را بے حسی و د نمک نشناسی و — حیتی یاد — بیائید با ایں فداکاری جزئی سعادت فرزنداں آئیہ خود — تأمین کنیم زیراکہ میراثے بہتر — علم و معرفت و بنائے پائدار — از کاخ فضیلت و رہبری مہربان تر و دانا تر از — سرگذشت بزرگاں — جہان ناپیدا —

(ی)

اطلاع اد — ہر رشتہ حیرت بخش است فلسفہ و تاریخ و ادیان و علوم اقتصادی و طب و علوم طبیعی و علوم اسرار و زبان ہائے مختلف و موسیقی را — جزئیات آنہا میداند قدرت فعالیت و کار — وے تقریباً — حدود است از بیست و چہار ساعت فقط دو ساعت — مے خوابد و باقی — کار میکند طراوت ایں مرد در جوان ترین پیروان وے نیز دیدہ — گاہے چند نفر — مجبور بہ تبعیت طرز زندگی و کار کردن خود — اما ہیچ کس — وے برابری نے تواند. باوجود ایں نہ با عجلہ و نمائش — ہمیشہ — اعتدال و خوشروئی و راحت و متانت کار میکند. — از حرارت و وقار است. و حالا چہار ماہ تمام است کہ — مہمترین شہر ہائے آلمان علی الدوام نطقہا میکند و روزانہ شش — ہشت ساعت — مجالس حرف مے زند. و علاوہ — ایں — وادن بعض کنفرانسہا و کار ہائے اداری و تحریرات نیز — است. و تقریباً — روز در یک شہر دیگر — و در ختام ایں چہار ماہ — روز اول تازہ نفس و خرم و با طراوت — +

تشریح اشعار

ہر زبان کے امتحان میں چند اشعار بھی دئے جاتے ہیں تاکہ اندازہ کیا جاسکے طلباء کہاں تک شعریت مذاق رکھتے ہیں۔ اسالیب شعر کو نثر کے قالب میں ڈھالنے کی کسقدر استعداد رکھتے ہیں۔ جہاں شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے آیا اس کی تشریح کرتے ہیں۔ یا کسی واقعہ یا قصہ کی طرف اشارہ ہے تو اس کو سمجھتے ہیں یا نہیں مجموعی طور پر یہ کہ ان کی تشریح پڑھنے والے کی طبیعت پر کسقدر اثر کرتی ہے۔ آیا بیجان و مقید عبارت ہے یا روح و رواں سے لبریز ہے۔

بعض اوقات حل مطالب میں طلباء حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں یعنی وہ وہ معانی شعر کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا وہ متحمل نہیں ہوسکتا کبھی اسقدر اختصار سے کام لیتے ہیں گویا اشعار کو محض نثر کی ترتیب میں لے آتے ہیں اور بس۔ اول تو ممتحن شاذ ایسا سوال کرتے ہیں کہ مطالب شعر فارسی میں ہی بیان کئے جائیں کیونکہ طلباء سے یہ توقع نہیں کی جاتی کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو بسہولت فارسی میں لکھ سکیں اور اگر کوئی ایسا سوال ہوتا بھی ہے تو درمیانی درجوں کو پھاند کر سیدھا جواب مضموں لکھنے کا ہوتا ہے حالانکہ مضمون نگاری کیلئے خیالات کا وسیع ہونا اور انشاء کی بدرجہا زیادہ مہارت اور مزاولت درکار ہوتی ہے اب چونکہ فارسی انگریزی۔ عربی کے ساتھ ترقی کی اوّل صفوں کی طرف قدم بڑھا رہی ہے لازم ہے کہ تعلیم کا انداز اپنے کہنہ سال طریقوں سے باہر قدم رکھے۔ یہ کتاب چونکہ اسی تحریک کی ابتدا اقدام کے لئے لکھی گئی ہے اسلئے تشریح اشعار پر بھی ایک مختصر سی فصل قائم کی گئی۔

ذیل کے اشعار کا ترجمہ بمعہ مختصر تشریح ملاحظہ ہو:۔

(ا) خدایا در آفاق نامی کنش   بتوفیق طاعت گرامی کنش

بقیمش در انصاف و تقوی بدار | مرادش بدنیا و عقبیٰ بدار
غم از دشمن ناپسندت مباد | ز دوران گیتی گزندت مباد
بهشتی درخت آورد چون تو بار | پدر نامجوی و پسر نامدار
ازان خاندان خیر بیگانه دان | که باشند بد گوئی این خاندان
زہے دین و دانش زہے عدل و داد | زہے ملک و دولت که پاینده باد

خدایا او را در جہاں ذکر جمیل ارزانی کن و در ادائے عبادت او را امداد باک بسبب فضل و شرف او باشد۔ در شیوۂ انصاف و خدا ترسی او را ثابت قدم گردانی۔ در ایں جہاں و در آخرت در ہمہ کارہا او را یاوری نما۔

اے ممدوح خدا چناں کند که از دشمن بد و از گردشہائے روزگار ہیچ گزند بتو نرسد چرا که تو پسر نامدار پدرے ہستی که ہم خواستگار نام نیک بود۔ طوبیٰ که از درخت ہائے بہشت است ہم ثمر چنیں خوب که تو برائے پدر خود ہستی نمے تواند برمے آرد حقا که آں قوم که در حق خاندان تو بدمے گویند خود شاں بد ہستند۔ چه خوب است آں دین و دانش که تو مے داری چه خوب است آں آئین داوری که تو مے ورزی زہے دولت خداہمیشہ زوال دار اد ✤

(ب)

شنیدم که جمشید فرخ سرشت | بسر چشمه بر سنگے نوشت
بدیں چشمه چوں ما بسے دم زدند | برفتند چوں چشم برہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور | ولیکن نبردیم با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس | مرنجانش کو را ہمیں غصه بس
عدو زنده سرگشته پیرامنت | به از خون او گشته بر گردنت

ایں حکایت را شنیده ام که جمشید نیک طینت بر سنگے که بر کنار چشمه بود ایں حروف در کنده بود زیادہ اہل قوت مثل ما دعویٰ کردند که ایں چشمه از آن ماست و ہیچ دیگرے نمے تواند حریف ما گردد۔ اما دیر و قتے نگذشت که مردند و در گذشتند ما ہمه عالم را بقہر و غلبه مسخر کرده ایم اما چیزے

ازاں برائے ایں نیست کہ با خود بگور برداریم۔ اے عزیز چوں جاہِ دنیا چنیں بے ثبات است باید چوں بر دشمنے قدرت یابی او را اذیت ندہی چہ او را ہمیں خجالت کفایت میکند کہ زیرِ قہرِ تو ہست۔ بہتر است کہ دشمنت زندہ پیش تو خوار مے گردد از انکہ تو او را بکشی و بارِ قصاص خویش بگردنت بیفتد۔

(۱) ان اشعار کا با وضاحت ترجمہ کرو:۔

(الف) مکن بر کفِ دست نہ ہر چہ ہست — کہ فردا بدنداں بری پشتِ دست

بپوشیدنِ سترِ درویش کوش — کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش

مگردان غریب از درت بے نصیب — مبادا کہ گردی بدرہا غریب

بزرگے رساند بمحتاج خیر — کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر

بحالِ دلِ خستگان در نگر — کہ بارے دلِ خستہ باشی مگر

فروماندگان را دروں شاد کن — ز روزِ فروماندگی یاد کن

نہ خواہندۂ بر درِ دیگراں — بشکرانہ خواہندہ از در مراں

(ب)

اے راحتِ جانِ بیقرارم — امید دلِ امید وارم

شادم بغمت کہ در ہمہ حال — سوزِ غمِ تست سازگارم

تا رفتۂ از کنارم اے دوست — یکبارہ از خویش برکنارم

در آرزوئے وصالِ جانی — عمرے بفراق میگذارم

امشب بگذشت خواہد از دوش — طوفانِ سرشکِ اشکبارم

تا مرگ نگیرم گریبان — من دست ز دامنت ندارم

چوں ہیچ نشد بہ سعی حاصل — کامِ دلِ خستۂ فگارم

آں بہ کہ ز صبر رُخ نتابم — باشد کہ مرادِ دل بیابم

(ج) بود زندگی زادۂ بے دین و داد — غول غفلت دادہ عمرش را بباد

داشت در خم چند من دوشاب درد | از قضا موشی دراں افتاد و مرد
موش را بگرفت و بیروں کرد زود | موش مشئوم از حریصی مرده بود
نزد قاضی رفت زنگی با ملال | موش را بگرفت و گفت از سوء حال
کرد برو دوشاب او حکم حرام | مرد قاضی درمیان خاص و عام
ایں سخن نشنید زنگیٔ سقط | گفت قاضی را کہ کردی ایں غلط
من چشیدم بود شیریں بکام | چوں بود شیریں چرا باشد حرام
گر شدے دوشاب من تلخ آنگہی | من حرامش گفتمے بے شبہۂ

(د)

اے خوشا آں ملت پولاد چنگ | کز عمل زد شیشۂ ذلت بسنگ
در مقام اتحاد آمد بہ پیش | کرد جانہا متحد با جان خویش
اولیں شرط نجات از بندگی | وحدت ملی است اندر زندگی
ملتی کاو را نہ وحدت گشت یار | بر فنائش حکم داده روزگار
ملتی کاندر نفاق و جہل زیست | زندگی از بہر او جز مرگ نیست
زندۂ جاوید باشد ملتے | کز نفاقش نیست بر دل ذلتے
وائے بر آں ملتے بے پایہ ای | کش ز وحدت نیست کمتر مایہ ای
عشق وحدت میدہد مر اقوام | ز سعادت مے کند خیر الانام
عشق وحدت ہست نارے نور وش | مژدۂ فیض جہانے کردہ خوش
از فروغ نور آں دل کامیاب | ز آتشش بنیاد جہل آید خراب
عشق وحدت نور بینش چوں طلا | در مقام جذب ہمچوں کہربا
ملتے کز عشق وحدت مست شد | با سعادت ہمسر و ہمدست شد

(۲) ان حکایات کو اپنے الفاظ میں سادگی سے بیان کرو

(۱) چوں تبہ شد خلافت مامون | ریخت مر خلق را بناحق خون

کرد بر آل برمک آن بیداد | که کسی زان عفت ندارد یاد

یحیئ بیگناه را چون کشت | گشت بر وے زمانه تند و درشت

مادرے داشت یحیئ مظلوم | پیره عاجز ز کام دل محروم

جفت اندوه گشته از بدِ دہر | عیش شیریں بدو شده چوں زہر

بازگفتند حال ماموں را | عرضه کردند حالِ محزون را

که دعائے بدت ہمے گوید او | ملکت را زوال مے جوید

دل او خوش کن وز حقد الٰه | بازخواه از عجوزه عذرِ گناه

رفت ماموں شبے ز خلق نہاں | برکشاده بعذر جرم زباں

زر و گوہر بسے بدو بخشید | راه و سامانِ کار خود آں دید

گفت کائے مادر آں قضائی بود | چوں قضا رفت زاری تو چه سود

بعد ازیں کارہائے با ہش کن | زر دعائے بدم فرامش کن

گرچه یحیی نماند و یافت گزند | من ترا ام بجائے او فرزند

(۲)

آں شنیدی که در عرب مجنوں | بود بر لیلیٰ آنچناں مفتوں

دعوئ دوستئ لیلیٰ کرد | ہمه سلوئ خویش بلوئ کرد

حله و زاد بوم و خویش گذاشت | رنج را راحت و طرب پنداشت

کوه و صحرا گرفت مسکن خویش | بیخبر گشته از غم تن خویش

چند روز او نیافت ہیچ طعام | صید را بر نہاده بر راه دام

زاتفاق آہوئے فتاد بدام | مرد را ناگہاں بر آمد کام

چوں بدید آں ضعیف آہو را | و آنچناں چشم و روئ نیکو را

یله کردش سبک ز دام او را | اے ہمه عاشقاں غلام او را

گفت چشمش چو چشم یار منست | اینکه در دام من شکار منست

در رہ عاشقی جفا نہ رواست   ہم رخ دوست در بلا نہ رواست

(۳)

شد اسیر مسلمے اندر نبرد   قائدے از قائدان یزد جرد

گبر باراں دیدہ و عیار بود   حیلہ جوئی و پر فن و مکار بود

از مقام خود خبر دارش نکرد   ہم ز نام خود خبر دارش نہ کرد

گفت میخواہم کہ جان بخشی مرا   چوں مسلمانان امان بخشی مرا

کرد مسلم تیغ را اندر نیام   گفت خونت ریختن بر من حرام

چوں درفش کاویانی چاک شد   آتش اولاد ساسان خاک شد

آشکارا شد کہ جابان است او   میر سربازان ایران است او

قتل او از میر عسکر خواستند   از فریب او سخن آراستند

بوعبید آں سید فوج حجاز   در وغا عزمش ز لشکر بے نیاز

گفت اے یاراں مسلمانیم ما   تار چنگیم و یک آہنگیم ما

ہر یکے از ما امین ملت است   صلح و کینش صلح و کین ملت است

گرچہ جابان دشمن ما بودہ است   مسلمے او را اماں بخشودہ است

خون او اے معشر خیر الانام   بر دم تیغ مسلماناں حرام

(۴)

یکے گفت سقراط را کائے حکیم   تو با کودکاں از چہ گشتی ندیم

ز کودک چہ فرزانگی یافتی   ز پیران چنیں روئے بر تافتی

ترا دانش سالخوردان بس است   دریغ است با خورد سالاں نشست

بگفتا یکے باغ باشد جہاں   کش انسان درخت و من باغباں

ہمہ کودکاں اند چوں نونہال   بر آوردہ سر بہر کسب کمال

اگر باغباں شاخ نو پرورد   بہ بستاں بسے خرمی آورد

نہال جواں دارد ایں خاصیت | کہ باشد پذیرندۂ تربیت
ز دانش جہاں را اگر آرائش است | دل نوجواں مزرع دانش است
ازاں پرورم کودکاں از نخست | کہ دانند آئین پیری درست
شد آموزگاری ازاں پیشہ ام | کہ بہبود خلق است اندیشہ ام

الا اے ہنر پیشہ آموزگار | ز گفت خردمند آموزگار
بباغ ہنر چوں توئی باغباں | ز کژی بپیرائی شاخ جواں

مضمون نگاری

جہاں فارسی کی درسی کتابیں بالعموم ابھی تک ناپسندیدہ و دقیانوسی انتخابوں سے بھری پڑی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف میلان رکھنے والوں کی تعداد کم ہے یا نا طاقت ہے۔ وہاں یہ کمی بھی ہے کہ کوئی ایسی کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہو سکتی جو طلباء کو مضمون نویسی میں مفید ثابت ہو سکے۔ یہ فصل مختصر کسی ایسی کمی کے ایفاء کا دعوٰی نہیں کر سکتی کیونکہ اس کیلئے ایک بسوط مستقل کتاب کی ضرورت ہے جیسے انگریزی زبان میں ایسی کتابیں اچھی سے اچھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔ جو بات زیادہ قابل تعجب ہے وہ یہ ہے کہ منشی فاضل کے امتحان میں مثلاً امیدواروں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بغیر اس کے کہ استادوں نے کبھی ان کو مضمون لکھنے کی تکلیف دی ہو۔ امتحان کے کمرہ میں جہاں حواس و افکار کا مطمئن و مجتمع ہونا سعادت سمجھا جاتا ہے نہایت فصیح و

بامحاورہ فارسی میں کسی مضمون پر خامہ فرسائی کرینگے۔ سَو میں سے نوّے (۹۰) امیدوار ایسے ہوتے ہیں۔
جن کے لئے یہ پہلا موقع ہوتا ہے کہ وہ اُردو سے فارسی میں ترجمہ کریں یا کوئی مضمون لکھیں۔

مضمون نگار کے لئے سب سے مقدم امر یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے کہ وہ ایسی عبارت لکھ سکے
جو نحوی غلطیوں سے پاک ہو اس کا بامحاورہ ہونا امر ثانوی ہے جس کی استعداد اہل زبان کی مجالست
اور اچھی کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ بدبختی سے پہلا ذریعہ قریباً کالعدم ہے اور
لوگ بامحاورہ اور اعلیٰ کتابوں کی فہرست میں سرآمد کتابیں انوار سہیلی اور اخلاق جلالی کو
سمجھے ہوئے ہیں یا ابوالفضل کے دفتروں کو ایسی کتابیں تو مانوس غیر مانوس الفاظ کی مخزن ہیں نہ یہ
کہ ابوالفضل کے پڑھ کر یہ قابلیت حاصل ہو سکتی ہے کہ متعلم غالب کے انداز میں کسی دوست کو بے تکلفی کے
لہجہ میں چند سطریں لکھ سکے۔ اگر حاجی بابا جیسی کوئی ایک آدھی کتاب نصاب میں شامل بھی کی گئی
ہے تو یہ کمی باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اکثر استادوں کو نہ خود کبھی فارسی لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے نہ ایسا
بے ڈھب کام وہ اپنے شاگردوں سے کروانا پسند کرتے ہیں۔

مضمون لکھنے سے پہلے اس کے متعلق دس پندرہ (۱۵) منٹ غور کرنا چاہئے تاکہ پراگندہ خیالات
یکجا ہو جائیں پھر ان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ مضمون کے چند پہلو قائم ہو سکیں جن
کو اشارات یا یادداشتوں کے طور پر نوٹ کر لیا جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو جداگانہ
لیکر اس پر قلم اٹھائی جائے بعض اوقات نادان مضمون نویس ایک امر کے متعلق ناکافی طور
پر کچھ لکھتا ہے اور پھر دوسرے امر کی طرف پلٹ جاتا ہے لکھتے لکھتے پہلے کی نسبت پھر کوئی
خیال دل میں اٹھتا ہے تو نہ درست بیٹھنے والی پچر کی طرح اس کو دوسرے کے ضمن میں ٹھونسنے
کی کوشش کرتا ہے۔ اس عادت سے مضمون نہ صرف غیر مفصل اور نامربوط رہ جاتا ہے بلکہ
نفس مضمون کی طرح عبارت کے اجزا بھی بکھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

اکثر طلبا کو یہ دقت پیش آتی ہے کہ مضمون کی ابتدا کس طرح کی جائے اور اس کے
خاتمے کو کس طریق سے سرانجام دیا جائے۔ اس کے متعلق یہ لحاظ ضروری ہے کہ تمہید لمبی بے جہت طول
دینا گویا پڑھنے والے کو ملول کرنا ہے بعض ماہرین فن کا خیال ہے کہ تمہید ایک غیر لازمی چیز ہے۔

فوراً نفسِ مضمون پر لکھنا شروع کر دینا چاہیئے تاکہ پڑھنے والا بغیر کسی تامل کے اسمیں محو ہو جائے۔ ہاں مختصر سی تمہید ہو جو انشاء پرداز کے نکتۂ نگاہ کو ابتدا میں عیاں کر سکے تو نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے مضمون اگر بجائے خود مختصر ہو تو اس کے اول میں ایک طویل و عریض تمہید پیوستہ کرنا ایک گھروندے کے آگے گویا دالان نما ڈیوڑھی تعمیر کرنا ہے +

خاتمہ کے متعلق یہ کہنا کافی ہوگا کہ بعض اوقات خاتمہ میں خیالات مذکورہ بالا کی اعادہ کے طور پر تلخیص کر دی جاتی ہے کبھی مضمون کے مالہٗ و ماعلیہ کی نسبت کوئی ذاتی رائے قائم کی جاتی ہے۔ غرض جو کچھ بھی لکھا جائے وہ نہایت برجستہ اور پر زور الفاظ میں ہونا چاہیئے اگر خاتمہ ضعیف اور ڈھیلے لفظوں میں کیا جائے تو خواہ باقی مضمون نہایت زوردار اور باشکوہ پیرائے میں لکھا گیا ہو انجام کار مطالعہ کرنے والے کی طبیعت پر وہ کیفیت باقی نہیں رہتی خاتمہ کا دلنشیں اور موثر پیرائے میں ہونا اسلیئے بھی ضروری ہے کہ اکثر اوقات مضمون کے آغاز اور انجام پر نظر ڈالی جاتی ہے اور درمیانی حصہ کو ممتحن قلتِ وقت و کثرتِ کار یا تغیرِ مزاج کی وجہ سے نظر انداز کر دیتا ہے +

ہم ذیل میں ایک مضمون کی بطریقِ اختصار چند یادداشتیں لکھ کر انہی کو پھیلا کر مضمون کی صورت میں قلمبند کرتے ہیں +

حُبِّ وطن

(۱) حُبِّ وطن صفت مروت و انسانیت است (۲) باعث اتحاد و قوت اجتماعی است (۳) موجب ترقیٔ ہر نوع است (۴) روح حیات ملی است و ما ہندیان از وے بے نصیب ہستیم۔

حُبِّ وطن

حُبِّ وطن یکے از انجملہ صفات است کہ خدائی آفریدگار در طبع ہر متنفس مرکوز کردہ است و وجود سرے آنکہ از و قطعاً معرا باشد از بس نادر است۔ الحق صفتے است کہ لازمۂ مروت و خاصۂ انسانیت است چنانکہ ہر شخص با مادر و پدر الفت دارد۔ بار فقا در رشتۂ انس و اخوت بستہ است با قوم خود خویشی و قرابت دارد و میخواہد اگر برائے یکے از انہا مصیبتے روست دہد با ہر چہ مے تواند کرد اور ا اعانت نماید

از و دفع شر و آفت کند۔ ہم چناں اگر برائے وطنِ محبوبش حادثۂ رو دہد نخواہد کہ ہیچ سعی در ازالۂ آں بدبختی دریغ بدارد۔ سببش چیست۔ سببش غیر ازیں نیست کہ ایں وطن عزیز اوست۔ و ہیچ دیگرے نمے تواند دریں نسبتِ اُنس و محبت باو حریف باشد۔

وطن لفظے است موضوع برائے زاد بوم و مسکن شخصے و ہم برائے آں ملک و دیار کہ در آں وطنِ اول الذکر واقع باشد۔ اگرچہ غالباً حبِ مسکن و مرز بوم نسبت بہ حبِ دیار سرزمین استوار تر باشد اما باید کہ جذبہ محبت و حمایت دائرہ وسیع تر فرا گیرد۔ ہرگز نمیتواند بود کہ اہلِ بنگالہ مثلاً از بلائے قحط و بخار دلفگار باشند و ما اہلِ پنجاب ہیچ ہمدردی و مہر نداشتہ خاموش و خرم باشیم۔ چنیں حبِ وطن آئینِ ہر دین و عماد ہر ملت است چرا کہ ہمیں حبِ وطن است کہ ہر قوم و ملت را از حضیض پستی باوج ارتقاء و شرف برساند۔ ہمہ کس میدانند کہ از ابتدائے آفرینش تا کنوں ہوسِ ملک و جاہ ہر کشایش و تدافع قومی را برانگیختہ است اگر ما ہندیاں حبِ وطن مے داشتیم انگلیسیاں بغیر ازانکہ تیغ از نیام مے کشیدند ملک ہند را ہرگز از تصرفِ ما نمے ربودند لیکن حبِ وطن کہ ما داشتیم نسبت بآں حبِ وطن کہ آناں داشتند بے ضعیف تر بود۔ آناں خواستند کہ وطنِ خود شاں را گہوارۂ فتح و نصرت و مرکزِ ہر قوت و سطوت بسازند و مصنوعات تاجرے خود شاں را بازار ہے پیدا کنند و انجام کار بہ ہر حیلہ و سیبے کامگار گشتند۔ اما ما ہا ہمہ از عنادہائے مذہبی و از تعصب بیجا و سبک عقلی از ہم سوا بودیم و عاقبت آں ہمہ بر ما نازل آمد کہ مے بینیم و نمے توانیم باز گوئیم۔

حبِ وطن روحِ حیات ملی است۔ و ہر جمعیت را موجب اتحاد و یکدلی مے بودہ است یا بدونِ ہر محرک دیگر کہ ہر قوم را چوں خضر خجستہ پے بر شاہراہ ہائے اقدام و ارتقاء راہبری کند۔ بہ حرفت و صنعت مائل گرداند۔ بہ اصلاح تمدن و معاشرت برانگیزد۔ و بہ تاسیس درسگاہ ہائے علمی عوام را از ظلمت کدۂ جہالت بہ تجلی گاہ معارف مے کشد۔ چہ قوم است کہ ادعائے حبِ وطن داشتہ بہ ایں مراتب عمل رو نہ نہادہ است ہرگز۔ میدانید وحشیانِ جنگی دنیا چوں اہلِ فرنگ بسواحل دیار شاں رسیدند و در صدد آں شدند کہ ملک امریکا در تصرف خود بیاورند چہ جد و جہد سرفروشانہ نمودند و چہ کوشش ہائے گرامی ورزیدند تا وطنِ عزیز را از دست بردِ دشمن نگاہدارند مگر بیچارہا از

اقوام متمدنہ دور افتادہ۔ خدیعۂ و مکر را نابلد۔ تفنگ و فشنگ نادیدہ۔ چہ طور مے توانستند در میدان مقاومت چیرہ بشوند شہامت و حبِّ وطن ایشاں ہر چہ بیشود در عاقبت حسنِ سرفروشی و نشانِ شہادت دارد و ما مدعیان شائستگی و تہذیب را مایۂ عبرت است کہ از جمعیتِ اقوام عقب ماندہ ایم وہم با وحشیاں نمے توانیم دعویٰ برابری بکنیم۔ یک نوع خواب است کہ ما خفتگانِ ازل را فرو گرفتہ است کہ سوائے مرگ چیزے نتواں مارا بیدار ساخت +

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت است +

مردہ باد آں روح کہ حبّ وطن ندارد۔ مردہ باد ہر نفسے کہ فدائی وطن نیست +
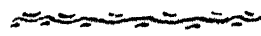
ذیل کے چند مضامین جو مختلف انشا پردازوں کے نتائجِ قلم ہیں تمثیل کے طور پر درج کئے جاتے ہیں متعلم کو لازم ہے کہ فارسی رسائل و اخبار کے مطالعہ سے اپنے آپ کو پیوستہ بہرہ مند رکھے تاکہ اس کے خیالات میں روانی و سلاست اور تحریر میں انسجام پیدا ہو +

(۱) عہدِ جوانی و ہمت کار

شاعرے المانی مے گوید "جوانی موج مے زند و اقیانوس زندگی بجوش در مے آید۔ اے جوانان برخیزید و بکوشید پیش از آنکہ روح شما تاریک مے گردد"۔

در تمام موجودات عالم دورۂ جوانی۔ دورۂ قوت۔ طراوت و شجاعت است۔ جوانی میدان آزمائش عزم و ہمت و نمائش گاہ قوائی مخفیٔ خلقت است۔ جوانی دورۂ دیوانگی و عشق و جرأت و دلرباترین جلوۂ روح بشریت است۔

اگر جواناں مے دانستند و میتوانستند خزائن لایفنائے قوت و سعادت را کہ در جوانی مکنوز است ببینند نہ تنہا خود و جامعۂ خود را بختیار میتوانستند بکنند بلکہ زمین ما را نمونۂ بہشت بریں مے ساختند۔

جوانان یک ملت مراکز قوت۔ منابع ثروت و ارکان موجودیت او مے باشند و بدیں مناسبت

است که یکے از حکما گفته. فقط از راه تربیت و تعلیم جوانان و نوزادگان یک ملت در ظرف ده سال میتوان اوضاع اجتماعی و مقدرات سیاسی آن ملت را بکلی تغییر داد چرا که زمام مقدرات ملت بدست جوانان و نونهالان امروز خواهد گذشت و بدین سبب تغییر حال و سعادت یک ملت بسته به تغییر حال و تربیت جوانان او هست.

درینجا نظر ما منحصر به افرادیکه از حیث سن جوان هستند نیست بلکه کسانے نیز که هنوز قلب آنها نیفسرده است در نظر ما جوان هستند. ما افرادیکه هنوز قوهٔ ادراک و تفکر را دارا بوده و قلب آنها هنوز آشیانهٔ عشق ملت است جوان مے شماریم. هر و ما نیکه آنقدر قوهٔ تمیز دارند که مے فهمند زندگی امروزهٔ ایشان شائستهٔ مقام شرافت و فضیلت انسانی نیست. و تا آندرجه همت و شجاعت دارند که اصلاح حال خود را بودن گوئے نیکنامی و سعادت را بهر قیمت باشد تصمیم گرفته اند. خلاصه مردمان نیک بین و زنده دل و امید پرور و کار دوست و با عزم را ما جوان مے دانیم. چه برائے ما روشن است که بشریت صدی نود و نه از آثار خوشبختی و ترقی خود را مدیون ذکاوت و همت اینگونه افراد زنده دل کرده است. که روح آنان با قطع نظر از بزرگی سال همیشه جوان بوده است. و چنانکه حکیمے گفته جوانی روح یک جوانی جاودانی است و جاودانی عین جاودانی است.

جوانان زنده دل و با روح را باید کوشید تا این گنج شائگان جوانی را که طبیعت به ایشان ارزانی داشته مفت از دست ندهند و برائے رسیدن به مقصد مقدس و آرزوهائے پاکیکه در دل دارند بکوشند. بقوت جوانی مے دانند. بدان مقصود و آرزو برسند و با قوهٔ عزم و همت و متانت مے توانند همهٔ مشکلات را از جلوئی راه مقصود خود شان بر دارند و درین راه توشهٔ جز همت بلند و پایداری و پافشاری لازم نه دارند.

این جوانی گنجیست که اگر آن را بیکار نیند ازید خود بخود نابود مے شود و چنانچه گوته مشهور شاعر المانی گفته است "جوانی نیز مانند پاکترین و بهترین عشقها سرانجامے دارد. این جوانی گنجیست که با گنجها تمام عالم یک لحظهٔ آن را تحصیل نمے توان کرد. بنیدیشید از روزیکه شما نیز مانند سعدی خواهید گفت "حیف جوانی بشد از دست من و دریغ آن زمن دلفروز" یا مانند حکیمے خواهید

فریاد زد۔ "اے جوانی باز آ وبارِ دیگر ہم باز آ و یا مانندِ فیلسوف سالخوردہ رو بخالق کائنات کردہ خواہید گفت "آہ جوانی مرا بمن باز دہ"۔

جوانی بہارِ زندگانی است پچوں فطرت چمنستان را برنگ و بو و بہ گل و ثمر در فصل برشکال جلوۂ و آب مے دہد ہمیں طور طبیعت در آوان شباب بشر را فراوانیٔ قوت و تازگی بہ بخشد۔ باید کہ چوں بہار را برائے گلستان زمانۂ امیدگی و حاصل خیزی مے پندارند۔ وقت جوانی را ہم افضل ترین اوقات شمردہ در آں استعمال قوائے جسمانی و روحانی و کسبِ معرفت بکنند کسیکہ وقتِ عزیز خود را در ہرزگی و بیہودہ ورزی برباد دہد بشخصے ماند کہ روزہائے خود را ہم بخواب تضییع کند۔

(۲) حفظِ صحت

بموجب حدیث معروف علم بدن یعنی طبابت بعلوم دینی تقدم دارد حفظ الصحت را کہ یک رشتہ از علم الطب است میتواں بر طب ہم مقدم شمرد۔ زیرا کہ علم طب برائے خلاصی دادن از رنج بیماریست و لیسے از امراض ہست کہ اغلب اوقات مداوا پذیر نیست و مہلک ہم نہ باشد بلکہ ہمیشہ شخص را دوچار رنج و زحمت مے دارد۔ اما حفظ الصحت حافظ سلامت و جلوگیر امراض و رنجور یہا مے باشد پس علمیکہ انسان را از ابتلا بمرض محفوظ داشتہ از طبیب و دوا بے نیاز مے کند۔ بر علم طب ہم مقدم است۔ درینصورت دانستن حفظ الصحت و عمل کردن بہ آں یک جزو اعظم و الزم زندگیٔ ہر بشر است۔

خوراک :۔ دفعات غذا را باید متعدد قرار داد و مقدار آں را کم کرد۔ غذاہائے سنگین و دیر ہضم را تو لیست موکول بہ ناہار کنند۔ روئے ہر غذا میوہ ہائے نرم شیریں بلکہ پختہ تناول کنند۔ برائے ہضم و فعالیت معدہ خیلے مفید باشد چونکہ مزاج را باید ہر روز در حال لینت و نرمی نگاہداشت و خود انقباض مزاج را باید سبب بسیاری از امراض مانند سوئے ہضم و سر درد و بے حالی وغیرہ میشود مشروبات مسکر برائے ہر مزاج ضرور دارد۔ مگر مانند دوا بہ اجازۂ طبیب

صرف شود۔ دربین غذائے گرم آب یا شربت خیلے سرد نوشیدن خوب نیست و مخصوص برائے دندان و معدہ بے ضرر نہ باشد۔ قہوہ یا چائے بعد از غذا خوب است۔ پاک کردن دہان و دندانہا بعد از ہر غذا با دواہائے مخصوص یا فقط با آب نمکدار نہ با صابون کہ تیزاب دارد بسیار خوب و مفید است۔

خواب:۔

برائے اطفال و آدم جوان در ہر شبانہ روز تا دہ ساعت خواب بد نیست ولے عادتاً ہشت ساعت کافیست۔ زیادتر از آن ضعف و سستی مے آورد۔ اطاق خواب بہتر است در بلندی باشد کہ ہوائے زیاد داشتہ و از ہر دو طرف دارائی پنجرہ باشد و مخصوصاً از رطوبت محفوظ باشد کہ خیلے مضر است۔ اطاق خواب حتماً از یک طرف باید آفتاب گیر باشد۔

رخت خواب باید دارائے یک ملاف مخصوص غیر از آستر لحاف و توشک باشد و ہر دو روز آن ملافہ را مقابل آفتاب بگذارند۔ یا در ہوائے آزاد پہن کنند۔ و ہر ہفتہ آن را عوض کردہ بشویند۔ روئے تخت خوابیدن برائے صحت مزاج خیلے مدخلیت و فائدہ دارد۔

گردش:۔

ورزش برائے صحت بدن و موزون نگاہداشتن اعضا بسیار مفید است و یکے از لوازم زندگی است کہ ہر کس در ہر روز اگر بشود دو مرتبہ و گرنہ یک بار باید برائے گردش از خانہ بیرون رفتہ در ہوائے صاف گردش کند و ماندن در خانہ برائے تمام اوقات شبانہ روز بسیار مضر است۔ ہر روز اقلاً دو ساعت و مخصوصاً بعد از تمام کردن کار در ہوائے صاف قدم باید زد۔ چشم را اگر در گرد و غبار عبور کنند۔ باید آب جوشیدۂ نیم گرم را در فنجانے ریختہ توئے آن باز کنند تا خوب شستہ شود۔ پس از خوردن شیرینی مربا و میوہ ہائے شیرین باید دہن را بشویند۔

تمیزی بدن:۔

بدن را ہر روز باید یکبار با آب سرد و یا نیم گرم و صابون شست و شو داد۔ و در تابستان

باآب سرد بہتر است۔ پس از حمام در ہوائے جاری زیست کردن یعنی خود را بجریان ہوا معروض داشتن خطا است۔ بسبب سرما خوردگی و زلہ مے شود۔ پس از خارج شدن از آب گرم پا را در آب سرد بگذارند مضر مے باشد۔ ہمچنیں پس از بیروں آمدن از حمام گرم نوشیدن آب و یا شربت سرد بلا فاصلہ خطرناک است۔ ہر روز موئے سر را باشانہ و یا برس مخصوص موپاک باید کرد تا چربی و ذرات ہوا موہا را خورد و خراب نکند۔

تمیزی لباس:۔

ہر دو روز و یا اقلاً ہفتہ یک بار لباسہائے مجاور بدن را باید عوض نمود۔ در موقع شستن لباسہا بہتر است آنہا را ابتدا در دیگے ریختہ ۱۵ دقیقہ بجوشانند و پس از آں بشویند۔ در آفتاب بودن لباس اقلاً یک روز خیلے لازم مے باشد۔ تمیز نگاہ داشتن منزل یکے از فرائض صحت است۔ زبالہ دانہا را ہر ہفتہ یکبار باید خالی کرد و ماندن خاکروبہ و کثافات سبب تولید امراض مے گردد۔ اطاق نشیمن باید از رطوبت محفوظ باشد۔ ہر کس بتواند بقدر امکان اگر روئے صندلی و تخت بنشیند بہتر است۔ در زمستان باید دقت کرد۔ در اطاقہائے کہ با بخارے گرم مے کنند۔

درجہ حرارت از سی تا سی و پنج بالا تر نشود۔

(۳) صنائع لطیفہ

کلمہ صنعت را بطور کلی وسیلہ زندگانی تعبیر نمایند و آں بر دو نوع است۔ یکے وسیلہ زندگی جسم کہ عبارت از صنائع مفیدہ و عمومیست۔ دیگر وسیلہ زندگی روح کہ صنائع مستظرفہ و آزاد گفتہ مے شود۔

صنائع مفید و عمومی:۔

صنائعے است کہ محرک و عامل ہمہ شاں علوم است از قبیل تجارت۔ فلاحت۔ کارخانہ میکانک۔ حمل و نقل و غیرہ۔ صنائع مستظرفہ و آزاد کہ از نقطہ نظر صوری وسیلہ زندگی روح یعنی

وسیلۂ تغذیۂ پرورش ترقی و تعالی روح انسانی گفتیم ۔ بر شتہ ہائے پنجگانۂ ذیل کہ ترتیب تقدم تاریخی و مرتبت خویشاوندی در آں مراعات شدہ منشعب میشوند۔ معماری ۔ حجاری ۔ نقاشی ۔ ادبیات موسیقی ۔

ایں صنائع بیک قسمت مبہم از وقت عالم را بخود مشغول داشتہ وہماں طور کہ روز بروز بوسیلۂ انکشافات و اختراعات جدید وسائل زندگیٔ جسمانی انسان طریق کمال را پیمودہ و متین ترمے شود۔ ہماں نسبت ہم عالم الکنشافات و مصنوعات جدید بوسیلۂ اشخاص ژنی و نادر برائے پرورش و تربیت روح انسانی کہ یگانہ فرمانروائی قادر جسم است ۔ بمعرض ظہور و نمائش گذاردہ مے شود۔

اکنوں پس از آنکہ باین حقیقت بے پردہ و تردیدے در صحت آں نکردیم ۔ واضح مے بینیم کہ تہیۂ وسائل پرورش روح مقدم بر وسائل پرورش جسم لازم آید۔ زیرا بدون تربیت آں ایں را ردیف حیوان بشمار آرند و در ہیئت اجتماع چہار پائے مطیع و بارکش را برآں مزیت باشد۔ پس ہر ملت کہ بخواہد حیات جسمانیٔ خود را در زمرۂ انسانہائے عالم کشیدہ و ازیں نعمت عظمیٰ و فضیلت آدمیت برخوردار باشد او را چارۂ جز تشبث بتربیت و تعالیٔ روح کہ تنہا راہنمائے شائستہ جسم است نخواہد بود۔

اکنوں بدانیم بچہ ترتیب صنائع لطیفہ بوجود آمدہ اند :۔

معماری :۔ یکے از احتیاجات اولیہ و ضروریات طبیعیٔ انسانی ہمانا محافظت خود از سوانح طبیعی بودہ است ۔ ازیں احتیاج صنعت معماری یعنی اولین ظہور ہوش انسانی در زمینۂ صنعت بوجود آمدہ ۔ مسلّم است کہ در بدوِ امر از حفر سوراخے برائے آشیانہ و پناہ حوادث طبیعی شروع و بالآخرۃ از برکت ہوش خداداد تبدیل باین قصور و عمارات عالی گشتہ کہ قرون متمادی در راحتے و محافظت انسانی از حادثات طبیعی بکار مے روند ۔ تخت جمشید و طاق کسریٰ خود یادگار خوبیست از اہمیت و قدامت ایں صنعت ۔

حجاری :۔ برائے نمایاندن و تخصیص قسمتہائے متفاوت یک خانہ و یا بجہت تشخیص اقسام مختلفہ

منازل علامات و برجستگیہائے از سنگ و چوب وغیرہ مے ساختہ اند کہ آنہا را میتواں نقطۂ مبدء صنعت حجاری تصور نمود. ایں صنعت در ابتدا اگرچہ با معماری کاملاً مخلوط بود و لے حالیہ مدت زمانیست کہ بکلی از آں مجزی گشتہ و در تحت عنوان تجسیم و مجسمہ سازی خود صنعتے مستقل و ثابت گردیدہ است۔ دریں موضوع یونانیہا و رومیہا از دو ہزار و اندے سال قبل شاہکارہائے بزرگ برائے ما گذاردہ اند کہ ہنوز قابل تقلید و نمونہ ہائے بزرگ از تمدن آں زمان است۔

نقاشی :۔ رنگ آمیزی قسمتہائے مخصوصی از منازل۔ الوان مختلف برائے تشخیص و معرفیٔ اماکن مقدسہ و منازل رؤسائے قوم وغیرہ۔ لزوم تکمیل تجسیم و شباہت حجاری ہا بہ موضوع خود سبب تولید صنعت نقاشی گشتہ۔ وجود خاتم کاری (موزائیک) و نقش دیوار (فرسک) ثابت مینماید کہ ایں صنعت ہم در بدو امر از لوازم معماری بودہ۔ و لے پس از مدتِ قلیل مثل حجاری خود در تحت عنوان پردہ و شبیہ سازی مستقل و ثابت گشت۔

ادبیات :۔ حس مدح و تحسین شجاعان۔ زیبائی طبیعت۔ بروز شوق و وجد مجالس جشنی کہ ضروراً متعاقب فتحے لازم مے آید۔ و بالآخرہ راز و نیازے کہ زائیدہ شعلۂ عشق است اختصاصاتے بر زبان معمولی دادہ یعنی در ہر یک از مواقع فوق کلمات بیانات تشبیہات۔ ایہامات و کنایات بکار رفتہ تا بتدریج زبان ناہموار عالم با ظرافت و تشبیہات نغز آمیختہ مرتبت خاص یافت ازیں پس صنعتِ زیبائے ادبیات قدم بعرصۂ وجود نہادہ و بصورِ مختلفۂ نظم و نثر فلسفہ و افسانہ۔ حکایت و تاریخ وغیرہ جلوہ نمود۔

موسیقی :۔ گرچہ حس موسیقی در نہاد ہر ذی روح بودیعت گذاشتہ شدہ لیکن تنظیم و دخول آں در ردیف صنائع مستظرفہ مقارن یا اندکے پس از وجود و ظہور ادبیات است۔ بدیں معنی کہ شاعر بتعقیب آرزوئے خود کہ شرکت دادن و محرم نمودن جمعیت با خیالات و احساسات خود است۔ موسیقی و آہنگ را وسیلۂ قرار دادہ گفتہ ہائے خود را بایں لباس زیبا در معرض جمعیت گذاشتہ و آنہا را خواہی نخواہی بواسطۂ یک تمایل و کشش رمزی کہ از اثر آہنگ و مقام موسیقی مترتب است با خود ہم صدا نمودہ بنائے صنعت موسیقی را داد۔

این صنائع پنجگانہ راچنانچہ وصفِ آں درگذشت نتیجہ وثمر پرورش تن وخورسندی روح حاصل بودہ۔ لیکن بعدہا آں راخدمتے عظیم تر ومقامے رفیع تر میسر گشتہ خدمات شایاں وکمکہائے نمایانے بعالمِ علوی وملکوتی نمودہ عوامل مہم انتشار عقیدہ وایمان مذہبی گشتہ اند۔

چنانکہ ازبیان فوق تحقیق پیوستہ این ہمہ فنون دارائے یک زندگانی ویک روح اند۔ وہریک برائے دیگرے عضوے لازم محسوب شدہ ودرحاصل مجموع این اعضائے مختلف الشکل تشکیل یک وجود واحد را امید ہند کہ آنرا بعنوان صنعتِ آزاد نام نہاد۔

اثرات این صنائع پنجگانہ درہمہ صورِ حیات انسانی سرایت کردہ است۔ معماری در بزرگی عظمت۔ پائداری بناہا ویادگارہائے مذہبی ازقبیل معابد وغیرہ۔ حجاری در تجسیم و ہیاکل مقدسہ ویادگارہائے مقدسین ومردمان بزرگ۔ نقاشی درگذشتہ ہائے تاریخی۔ و خاطرہ ہائے مصیبت خیز شہدا ومبارزین۔ ادبیات درمساعد نمودن زمینہ برائے تاثیر اثراتِ چہارگانہ فوق وموسیقی دررقیق نمودن قلوب ووارستگی ازقیود روزانہ درسکوت و آرامے جمعیت وبالآخرہ دررونق عظمت وجلال این مجموع باشکوہ ازمہم ترین عوامل بودہ اند۔

(۴) زبان فارسی

فارسی یکے ازالسنۂ آریائی است کہ قوانین گرامری وریشۂ لغات سادۂ اولیہ آں بسائر زبانہائے آریائی شباہت کامل دارد۔ برائے مثال درشباہت قوانین گرامری صیغۂ جمع افعال راملاحظہ مے نمائیم۔ درتمام زبانہائے آریائی صیغۂ جمع ہر فعل بدونفر وبیشتر دلالت میکند۔ مثلاً کلمۂ آمدند رامے تواں بہ آمدن دونفر ویا بیشتر اطلاق مے نمود۔ ولے درزبانہائے سامی این حالت وجود ندارد۔ بلکہ برائے نسبت فعلی بدونفر صیغۂ مخصوص وبالاتر ازاں صیغۂ دیگرے موجود است مثلاً درزبان عربی کہ جزءِ السنۂ سامی است درفعل آمدن برائے دونفر جاءا وبالاتر ازآں جاءوا استعمال مے کنند ودرنتیجۂ این قبیل اختلافات (درتثنیہ وجمع و درمذکر ومونث) افعال آریائی باشش صیغۂ مخصوص وسامی بادہ الی چاردہ صیغہ صرف

مے شوند وچنانکہ مے دانیم افعالِ زبانِ فارسی شش صیغہ بیشتر ندارند۔ نظیر ایں ملاحظات را در تمام قواعد گرامری مے تواں بجائے آورد۔ برائے مثال در شباہت لغات کلمات خدا و پدر، و مادر وغیرہ را کہ کلمات سادہ وطبعی ہستند انتخاب مے نمائیم۔ در کلمۂ مادر مثلاً برائے اینکہ اولیں بار طفل احتیاج خود را بمادر اظہار نمودہ درخواستِ شیر و غذا نماید ہماں حرکتے را کہ لبہائے او در موقع مکیدن پستان مے نمودند او در موقع اظہار احتیاج بلبہائے خود مے دہد۔ بدیں ترتیب از فشار لبہائے بیدیگر و عقب کشیدن عضلات محرکۂ لب حرف میم تولید مے شود۔ ایں حرف در لغت مادر لبسیاری از السنۂ موجود است ولے در زبانہائے آریائی اختصاصاتے موجود است کہ بلغت مادر شکل مخصوص مے دہد۔ مثلاً اطفال آریائی نژاد ابتدائے لبہا را بہم چسپانیدہ بعد باز مے نمایند۔ بدیں ترتیب ازیں حرکت لبہائے ہجائے "ما" درست مے شود۔ ولے مثلاً در السنۂ سامی مانند عبرانی ویہودی و عربی ابتدا دہان باز شدہ بعد لبہائے بہم فشار دادہ مے شوند۔ بدیں ترتیب در السنۂ نوع اول کلمۂ مادر بہ میم شروع مے شود۔ (مادر۔ موتر۔ ماذر وغیرہ)۔ درصورتیکہ در السنۂ نوع دوم میم در آخر کلمہ واقع مے شود (ام۔ ایم۔ ام وغیرہ) ایں تغیرات نتیجۂ تاثیرات خارجی از قبیل اختصاصات محیطی ونژادی وغیرہ است چنانکہ ملاحظہ مے شود ساختصاصات لغت مادر را در زبانہائے آریائی زبان فارسی نیز دارا است۔ نظیر ایں ملاحظات را مے تواں درحرف پ ویا حروف مبدل ازاں (ب۔ ف) کہ در کلمۂ پدر موجودند۔ بجائے آورد۔ برائے وجود ایں حرف در کلمۂ پدر علت مخصوصی در دست نیست۔ ولے چوں در اغلب السنہ دیدہ میشود۔ بلاشک یک علت طبیعی دارد۔ چہ کاملاً نظیر کلمۂ مادر بودہ از جملہ کلمات عمومی از قبیل "ما" و "ماماں" برائے مادر برائے کلمۂ پدر نیز موجود است۔ مانند پاپا و بابا وغیرہ۔ ونیز مانند حالت سابق در زبانہائے آریائی ایں حرف در ابتدائے کلمۂ (پدر۔ فاتر۔ فاذر وغیرہ) و در السنۂ سامی در انتہائے آں واقع شدہ (مانند کلمۂ اب در زبانِ عربی) گمان مے رود کہ حروف ب۔ پ۔ ف در لغات پدر در نتیجۂ محبتِ پدر و بوسیدنِ او کہ یک نوع اظہار محبت طبیعی

است۔ تولیدہ شدہ باشد۔

از ملاحظات فوق نتیجہ مے شود کہ زبان فارسی نیز تمام اختصاصات زبانہاے آریائی را دارا ست۔

السنۂ آریائی نیز بواسطۂ اختلاف وضع زندگانی و محیط و طبیعت ہر قوم ہر یک بصورت مستقلی در آمدہ اند۔ و بدیں ترتیب زبان فارسی قبل از عرب نیز بچند قسم پہلوی دری وغیرہ تکلم مے شدہ بوجود آمدہ است۔ ہجوم اعراب ہماں اثر را کہ در سایر قسمت ہائے تمدن ایرانی نمود۔ در زبان فارسی نیز تولید کرد۔ یعنی بواسطۂ تعصب اعراب مقدار زیادے از لغات فارسی باستانی از میان رفت۔ در اینجا غفلت و بے مبالاتی ایرانیاں نیز بخرابی زبان فارسی کمک زیاد کرد۔ یعنی ہر نویسندہ ایرانی زبردستی خود را در کثرت استعمال کلمات و لغات و احادیث و اخبار و امثلہ و اشعار عرب فرض نمود۔ بدیں جہت در حقیقت زبان فارسی از بین رفتہ زبان جدیدے فارسی جدید با عدۂ زیادے لغات عربی در روابط فارسی باقی ماند۔

مقدرات کار زبان فارسی را از قرون وسطی ببعد بجائے کشاند کہ ادبائے ایرانی نہ فقط زبان عربی را داخل فارسی کردند بلکہ عدۂ نیز در ادبیات عربی زحمت کشیدند۔ قصائد و غزلیات و نظم و نثر خود را بزبان عربی گفتند و نوشتند بقسمے کہ عدۂ از ادبائے مہم عرب اساساً فارسی زبان و ایرانی نژاد ہستند۔ مثلاً بدیع الزمان ہمدانی کہ از وجود ہائے فوق العادۂ بودہ است۔

فارسی زبان موجودہ از بس ناقص و کم مایہ است نمے تواند مطالب گوناگون معاشرت کنونی را یا مفہومات علمی را کہ اکتشافات جدیدہ بمعرض وجود در آوردہ اند بصحت بیان بنماید۔ بہ تکمیل و مستقل ساختن او باید ہر ممکن اعتنا کردہ شود و بیخ زبانہائے دیگر از شکرستان فارسی برانداختہ شود۔ چہ امروز ہیچ کس مقصود خود را بدون استعمال لغات بیگانہ نمے تواند۔ چنانکہ باید ادا کند۔ از طرف دیگر ہر کس تواند بدلخواہ خود ہر کلمۂ عربی و

اروپائی را استعمال کند دہر کس عبارت بوقلموں صفت زنگارنگ او را فہمد جزء جہال است۔
یک نکتہ دیگر ہم باید فراموش نکنیم۔ وآں اینکہ ایں زبان علاوہ بر پیش آمدہائے فوق
الذکر رواج اولیۂ خود را نیز از دست دادہ وسعت قلمرو آں کوچکتر شدہ است۔ یعنی پیش آمدہائے
تاریخی از بعضے نقاط اہمیت آں را از بین بردہ چنانکہ در نواحی قفقاز بواسطۂ استیلائے روسہا
وتبلیغات ترکہا تقریباً اثرے ازیں زبان شیریں باقی نماندہ درصورتیکہ ایں نواحی عدۂ از
سخنوران بزرگ فارسی زبان را پرورش دادہ اند۔ مثلاً از شہر شیروان حکیم خاقانی
شیروانی برخاستہ کہ احساسات ایران دوستئ وے بر ہر شخص تیز بین آشکار است۔
ہمیں طور شہر گنجہ حکیمے مانند نظامی گنجوی را پرورش دادہ کہ از شعرائے درجۂ اول ما ونخستین
شاعر رمانتک زبان فارسی است۔ باایں حال امروز دریں نواحی اثرے از زبان فارسی
نیست ونیز در شہرہائے ترکستان مانند بخارا ومرو وغیرہ کہ مہد پرورش عدہ از
شعرائے بزرگ از قبیل رودکی وغیرہ ہستند وہمچنیں در افغانستان نزدیک است
کہ تبلیغات ملل دیگر زبان فارسی را از بین برد۔

اوّلاً دربارۂ لغات معمولی باید آنچہ ممکن است لغات فارسی را جمع آوری کردہ بکار
بریم۔ وآنچہ دسترس بلغات فارسی نداریم واز دانستن آنہا ناگزیریم۔ لغات عربی را قبول
کردہ ولے عدۂ آنہا را معین ومحدود کنیم بعبارت دیگر آنہا را رسماً فارسی بشناسیم
وہمہ معاملہ را کہ باکلمات فارسی میکنیم۔ باآنہا نیز مے نمائیم۔ در جمع ودیگر صور گرامری۔
ثانیاً دربارۂ لغات علمی باید اصطلاحات بین المللی را قبول کرد۔ برائے آنکہ ما مجبور ہستیم
علوم جدیدہ را از اروپائیہا اتخاذ کنیم۔ وایں تدبیر قابل تطویل کلام است۔ کہ در حیز
ایں مقالۂ مختصر نمے گنجد۔ خلاصتہً برائے اصلاح زبان مروّجہ وتسہیل آں خیلے لازم است
کہ یک لغت جامع مطابق شرح فوق تہیہ نمودہ شود۔ تا زبان فارسی از زبانہائے دیگر
بے نیاز شود۔ وباز فراگیر آں رواج و وسعت باشد کہ در عہد اولین شباب
خود مے بود۔

(۵) زن و نفوذ او در مرد

ازانجاکه زن و مرد محتاج همدیگر هستند و در وجود هیئت جامع بمنزلهٔ پر و بال مرغ
می باشند. لذا نسبت به یکدیگر هم پارهٔ وظائفی دارند و چون موضوع صحبت ما نسبت
در اینجا فقط از وظائف او سخن خواهیم راند. اگرچه وظائف طبعی زن مادر شدن، تربیت اولاد
و خانه داری هستند در حقیقت موضوع وظائفش باز مرد است. ولے چون زن بر حسب
خصائص فطری خود یک نفوذ و جاذبهٔ بزرگ و غریبی در نفس مرد دارد. لهذا حسن استعمال
این نفوذ و جاذبه یکی از مهمترین فرائض زن را نسبت بمرد تشکیل میدهد.

زن بانفوذ و جاذبهٔ خود میتواند مرد را بدرجهٔ عالی انسانیت و شرافت برساند و یا
بمرتبهٔ حیوانیت بیندازد. زن می تواند با الهامات روحی خود مرد را در عالم ملکوت سیر دهد.
و یا در پست ترین درجات اخلاق رذیله سرنگون سازد. زن می تواند با قوهٔ محبت و عشق
خود قوای مرد را مضاعف نموده بتحمل هرگونه شداید و مصائب توانا و بانجام دادن کارهای
سخت و هولناک موفق سازد و یا او را در سرپنجهٔ مکر و حیله و شهوت و سرکشی و کینه و حسد خود
مقهور و زبون ساخته تمام قوای روحی و دماغی او را درهم شکند و بحال عروسک بیندازد.
زن می تواند از یک مرد ترسو و بی اراده و فرومایه یک انسان جسور و با عزم و با غیرت درست
کند و یا عکس آن را بوجود آورد.

تاریخ زندگانی بشر خود نمونهٔ بزرگیست از نفوذ زن در جریان امور زندگی و در جزر و مد
بدبختیها و خوشبختیهای عالم. درین باب احتیاج بتاریخ گذشته هم نداریم. اگر حال هر
یک خانواده را تدقیق کنیم می بینیم که در سعادت و رفاه آن و یا سفالت و بدبختی آن زن تا
چه پایه نفوذ و مدخلیت دارد. تاریخ بشر پر است از وقائعیکه زن در آنها این نفوذ متضاد خود
را معرض خودنمائی گذارده است. از یک طرف می بینیم که در اغلب جنگهای و خونریزیها
و جنایتها و قتلها انگشت زن در کار بوده است. چه خانمانها که طعمهٔ آتش رشک و کینهٔ

زن نگشته وچه مردان بزرگ که از دستِ بغض وحیله وخود پرستیٔ زن ناکام ونامراد بابد زیر
خاک درسینهٔ خاک تیره نخوابیده اند۔ چه قلبهائے پاک که دستهائے زن باخون آنہا رنگین
نگشته وچه قصرہا وکاخہا بلند که در راہِ ہوا وہوسِ زن باخاک یکساں نگردیده است۔ و
ازطرف دیگرمے بینیم که زن با اکسیر صحبت وعواطفِ قلبیٔ خود سنگ راگوہر کرده واز ضعیف
ترین وزبون ترین مردہا جہانگیرانِ قوی پنجه ودلیران باشہامت آفریده است پیغمبران
رامصدر وحی وشاعراں را منبع الہام بوده است۔ دلہائے مُرده را زنده وروحہائے
افسرده رابیدار کرده است۔ چه زخمہائے کارگر که با مرہم محبتِ خود آنہا را به بہبودی
داده وچه دقیقه ہائے تلخ وزہرناک که بانگاہائے سحر آلوده ونوازشہائے روح پرور
وکلمات شیریں خود در کام بشر مبدل به شیروشکر نموده است۔ چه آتشہائے خشم وقہر
کہ باچند قطرۂ اشک خود فرونشانده وخاموش کرده وچه شرارہ ہائے جہاں سوز مقدس که بایک
نگاہ خود در کانون دلہا برافروخته است۔

آرے زن یک اعجوبۂ حیرت بخش است۔ یک جہانیست۔ که چندیں جہاں دربردارد
ویک شاعیست که بچندیں رنگ تجزیه مے شود۔ گاہے بایک نگاہ روح مارا صید و
مسخر مے کند وگاہے بایک اشاره صدہا بیگناه را درخاک وخون مے غلطاند۔ گاہے
باالہام روح خود جہاں مارا سرچشمۂ آسائش مے نماید وگاہے باغوائے حس کینه و
رشک گلزار سعادت مبدل به دریائے خون مے سازد۔ گاہے در رخسارش آب ورنگ
روحانیت جلوه گراست وگاہے از لبانش بوئے خون مے آید۔ واز چشمانش گاہے
سوختن چندیں کاشانہا۔ برباد رفتن جلالہا وعزتہا وویران شدن خانمانہا وبلب
رسیدن جانہا آتش حرص وکینه اش را خاموش نے کند وگاہے مشاہده یک بچه گرسنه
وتضرع یک مرد بیمار وزخمی دلِ او را پرخون ومانندِ سیم وروح او را بلرزه مے اندازد۔
آیا ایں حالات متضاد وایں رنگہائے گوناگون وایں نفوذہائے مثبت ومنفی
لازمۂ فطرت وودیعۂ طبیعت اوست۔ درنظرما ایں طور نیست۔ ایں حال نتیجۂ اجتماعی او ست

ایں حال زادۂ اخلاقِ امروزی و برانگیختۂ آں اوضاعیست کہ نامش را تمدن گذاشتہ ایم۔

پس اگر میخواہیم زن باں خصائلیکہ طبیعت در نہاد او گذاردہ پرورش یابد و از نفوذہائے منفی آزاد ماندہ با الہاماتِ معنوی و عواطف پاک قلبی خود جہان ما را گلشن جاویدان سازد باید او را در دائرۂ وظائف او تربیت کنیم۔ زیرا تربیتِ زن بہترین ضامن نیک بختی نوع بشر و نخستین وظیفۂ ہر ہیئت اجتماعیست۔

ما بدیں مناسب زن را مخاطب ساختہ میگوئیم۔ "تو اے اعجوبۂ طبیعت اگر تو نفوذِ معنوی خود را در راہ تسکین آلام بشر و در ہدایت مردہا بشاہراہ صلاح و محبت و درست کاری صرف میکردی۔ چقدر زمین ما نمونۂ بہشت بریں مے گشت۔ آرے آں وقت تو خدائے روئے زمین مے گشتی و موجودات دیگر را پرستندۂ خود مے ساختی"۔

(۶) زندگی و امید

اے زندگانی! چقدر برائے بشر ذیقیمت و گراں ہستی! تا چہ اندازہ بشر بتو قدر و عظمت دادہ و احترام مے گذارد! حتماً یک چیز در توئے تو وجود دارد کہ تا ایں اندازہ تو را دارائی اہمیت و جلال نمودہ است۔ آرے آرے یک چیز در تو ـــــ در توانائے زندگانی و حیات۔ ہست کہ دماغ بشر بجہت لقائے تو یک چشمۂ زندگانی و آب حیات در یک فسحت ظلمانی موہومی از خود زائیدہ است۔ وگرنہ حضر و الیاس در خشکی و دریا چہ کارہ اند! برائے ابدیّت تواست۔ اے زندگانی کہ بشر ایں ہمہ تفحصات عجیب و غریب در عالم علم و معرفت نمودہ و مے نماید برائے لایزال بودن تواست۔ کہ ایں ہمہ علوم و فنون متنوع و رنگا رنگ از عدم بوجود آوردہ و مے آورد۔

ایں یک چیز را من چگونہ بفہمم چیست؟ ایں چیز یکہ تو را ـــــ اے زندگانی معبود بشر قرار دادہ کجا جستجو کنم؟

ہر چہ است در قلب است۔ آرے قلب۔ قلب بشر۔ قلب جایگاہ کلیۂ اسرارِ خلقت بشمار میرود۔ قلب محل شاہکارہائے یزدان تواناست۔ قلب ہم از آسمانہا عظمتش

زیاد تر وبیشتر است۔ زیرا و قتیکہ نکان بجوردو ما فوق آسمانہا کہ آشیان کردگار است۔
بتکان در مے آید۔ قلب نسخۂ حکمت یزدان است۔ قلب آئینہ ایست کہ مظہر جلوات ربانی
قرار گرفتہ است۔ قلب محل کبریائی رب الارباب است۔ قلب مرکز حکومت کردگار است
قلب قاضی و فرمانفرمائے کشور وجود است۔ قلب مزرعہ وکشتزار اعمال وافعال است۔
قلب محل سخنہا وگفتگوہائے سربستہ وسری است۔ قلب بنگاہے است کہ معاہدہ ہائے عشق
درآنجا بامضا مے رسد۔ قلب جایگاہے است کہ قوانین معاشقہ درآں گذرانده مے شود۔
قلب گنجینۂ اسرار است۔ قلب مخزن راز و نیاز است۔ قلب صورتاً کوچک و مے معناً
بقدرے عمیق و بے پایان است کہ تمام آمال حیات درآں مدفون شدہ و بالآخرۃ قلب محلے
است کہ "امید" درآنجا مسکن گرفتہ۔ اینست آنچہ رامن در قلب جستجو مے کردم ہمیں یک
چیز است کہ بنیاد زندگی را استوار فرمودہ۔

امید زندگانی را دلیقیمت کردہ است۔ امید حیات بشر را با قدر نمودہ است۔ اگر
آسمان دارائے ایں ہمہ کواکب رخشاں و اختراں فروزاں نبود۔ ہیچ گاہ درنظر با عظمت
جلوہ نمے نمود۔ بہمچنیں اگر قلب دارائے گوہر امید نمے بود۔ اینقدرہا ارزش وبہا نداشتی۔
قلب بدون امید ہمیشہ صاحبش را بہ آغوش خاک مے کشاند۔ کارہائے بزرگ۔ فعالیتہائے
خارق العادۃ۔ عملیات مہبت انگیز و موفقیتہائے حیرت آمیز ہمہ وہمہ پیش آہنگشاں امید
است۔ معجزۂ امید است کہ انسان را درتہ دریا گردش و در جو لا یتناہی سیر مے دہد۔ بلبل
بامید گل آشیانہ را رہا و دیوانہ وار سر بہ بوستان میگذارد۔ اگر بلبل و گل نبود۔ ایام بہار
خالی از رونق و صفا بود۔ ہمیں طور اگر امید وجود نداشت۔ ایام حیات قدر و قیمتے نداشت۔

امید در زندگانی بشر سرگذشتہائے عجیبے دارد۔ امید در تاریخ بشریت صاحب
داستانہائے غریبے مے باشد۔ امید در افسانہائے خود پہلوانان برجستہ ای را نشان مے
دہد۔ سیروسہا۔ اسکندرہا۔ داریوشہا۔ اردشیرہا۔ پطرہا۔ نادرہا۔ ناپلیونہا۔ شاہ عباسہا۔ لینن ہا۔
وخلاصہ ہمہ وہمہ مردان قوی۔ پہلوانان اساطیر امید ہستند۔ امید وظائف زندگی را انجام

مے دہد۔ امید خالق سعی و عمل است۔ امید رب النوعِ کوشش و کار است۔ اینست یگانہ سر قیمت زندگانی۔

بیائید امید را از قلبِ خود نرانیم۔ بیائید امید را از کشورِ دل تبعید نکنیم۔ بیائید امید را از مرکزِ وجود بیروں ننمائیم و بالآخرہ بیائید امید را ازیں قلب کہ تعریفِ آں را خواندید۔ دور نیفگنیم کہ قلبِ مایوس بقدر پشیزے ارزش ندارد +

(۷) گلستان و بوستان - یک مناظرۂ ادبی

ہرکس کہ بزبانِ شیرینِ فارسی تکلم مے کند گلستان و بوستان را بخوبی مے شناسد۔ ایں دو شاہکار ادبی بمشابۂ دو اخترِ فروزندہ و دو گوہر ارزندہ ہستند کہ افقِ ادبیاتِ ما را روشن و مزین ساختہ اند۔ و ہر دو از نتائج افکار و زادۂ طبعِ سرشارِ شاعرِ بزرگوار ما شیخ سعدی است۔

ما میخواہیم در موضوعِ گلستان و بوستان بر سبیلِ فکاہت و تفنن یک مناظرۂ ادبی بکنیم۔ و مقصود ما ازیں مناظرہ تمجیدِ یکے و تکذیب از دیگرے نیست بلکہ غرض ما ایں است کہ قدر و قیمت ایں دو اثرِ نفیس را معلوم و فضل و حکمتِ شاعرِ بزرگ را ظاہر کنیم۔ و ایں ذرۂ بے مقدار جہت گلستاں را التزام نمودہ است۔

گلستان دارائے دو جنبہ است نثرے دارد چوں نثرہ و فرقد و نظمے چوں گوہر منضد ولے بوستان فقط شعرِ منظوم و از محسناتِ نثر مجرد۔ ازیں نقطہ گلستان کامل تر است۔

گلستان چوں اغلب نثر است از جہت فصاحت و بلاغت بر بوستان ترجیح دارد۔ زیرا کہ کلامِ منثور چوں از قیدِ وزن و قافیہ آزاد ہست از برائے بیان مطالب و افادۂ مرام از کلام منظوم مساعد تر است۔

دیگر آنکہ در موضوع خود بکر است و ہیچیک از استادانِ سخن چنیں کتابے تصنیف نکردہ اند۔ ولے امثال بوستاں را از شعرا گفتہ اند۔ منتہا بوستان مانند گلستان دارائے مزیت ابتکار نیست۔

اشعار بوستان چوں تمام در بحر تقارب و یک نواخت است. ہر قدر ہم لطیف و آبدار باشد. خواندن آں انسان را کسل و خستہ میکند. چنانچہ یک نوع غذا ہر قدر مطبوع و لذیذ باشد. ہمینکہ انسان چند مرتبہ ازاں خورد دیگر میل بآں نمے کند. و از برائے تغیر ذائقہ غذائے دیگر تقاضا مے نماید. شعر ہم غذائے روح است. اگر بطرز مختلف و اوزان مختلفہ باشد. بیشتر مطبوع طبع واقع میشود. ایں مزیت در بوستان مفقود و در گلستان موجود است کہ اشعار دلکش آں از بحور مختلفہ و تمام عبارت از قطعات و رباعیات و مثنوی و ابیات منفردہ است کہ ہر یک از آنہا وارائے یک نصیحت عالی و یک نکتۂ اخلاقی و اجتماعی است و شعر ہر قدر مختصر و کوتاہ تر باشد. مطلوب تر و از برائے حفظ آسان تر است. و ازیں نقطۂ نظر است کہ اشعار گلستان بیش از اشعار بوستان در السنہ و افواہ خاص و عام دایر است. و از عارف و عامی در ایران کسے نیست کہ از اشعار گلستان چیزے کم و بیش نداند. و لے اشعار بوستان آں شیاع و شہرت را ندارد و کمتر مردم بحفظ آں رغبت میکنند.

ما وجہ رجحان گلستان را از افکار عمومی نیز مے توانیم بفہمیم. در تمام مکاتب ایران گلستان را درس مے دہند و ہمچنیں در ہند و سند و ترکستان و افغان و بلاد عثمانی امروز گلستان جزء دروس کلاسیکی محسوب مے شود. و حتیٰ فرنگیہا ہم آں را مے خوانند و من مکرر دیدہ ام پارہ از اروپائیہا در ضمن صحبت از اشعار گلستان شاہدے مے آورند. و لے بوستان ایں قبول عامہ و توجہ عمومی را بخود جلب نکردہ و ایں نکتہ ثابت مے کند کہ گلستان مفید تر از بوستان است۔

اگر کسے درست بوستان را مطالعہ کند و ذوق ادبی داشتہ باشد زود ملتفت خواہد شد. کہ در بوستان حشو و زوایدے یافت میشود. وجہت ایں اینست کہ بوستان تمام منظوم است و قید نظم و قافیہ قدرت شاعر را محدود مے نماید چنانکہ در مثل آمدہ. در تنگنائے قافیہ خورشید خر شود.

گلستان کلمات قصارے دارد کہ آنقدر از حیث لفظ و معنی فصیح و بلیغ است کہ اغلب

آنہا امروز ضرب المثل است. مثلاً:- توانگری بہ ہنر است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال۔ نہ ہر کس بقامت مہتر بقیمت بہتر حیف است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند مشک آن است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید۔ آنرا کہ حساب پاک است۔ از محاسبہ چہ باک است۔

اگر در لغت فارسی قرآنے بود آیاتش ازیں کلمات قصار فصیح تر نبود۔ نکتہ سنجان مے دانند کہ دریں جملہ ہائے کوچک چہ مطالب بزرگ و نکات اخلاقی و قیمتی تعبیہ شدہ۔

وما بتصدیق خود حضرت شیخ میتوانیم ثابت مے کنیم کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد۔ چنانچہ مے فرماید:-

نازم بہ سرمایۂ فضل خویش | بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید و بیم | بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز ار بدی بینیم در سخن | بخلق جہاں آفرین کار کن
چو بیتے پسند آیدت از ہزار | بمردی کہ دست از تعنت بدار

برخلاف ایں گلستاں در نظر شیخ نہایت درجہ مقبول و مستحسن و موضوع اعجاب او واقع شدہ بود کہ در چند جا ازیں تصنیف بطرز مختلف تعریف مے کند۔ گوید گل بیش از پنج شش روز دوام ندارد۔ و ایں گلستاں ہمیشہ خوش و خرم است۔ در جائے دیگر میگوید کہ ایں گلستاں ہم بکار ادبا میخورد وہم فن انشاء بحرین مے آموزد۔ و در موقع دیگر گلستان را از خوبی و آراستگی نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی مے داند۔ از ہمۂ ایں واضح است کہ شاعر بزرگوار بقدریکہ از گلستان خود راضی بود۔ بر بوستان چندان چشم رضا نداشتہ و علتش ہم آنچہ اشعار خود شیخ تتبع مے شود۔ ایں است یا در ایام مسافرت و سیاحت خود بنظم آوردہ یا آنکہ تازہ کہ از سیاحت برگشتہ و ہنوز از رنج سفر و سیاحت بحر و بر خاطرش نیاسودہ و فکرش خستہ بود تصنیف فرمودہ چنانکہ خود در بوستان مے فرماید۔

در اقصائے عالم بگشتم بسے | بسر بردم ایام با ہر کسے

تمتع زہر گوشۂ یافتم — زہر خرمنے خوشۂ یافتم
چو پاکان شیراز خاکی نہاد — ندیدم کہ رحمت براں خاک باد
تولائے مردانِ ایں خاک بوم — برانگیختم خاطر از شام و روم
دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں — تہی دست رفتن بر دوستاں

اما گلستاں را در شیراز وقتیکہ با یاران الیف و مصاحبان حریف بفراغت خاطر بعیش بوستاں و معاشرتِ دوستان مشغول بودہ تصنیف فرمودہ و منتہائے مہارتِ شاعرانۂ خود را درآں بکار بُردہ پس بعد از ایرادِ ایں دلائلِ روشن دیگر جائے تردید نیست کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد +

ذیل میں نظم و نثر کے چند ٹکڑے درج کئے جاتے ہیں۔ ان کے مباحث پر تمہارے جو خیالات ہوں ان کو جواب مضمون کی صورت میں لکھو :۔

(۱) مہر مادر

شب ماہتاب بود۔ عاشق و معشوق در کنار جوئے نشستہ مشغول راز و نیاز بودند۔ دختر از غرور حسن مست و جوان از آتش عشق در سوز و گداز بود۔ جوان گفت۔ اے محبوبِ من آیا ہنوز در صافی محبت و خلوص عشق من شبہ اے داری۔ من کہ ہمہ چیز خود حتےٰ گراں بہاتریں دارائے خویش یعنی قلب خود را نثار راہِ عشق تو کردہ ام۔ دختر جواب داد۔ دل در راہِ عشق باختن نخستیں قدم است۔ تو دارائے یک گوہر قیمت دارے ہستی۔ کہ گراں بہاتر از قلب تست و تنہا آں گوہر نشان صدق عشق تو میتواند بود۔ من آں گوہر را از تو میخواہم۔ و آں دل مادر تست۔ اگر دلِ مادرت را کندہ بمن آوردی۔ بصدق عشق تو یقین خواہم کرد۔ و خود را پابند مہرِ تو خواہم ساخت۔

اں حرف در تہِ روح و قلب جوانِ دل باختہ طوفانے برپا کرد۔ و لے قوتِ عشق بر مہرِ مادر غالب آمدہ از جا برخاست۔ و درآں حال جنون رفتہ قلبِ مادر خود را کندہ راہ معشوق

پیش گرفت ۔ بآں شتاب کہ راہ مے پیمود ناگاہ پائش لغزیدہ بزمین افتاد ۔ دل مادرش از دستش رہا شدہ روئے خاک غلطید و درآں حال صدائے ازاں دل برخاست "پسرم جان آیا صدمہ برایت رسید؟

(۲) دخترِ نابینا

دخترِ نابینا دستِ مادرِ خود را رہا کردہ روئے نیمکتِ باغ جائے گرفت و پس ازینکہ دست خود را باطراف دراز کردہ از نبودنِ کسے در نزدیکئ خود مطمئن شد رو بآسمان کردہ گفت ۔

خدائے من! میگویند کہ تو آفتابے آفریدہ ای کہ با پرتوِ خود دنیا را منوّر مے سازد ۔ و بہ موجودات زندگی بخشد ۔ و ماہ و ستارگاں آفریدہ ای کہ شبہائے تاریک را مانندِ روز روشن مے کنند ۔ میگویند تو گلہائے رنگا رنگ آفریدہ ای کہ با رنگہائے و بوئیہائے خود دلہا و دیدہ ہا تماشا کنندگان نولید فرح و انبساط مے کنند مے گویند تو کوہہائے و درہ ہائے و دریا ہا آفریدہ ای کہ تماشائے آں روح را قوت مے بخشد و صاحبانِ ذوق را در جلو عظمتِ خود بوجد مے آورد ۔

خدائے من! مرا کہ از دیدن ہمہ اینہا بے بہرہ کردہ ای ۔ شکایتے بدرگاہ تو نمے کنم و دیدن ہیچ یک ازینہا نمے خواہم ۔ و لے دلم میخواست کہ اقلاً روئے مادرم را مے دیدم ۔

(۳)

سحر مے گفت بلبل باغباں را — دریں گل جز نہال غم نگیرد
بہ پیری مے رسد خار بیاباں — و لے گل چوں جواں گردد بمیرد

(۴) جمعیّت الاقوام

برفتد تا روشِ رزم دریں بزم کہن — دردمندانِ جہاں طرحِ نو انداختہ اند

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند — بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

ان یاد داشتوں پر غور کرنے کے بعد مضموں لکھو

(۱) شب ماہتاب

(۱) یک برقعۂ نور است کہ ہمہ اشیا را مے پوشد۔ (۲) خوبی و رونق ہر منظر را مے افزاید (کشت زارہا جوئبارہا .....) روضۂ تاج گنج .... (۳) آسمان با انجم ہائے سبک فروغ وکم تاب و قمر فلک پیما و ابرہائے سفید وسیاہ فکر بشر را محو نظارہ مے کند۔ (۴) سکوتِ عالمِ حیات وچشم بیدارِ خالق لایزال کہ ہر چیز را برائے مقصدے خلق کردہ است۔

(۲) بحر

(۱) یک عالمِ وسعت کہ پایاں ندارد۔ (۲) تموج وتلاطم۔ (۳) انواعِ حیوانات کہ از حد احصا بیرون است۔ (۴) چہ قدر ہستیہا غرقۂ فنا شدند وہیچ اثرے ازاں بر روئے بحر پیدا نیست۔ (۵) منافع گوناگوں۔

ان مضامین پر طبع آزمائی کرو

(۱) خیالات فرزند بر مرگِ مادرِ عزیزش۔ (۲) فوائد تجارت۔ (۳) حسن وقبح تیاتر۔ (۴) جانور خانۂ لاہور۔ (۵) ہیچ کس دریں عالم بکمال خوشی نہ پیوندند۔ (۶) ناپائدارئے دنیا۔ (۷) لذت افلاس۔ (۸) مسرت رحم۔ (۹) اگر موت از دنیا ناپید گردد چہ انقلابہا رو دہد۔ (۱۰) جنگِ فرنگستان (۱۱) بیدارئے ماہندیاں۔ (۱۲) اسباب ناامنی در بلاد ہند۔ (۱۳) محبت ورزیدن وناکام ماندن از ناآشنائے دردِ محبت شدن بہتر است (۱۴) اثر زبان انگلیسی بر زبان اردو۔

اس حکایت کو جس کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے اپنے تخیل کے زور سے وسعت دیکر لکھو

یوسف تاجر رعنا۔ بدکردار۔ نجمہ زن باعصمت و وفاکیش او بہ بند محبت شوہر گرفتار۔ یوسف زن پارسی زربانو نام بہ نکاح آوردہ۔ زربانو ہرجائی وآزاد روش۔ بہ مرد نامحرم رسم وراہ پیدا کند۔ یوسف ہرچند نکوہ شد او را انجو د مائل گرداند مگر بے سود۔ بیزار از نجمہ را باہم بمادرش تنہا گزارد۔ نجمہ عجز نماید

کرایوا عقابت۔ امانو اسطہ بے دفائی زرباتو سخت دل شدہ بشہر دیگرے رود سوکواری واضطراب
نجمہ بسوز مفارقت تا آتش تباور دہ بجود کشی خود را نجات دہد۔ یوسف خوابہائے پریشان دیدہ پشیمان
گشتہ و قائل وفاتے نجمہ شدہ ترک دنیائے گیرد ؛

جدید اصطلاحات ولغات

ذیل میں ضمیمہ کے طور پر وہ تمام اصطلاحات و الفاظ درج کئے گئے ہیں جو (۱) اپنے مرادف الفاظ کی نسبت بکثرت و ترجیح استعمال کئے جاتے ہیں ؛

(۲) یورپ کی زبانوں سے فارسی نے مستعار لئے ہیں کیونکہ سائنس و علوم جدیدہ کے انکشافات کے لئے فارسی میں کوئی الفاظ موضوع نہ تھے ؛

(۳) اپنے اصلی معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے معانی کو بدل دیا گیا ہے۔ مثلاً از شخصے چیزے را قائم کردن۔ کسی سے بات کو مخفی رکھنا۔ ان میں متعدد ایسے الفاظ ہونگے جو عام مروجہ لغت کی کتابوں میں درج نہیں ہیں۔ اور حال کی مصنفات سے نہایت کاوش سے انتخاب کئے گئے ہیں ؛

آب جوش	سوڈا واٹر	اذن دادن	اجازت دادن
آجدان	اجوٹنٹ۔ ایک فوجی منصب	ارابچی	گاڑی بان
آجری	اینٹ کا بنا ہوُا	ارابہ	گاڑی یا پہیہ
احتیاط کردن	دل میں خطرہ لانا	ارابہ کش	ارابچی
آخ و اوخ نمودن	ہائے وائے کرنا	اربابِ قلم	سول کے ملازم
اختاجی یا اختجی	سائیس	ارث	ورثہ
اخرو کردن	درد سے منہ لٹکانا یا آخ کہہ اٹھنا	ارسنال	آرسنل اسلحہ خانہ
ادارات دولتی	سرکاری محکمے یا دفاتر	ارک	چھوٹا سا قلعہ
ادعا داشتن	کسی کے خلاف دعویٰ رکھنا	آرگ	ارغنون ساز کا نام

بارواح پدرم	مجھے اپنے باپ کی جان کی قسم	اطریش	آسٹریا
اروپ	اروپا۔ یوروپ	اطلاعات	معلومات
ازبراش	اسکی خاطر از برائے اش	اعتبار داشتن	بھروسا رکھنا
اسباب چاء	چاء کے برتن	از اعتبار افتادن	نا قابل اعتبار ہو جانا
اسباب بخار	سٹیم انجن وغیرہ	از اعتبار انداختن	غیر معتبر کر دینا
اسباب درو گر	فصل کاٹنے کے آلات	ازین خیال بیفت	اس خیال کو چھوڑ دے
اسباب زراعت	آلات زراعت	اعلیحضرت	ہز میجسٹی
اسباب کوکی	گھڑی کے متعلق آلات	آغایان و خانمہا	تمام حضرات وخاتونین
اسپہبدی	کمانڈر انچیف ہونا	....	جنٹلمین اینڈ لیڈیز
استادن گاہ	سٹیشن	آکواریوم	پانی کا حوض
استاسیون	دو	آلارم	الارم
اسکلہ	بندرگاہ	الجیر	ممالک الجزائر
اسلامبول	قسطنطنیہ	الک	چھلنی
اسم بردن یا در کردن	شہرت حاصل کرنا	الکچی	چھلنی ساز
آسیاب بادے	ہوائی چکی	امپراطریس	ایمپرس ملکہ
سخن آشکار زدن	صاف صاف بات کہدینا	امپراطور	امپرر۔ شاہ
باصلاح آوردن	اصلاح کرنا	امتحان کردن	امتحان لینا
اصناف خلق	ہر طبقہ کے لوگ	از امتحان بیرون رفتن	امتحان پاس کرنا
اطاق	کمرہ یا اسباب کمرہ	امثال شما اشخاص	تم جیسے لوگ
اطاق پذیری	استقبال کرنے کا کمرہ	امیرال	امیر البحر
اطاق خلوت	پرائیویٹ کمرہ	آمد و شد کردن	آمد و رفت داشتن
اطاق سفرہ	کھانے کا کمرہ	انداز کردن	پیشینگوئی کرنا پیش بینی کرنا

فارسی	اردو	فارسی	اردو
انطباع	چھپوائی	اے وائے	افسوس!
انعام کردن	بخشش نمودن	ایہہ	شرم شرم - اوف
آں طرف تر	ذرا زیادہ اس طرف	با اطلاع	جس کی معلومات زیادہ ہوں۔
انگروس	ہنگری	....	
انگشت داشتن در کارے	دخل رکھنا	اے بابام	اے عزیز من
		از بابت	بوجہ
انگشت کردن	انگلی میں پہننا	باتماشا	دلچسپ
انگلند	انگلستان	باجلوہ	خوش اندام وخوش ناز
انگلیز	انگریز یا انگلینڈ	باجی	بہن
اورسلیم	بیت المقدس	باران گرفتن	مینہ کا برسنا
اوطراق	محافظ دستہ فوج	بارعرادہ	بوجھ لادنے کی گاڑی
آواز کردن	بلانا	بار کردن	لادنا
اول	ہیرا	بارگیری نمودن	اپنے اوپر بوجھ لدوانا
اولاغ	خر۔ گدھا	باروح	خوش مزاج
اہل مجالس	تمام ایکٹر لوگ	بازبودن	کھلا ہونا
آہن پوش	جنگی جہاز	بازرنگ	ہوشیار و بیدار مغز
آہنگرخانہ	لوہے کا کارخانہ	بازدید	ملاقات بوقت مراجعت
ایالت	گورنمنٹ	دل باز شدن	نشاط میں آنا
ایشیک آغاصی باشی	دربان خاص	بازئی ژمناستیک	ورزش کے کرتب
ایلچی	سفیر	باسار	تیار
ایلخی	گھوڑوں کی جماعت	باسیتان	باتری
آئینہ کاری	آئینہ سازی یا آرائش آئینے	باشمیقچی	خادم باوردی

باصفا	خوبرو و خوش طبع	بخت من لبسته است	میری قسمت بری ہے
باطلاق	دلدل	بخش کردن	خیرات کردن تقسیم کردن
باطناً	خفیہ طور پر	بد احوال شدن	بیمار ہو جانا
باغِ وحش	چڑیا گھر کے متعلق باغ	بدبختانہ	بدبختی سے
باغچہ بندی	گلکاری	بدخیالی کردن	بدگمانی کرنا
بالاکردن	نصب کردن	بدرفتاری	بدچلنی
بالابان	ڈھول نقارہ	بدقّت	توجہ سے
بالاباچی	نقارچی	بدلقا	بدصورت
بالاپوش	اورکوٹ	دوبرابر (سہ برابر)	دوگنا (تگنا)
بال دار	پردار	براحت	آسائش سے
بالکون	بالاخانہ۔ برآمدہ	برازندہ	اعلیٰ۔ بافضیلت
بانکِ دولتی	گورنمنٹ بینک	برازیل	برازیل جنوبی امریکا
باورداشتن	یقین کرنا	برافروختگی	روشنی کرنا چراغاں کرنا
باویر	بوریا	کارزار پیش بردن	کامیاب ہونا
باہمت	عظیم الشان	برق زدن	بجلی کیطرح کوند جانا
بتوسط	ذریعے سے	برلیان کردن	ہیرے کی آب دینا۔
بچہام	فرزندان من یا دوستو	....	پالش کرنا۔
بچہ دختر	ننھی سی لڑکی	بستنی	ہمب یا برف جمائی ہوئی
بناکردن	شروع کرنا	بسر و جان	نہایت خوشی سے
بناگذاردن	بنیاد رکھنا	بسیار بوده	اکثر ایسا ہوا۔
بحالی	مستقل ہو جانا	بشقاب	طشتری
بحرِ سیاہ	بحر الاسود	بطلاق ۔ بتلاق	باطلاق ۔ دلدل

بغل گذاشتن	بغل کے نیچے رکھنا	بے حصر	بے شمار
بتکدہ	بڑا اچاقو	بے خبر	بے اطلاع کئے
زبان روسی بلد ہستم	میں روسی زبان ہیں جانتا	حرف بیہودہ زدن	جہالت کی باتیں کرنا
بلدیت	واقفیت	بے خیال	بے مطلب
بلند شدن	اُٹھنا کھڑا ہونا	اسم بے مسمّی	کسی کا برا نام
بلوک	پرگنہ ضلع	پا رفتن	چلے جانا
بمحض اینکہ	جونہی کہ	پاپوش برائے شیطان	اپنے بڑے کو سبق پڑھانا
بنا شد	یہ فیصلہ ہوا	دوختن	غیر مفید کام کرنا۔
بُنادقیہ	پستول۔ بندوق	پاداری	پائداری
بواسطہ آنکہ	اس وجہ سے	پاچہ	پاجامہ
بُوط	جنگل جھاڑیاں	پاراد	پریڈ۔ فوجی معائنہ
بُوغاز انگلستان	رودِ انگلستان	پاپس گذاشتن	پیچھے ہٹنا
بہارہ	شہد کی مکھیوں کا گروہ	پارچہ بافی	کپڑے بُننا
بہار کردن	شگفتہ ہونا	پارو کشیدن	کشتی کو چپو سے کھینا
بُوق	طوطی۔ نفیری	پارو زدن	چپو لگانا۔ دو
پئے بہانہ گردیدن	حیلہ ڈھونڈھنا	پالتو	اوورکوٹ
بہم زدن	درہم برہم کردینا	پدر سگ	جس کا باپ کتا ہو یعنی
بے احترام	گستاخ	....	کتے کا بچہ۔ گالی ہے۔
بے احترامی	بے ادبی	پدر سوختہ	جس کا باپ جہنمی ہو۔
بیان شدن	واضح ہونا	....	گالی ہے۔
دراین بین۔	اسی اثنا میں	پدر نامرد	حرامزادہ
بیجا	بے وجہ بے سبب	پرت کردن	زمین پر گرانا یا خود لیٹنا

....	کھانا۔ جیسے قلابازی میں	پوچ گفتن	واہیات باتیں کرنا
پرت گاہ	کھڈ	پوشش	کم قیمت
پرچانہ	باتونی	پوشاندن	معاملہ کو رفع دفع کردینا
پرچانگی زدن	بہت باتیں کرنا	پولتیک دان	ماہر سیاست
پرحرف زدن	دو	پولدار	مالدار
پردہ	تماشے کا ایک ایکٹ	پیانو زدن	پیانو باجا بجانا
پردہ برکشیدن	تصویر اتارنا	پیش افتادن	آگے بڑھنا
پردۂ تصویر	فوٹو	پیش خریدن	قیمت پہلے ادا کردینا
پردۂ نقاشی	دو	تاج گذاری	کارونیشن
پردہ دریدہ	بے شرم	تاجری	کمرشل
پشم زدن	اون کاتنا	تاجیک	بدذات
پشتک زدن	پیچھے کی طرف قلابازی	تار برقی	الکٹرک ٹلغراف
....	کھانا۔	تازہ زاد	نوزاد
پشتو	پستول	تاکستان	باغات انگور۔ انگورستان
پلہ	زینہ کی سیڑھی	تالار بال	ناچ گھر
پلہ خوردن	سیڑھیاں رکھنا۔ پلہ	تالار سلام	ملاقات کرنے کا کمرہ
....	دار ہونا۔	تالار سوپ	شام کا کھانا کھانے
پلیس باشی	سپرنٹنڈنٹ پولیس	....	کا کمرہ۔
پناگاہِ شیلکی	سنتری کا چھوٹا سا	تاشۂ علف	گھاس کا گٹھا
....	چوبی کمرہ	تپہ	پہاڑی
پنبہ ریسی	روئی کاتنا	تجسس کردن	جاسوسی کرنا
پوچ	نکما کمینہ	منزل تحتانی	نیچے کی منزل

تحصیل کردن	طالبعلمی کرنا	تلافی کردن	انتقام لینا
طالبان تحصیل	طلباء	تُلُنبہ	فائر انجن۔ پمپ
تحویلدار	محافظ۔ خزانچی	تماشا داشتن	دلچسپ ہونا
تخم	بیضہ	تماشاچی	تماشائی لوگ
تدارکِ عروسی	بیاہ کی تیاری	تماشاخانہ	تھیئٹر
تراق تراق	بندوق وغیرہ کی آواز	تموّج	بدلنا۔ جیسے قیمت کا
ترقی دادن	اصلاح کرنا	تمیز کردن	پاک وصاف کرنا
ترکیدن	پھٹ جانا گولے	تنگ شدن	مضطرب ہونا
....	وغیرہ کا	تُنگ	صراحی نما برتن
ترمہ	بیل بوٹے دار ریشم	تنگہ	درہ۔ آبنائے
....	کا کپڑا	توپ انداختن	توپ چلانا۔ توپ زدن
تشخیص دادن	تمیز کرنا	تور ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنیکا جال
ترسو	ڈرپوک	تولد شدن	پیدا ہونا
برائے من تفاوت	میرے لئے ایک ہی	تُولک	چالاک۔ شاطر۔ عیار
نمے کند	بات ہے۔	بہ تہمت انداختن	تہمت لگانا
تشریف بردن	چلے جانا	تیر بالسنگ خورد	ہم ناکام رہے
تشک	بستر لحاف وغیرہ	تیاتر	تھیئٹر
تغییر یافتن	بدل جانا	تیرہ دار	بھورے رنگ کا
تفنگ سازی	بندوق بنانا	....	سیاہی مائل
تقصیر دار	مجرم تقصیر دار	تیول	جائداد۔ اراضی
تل	ٹیلا	جا انداختن	قائم ومضبوط کرنا
تگر.	پپیّہ	جارو کردن	جھاڑو دینا

جاری ساختن	نافذ کرنا	چشم سفید	بیحیا
جبون	ڈرپوک۔ ترسو	چخماق	بندوق کا گھوڑا
جز اینکہ	سوا اس کے کہ	چپاولچی	جنجالی۔ شریر
جعبہ	ڈسک۔ بکس	حاصل شدن	وقوع پذیر ہونا
جفنگ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	حاکم نشین	نشستگاہِ حاکم
جمعیت	آبادی	از حالا	ابھی سے۔ آئندہ
جنرال	جنرل	حالی شدن	واضح ہونا
جلوگرفتن	ٹھیرانا	حالی کردن	بیان کرنا
جور	رفیق ہمنشین	بحرف کسے بودن	کسی کو نصیحت کو قبول کرنا
جوشیدہ شدن	خفا ہو جانا	پیش خود حرف ساختن	اپنے ولسے باتیں کرنا
جہاز	جہیز	حرف بےنمک و بیمالی	بےمعنی و فائدہ بات
جوجہ	چوزہ	حسودی	حسد کرنا
چاپ خانۂ دولتی	سرکاری مطبع گورنمنٹ	حفظ کردن	نگاہبانی کرنا
....	پرنٹنگ پریس	حکیم دندان	وہ ڈاکٹر جو دانتوں کی
چاپیدن	دھاوا کرنا	....	امراض کا علاج کرے
چاقو	چاقو	حکمرانی کردن	سلطنت کرنا
چال	گڈھا	حلیت خواستن	اجازت چاہنا الوداع
چپچلہ	دلدل	....	کہنا
چرک شدہ	میلا کچیلا	حیاط	احاطہ
چشم دوختن	ٹکٹکی باندھنا	خاک ریز	پشتۂ خاک
چشم انداز	نظارہ منظر	خرخر نمودن	ناک میں سے آواز نکالنا
چشم انداز شدن	نظر آنا۔ حدِ نگاہ میں ہونا	....	جیسے ریچھ کرتا ہے

خرناس کشیدن	خراٹے مارنا	دامن کِشت	پوشاک کا پیچھے لٹکتا
خش خش	آواز اسلحہ وقت بہم زدن	. . . .	ہوا حصہ
خلب	نان (روسی لفظ)	واژ کردن	تبدیل کرنا
خُم پارہ	بم کا گولہ	دبیر الملک	سکرٹری آف سٹیٹ
خم کردہ	ٹیڑھا	در بند بش نیستم	مجھ کو اس امر کی قید
خواستگار	پیغام و درخواست دے	. . . .	نہیں ہے
. . . .	جانے والا۔	در خوردن	مقابل ہونا
خواہان	نوآزمودہ و نومشق	درست چاق	توانا و تندرست
خودتان	خود آپ کو	درست کار	نیکوکار
خود شماہا	خود آپ	دریائے قراد انگیز	بحر اسود
خدا نکردہ	خدا نہ کرے	دزدی کرنا	چوری کرنا
خس خس کردن	آہ و اوہ کردن	دریائے مانش	رود انگلستان
خوش اسلحہ	ہتھیاروں سے آراستہ	از دریا صدمہ دیدن	جہاز میں قے وغیرہ کرنا
خوش صحبت	بامذاق (دوست)	. . . .	یا طبیعت کا ناساز ہونا
خیابان	دو رویہ درختوں سے	دریابیگی	امیرال۔ امیر البحر
. . . .	گھرا ہوا رستہ	دستجاب	فوجیں پلٹنیں
خیابان بندے	ایسا راستہ بنانا	دست کش	دستانہ
ازوچہ خیر خیزد	اس سے کیا نفع ہو سکتا ہے	دستمال تکان دادن	رومال ہلانا
خیلے وقت است کہ	عرصہ ہوا کہ	دستہ کالسکہ	ٹرین
داو زدن	نعرہ مارنا۔ بآواز بلند پکارنا	دستی ساختن	ہاتھ سے کوئی چیز بنانا
دار الشورائی ملی	ہوس آف کومنز دار العلوم	دستور العمل دادن	ہدایت کرنا
دالان	گیلری	وِس کورٹ	مقدمہ کا برخاست ہوجانا

دعوت شدن	مدعو ہونا۔ بلایا جانا	رخت شور	دھوبی یا دھوبن
دفیلہ کردن	صف وار چلنا ایک کے	رخت شورخانہ	لانڈری
....	بعد دوسرا قطار میں	رخت کن	حمام میں لباس اتارنے کا کمرہ
دلاک	حجام	ردیف گذاشتن	باترتیب رکھنا
دلنواز	دلنواز	رستگار فرمودن نمودن	آزاد کرنا۔
دُو کردن یا بدو رفتن	سرپٹ جانا	بہم رسیدن	حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا
دوچار شدن	مقابل ہونا	....	مقابل ہونا۔
دود کردن	سٹیم کو انجن سے باہر نکالنا	رشید	من چلا۔ دلاور
دور کسے گرفتن	کسی کے گرد جمع ہوجانا	رضامندی	عیش ونوش آسودہ زندگی
دلال باشی	چیف ایجنٹ	رضائے خدا	برائے خدا
دمنک	احمق وسادہ لوح	رعد	توپ۔ بندوق
دورا دور	گرداگرد	رقاص	گھڑی کا سپرنگ
دوستاق	قیدی	رو بہ ترقی گذاردن	ترقی کیطرف مائل ہونا
دوری	طشت۔ ٹرے	رُوش (رواش)	اس پر (اس کے اوپر)
دیر وقتی نیست	عرصہ نہیں گذرا	از روم بر نمے آید	مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا
دوک	جہازی کارخانہ	ہر روش رامے خواہی	جس کام کرنے کو کہو
راپورت	رپورٹ	مے زند	تیار ہے
راپورت دادن	آنے کی اطلاع کرنا	رنگ از روش پریدہ بود	اسکا چہرے کا رنگ فق تھا
راحت تر	زیادہ با آرام	رو پاک	رومال تولیہ
راہ پیادہ رو	سڑک شارع عام	روانہ کردن	بھیج دینا
راہ رفتن	چلنا	روز کلاں	کرسمس
راہ عرادہ	گاڑیوں کی سڑک کارٹ روڈ	بروز کردن	ظاہر ہونا

روزنامہ چی	اخبار نویس	ساخلو	گارد
روزنامہ نویسی	اخبار نویسی	ساعت ساز	واچ میکر
روشنائی الکتریسی	بجلی کی روشنی	پیرار (سال)	پارسال سے گذشتہ سال
روغنِ کمان	وارنش	سانِ قشون	معائنہ فوج
رومیہ	روم رومانیا	سائرین	باقی لوگ
روواز	روباز- بے پردہ	سبیر	سائیبریا
کالسکۂ روباز	کھلے منہ والی گاڑی	علی سبیل رسم	رسمی طور پر
ازہم ریختہ شدن	اجزا کا جدا ہو جانا	سبیل کندہ	جس کی مونچھیں صاف
ریزہ ریزہ کردن	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	....	ہوں
زبانت را برگردان	اپنی زبان سے نہ پھر	ستون	دستۂ فوج
زانوم	میرا زانو	سرِ قول خود استادن	وعدے کو نبھانا
زرنگ	ہشیار	سرازیر	نشیب کی طرف
زغالِ سنگ	پتھر کا کوئلہ	سراغ کردن	تحقیق کرنا
زودگی	تعجیل جلدی	سرباز خانہ	بارکیں
زودنویس	شارٹ ہینڈ رائٹر- اختصار	سرتاخت	سرپٹ
....	نویس	سرکردگی	اختیار
زورخانہ	اکھاڑا- جمنیزیم	سرکردگاں	سٹاف
زیر زدن	زمین پر پچھاڑنا	سفارش	پیغام
زیر و بالا کردن	پلٹ دینا	سفال پوش	(روغنی برتن)
ژاژ خاءی	بکواسی	سفرہ خانہ	کھانے کا کمرہ
ازو سنش کارے ساختہ نخواہد شد	وہ نکما ہے	سکوی	بنچ پلیٹ فارم- گھاٹ
		سگار	سگرٹ

سگار کشیدن	سگرٹ پینا	شب گذران	رات گذارنا
ثمن	ثمن بہا وا سرکاری نوٹس	شب نشین	مجلس برائے شام کی پارٹی
سِن	سٹیج تھیٹر کا	شتر دار	کاروان
سناطور	سینیٹر ممبر مجلس	شر زق	مصیبت
سوا کردن	جدا کرنا	شرط کردن	وعدہ کرنا
اہل سواد	ہنرمند لوگ	شریک شدن	کسی ایسوسیئشن کا ممبر ہونا
سنگر	باتری	شکارچی	شکارگاہ کا محافظ
شوپہ	شام کا کھانا	شکلک کردن	ہونٹوں کو نازسے یا غصہ
سوت زدن	سیٹی بجانا	. . . .	سے ڈھیلا چھوڑ دینا
سوخاری	بسکٹ	شلتوک کاری	چاول کی کاشت
سوراخ کوہ	شش سرنگ	شناساندن	بتلانا۔ ہدایت کرنا
شوگلی	عزیز و محبوب	شلیک	فوجی سلامی
سول	نمک	شوخی کردن	ہنسی ٹھٹھا کرنا
سیاحت کردن	سیر کرنا خواہ زمین پر خواہ دریا پر	شورش مورش	ہرج مرج
سیب زمین	آلو	شؤونات	امتیازات
سیتہ	شہر سٹی	شوہر کردن	شادی کرنا۔ منکوحہ ہو جانا
شاطر	ملازم باوردی	شہرت دادن	افواہ اڑانا۔ عام کرنا
شاہ وشوط	بات چیت ہرزہ گوئی	شہرک	چھوٹا سا شہر
شامپین	شراب انگریزی	شیوعی داشتن	مقبولیت عام رکھنا
شاہزادہ خانم	وارث تاج کی بیوی	صدقہ رفتن	خیرات مانگنا
شاہ زن	ملکہ	صرافت خانہ	بینک
شاہی	پنی انگریزی سکہ جو ایک	صرف کردن	خرچ کرنا
. . . .	آنہ کے مساوی ہے	صیغہ	عارضی نکاح متعہ
شب را	رات کے وقت	زن صیغہ	ایسے نکاح والی عورت

ان را ضرورتے ندارم	مجھ کو اسکی ضرورت نہیں	غولو	اژدو
درایں ضمن	اسی اثنا میں	غلبکن	جنگلا
ضمیمۂ رقیمہ	حاشیہ خط	غوبرناتور	گورنر
طاقچہ	چھوٹی سی کھڑکی	غواص	پولیسمین
طائفۂ اناثیہ	صنف نازک عورتیں	فرصت کردن	موقع پانا
طپانچۂ شش تول	۶ گولیوں کا پستول	فشنگ	کارتوس
طرف عصر	قریباً وقت شام	فشنگ سازی	کارتوس بنانے کا کارخانہ
طفرہ زدن	ٹال دینا	فلک	دریائی بجرا
طلا آلات	سونے کے برتن	فوت	فٹ گز
طلنبہ جی	فائرمین	فورغون	بیل گاڑی یا عام طور
طناز	با عشوہ و ناز	. . . .	پر لمبی چھلا دینی گاڑی
طول داشتن	طویل ہونا	قاب سیگار	سیگار کیس
اہل ظلمہ	سرکاری لوگ	قاشق	لکڑی کا چمچہ
عبور و مرور کردن	آمد و رفت کرنا	قالیچہ	غالیچہ
عرادۂ توپ	مشین گن	قاپچی	پیچی
عروسی کردن	شادی رچانا	قائم مقام	لفٹنٹ کرنل
عفن شدن	بدبودار ہو جانا	قدارہ	دو دھاری تلوار
عرق گوگرد	تیزاب گندھک	قدغن کردن	منع کرنا حکم کرنا
عمارت ییلاقی	گرما گذارنے کا مکان	قاطر	خچر
عوض کردن	بدل لینا	قرانتین	کوارنتین
عقب کردن	پیچھا کرنا	ازایں قرار	مفصلہ ذیل
عرچہ کردن	دانت پیسنا	قراول	سنتری محافظ شکارکاری
غسال خانہ	مُردے نہلانے کا کمرہ	قراول خانہ	سنتری کا بکس یا کمرہ
غلام گردش	برآمدہ گیلری	قرمساق	بے غیرت

قشقه	داغ پیشانیِ اسپ	کشتی ساز خانه	جہازی کارخانہ
قشنگ	خوشنما با ترتیب	عقب کشیدن	پیچھے ہٹ جانا
قِشلاق	سرما بسر کرنے کا مقام	کشیک	گارد
قشنگی	خوبی	کشیکچی	سنتری
قصاب خانه	بوچڑخانہ	پای توی کفش دیگر کردن	دوسرے کے کام میں دخل دینا
قذا	غذا	کله زدن	ٹکر مارنا
قمه	خنجر	کم جثه	لاغر
قورق	شکارگاہ	کوتاه کردن	بھول جانا
قولدور	ڈاکو	ایلچی کوچک	ریذیڈنٹ
کارد ستم است	مجھے کچھ کام ہے	کوتک زدن	ڈنڈے سے مارنا
بکار خوردن	کارآمد ہونا	کودک پستان گزیده	بچہ شیرخوار
تو چه کارهٔ	تو کس لائق ہے	کوره	انگیٹھی
کالسکه	گاڑی	کورت	کچہری
کالسکهٔ بخار	ریل گاڑی	کوک شدن	موافق و متفق شدن
کالسکچی	ڈرائیور	کول گرفتن	بازوؤں سے پکڑنا
کچل	جسکے سر پر بال نہ ہوں	کولاک	سمندر طوفان خیز
کالسکه ساز	کوچ بلڈر	کولونل	کرنیل
کانگورو	کنگرو	کومدی	کامیڈی بستر آمیز ڈراما
کتاب خانه	لائبریری	کومدی در آوردن	ایسا ڈراما سٹیج پر دکھانا
کدخدا	محاسب	کومک	امداد
کرجی	چھوٹی سیر کی کشتی	کونسر	محفل راگ
سر در کردن	بھاگ جانا	کیف	باعیش زندگی
کرور	دس لاکھ	گار	سٹیشن
کسیل شدن	کاہل شدن	گراف	کونٹ۔ ارل۔ امیر

گردش	یورشِ غنیمت	لہستان	پولینڈ
گردش گاہ	سیرگاہ	لیلاج	عیار۔ بدمعاش
گردن گرفتن	خود کو ذمہ دار قرار دینا	ماچ کردن	بوسہ لینا
گردن کُلفت	فربہ گردن والا	مارق	گولی کی مار
گرمسیر	دیہات	ماشین	انجن
گری نیچ	گرین وچ کا ملک	ماموریت	کمشن
گلکاری	گلستان	مانع بودن	رکاوٹیں
گمرک	محصول چنگی	ماہوت	کپڑا
گمرک خانہ	چنگی خانہ	ماہور	پہاڑی نشیب و فراز کی جگہ
گنجفہ بازی	تاش کا کرتب	صاحبِ مایہ	دولتمند
گوراسب	زیبرا	مایہ	وجہ سبب سٹور
گوشت بمن باشد	میری بات کو توجہ سے سنو	مُبل	متاعِ خانہ۔ فرنیچر
گول خوردن	دھوکا کھانا	مجارستان	ہنگری ملک ملحق آسٹریا
لامپ	لمپ	مجسم۔ مجسمہ	بت
لجن زار	دلدل	مجسم ساز	بُت تراش
لُخت	برہنہ	مجلس نشین	کمشن ہاؤس
لخت کردن	لوٹ مار کرنا	بمحض دیدن تو	فقط آپ کے دیکھنے
لُژ	تھیٹر کا بکس	محض خاطرِ شما	محض آپ کی خاطر
لکاتہ	بدکار عورت	محل تماشا	سٹیج
لنپا	لمپ	محوطہ	احاطہ۔ چار دیواری
لند لند کردن	بڑبڑانا	مراقب	نگاہدار
لنگ	گٹھا	مراودہ داشتن	تجارت کردن
لُوپ	جبڑا	مستحفظ	گورنر۔ محافظ
لوندرہ	لنڈن	از من مضائقہ نکنید	مجھ سے دریغ نہ رکھئے

مضمون کاغذ	ضمیمہ خط	موعودیں	مہمانان	دہشت کردن	خوفزدہ ہوجانا
مطبع دولتی	گورنمنٹ پریس	موقوف کردن	کام بند کرنا	در شکست شدن	دیوالیہ ہوجانا
مغنج	جنگلا - باڑ	میرالائی	کرنیل	دل شدن	جدا سو جانا
معطل کردن	منتظر رکھنا	مہر تحریر	لکھنے کی مہر	ولایتی	سول خلاف ملٹری
مغشوش	بے ترتیب	نارنجک	بمب کا گولہ	ویلاہا	دیہاتی بود و
مفسد رفتن	کسی کے خلاف کہنا	ناحق بوطہ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	....	باش کی جگہ
....	یا اطلاع کرنا	نائب السلطنۃ	وائسرائے	نار کردن	سرگشتہ بنانا
مکدرانہ	با دل ناخوش	انتظامی	ملٹری	طرب	بربط - سارنگی
ملاقات یا بازدید	واپس آتے ہوئے	نظور کردن	نگاہداشت کرنا	ہرزگی	بیہودگی
....	ملاقات کرنا	نفست بگیرد	خاموش باش	ہم پا	ہمراہ
ملتفت شدن	توجہ کرنا	نکول	اپنے اقرار سے پھر جانا	ہنگامہ کردن	شورش برپا کرنا
ملتزمین	ملازم لوگ اہل دربار	نمچہ نمسہ	اسٹریا جرمنی	سپوپوتام	دریائی گھوڑا
ملہ	مچھر پسو	نمرہ	نمبر	یالی	سمندر کے ساحل پر
ملیون	دس لاکھ	بانمک	بامزہ - لذیذ	....	رہنے کا مکان
منارہ	ستون	نم	امان جان ننجان	یادداش	آہستگی سے تری سے
منشی حضور	پرائیویٹ سکرٹری	نہ خیر	نہیں ہرگز نہیں	یرار	سوزون و سہل
منگری	ہٹ دھرمی	نیم تنہ	صدری واسکٹ	یراق	جواہر و زیور
منگنہ	رولر زمین ہموار کرنے	نیمہ کارہ	خستہ و مستعمل	یراق اسب	ساز اسب
....	کا آلہ	دالپور	سٹیمر جہاز	حاضر یراق	مسلح
مورد	شعاعوں کے جمع ہونے کا	واکشیدن	سیدھا لیٹ جانا	یسا در یسا دل	کانسٹبل سپاہی
....	مقام مرکز فوکس	واگذار کردن	چھوڑ دینا	یورتمہ آمدن رفتن	پوپیہ پوپیہ دوڑنا
موزہ	عجائب گھر	واگون	اسباب لادنے	ییلا - ییلاق	گرما بسر کرنے
موزیک زدن	نغمہ سرائی	....	کی گاڑی	....	کا مقام جیسے
موزی کانجی	مطرب ترانہ نواز	با وجاہت	باشکوہ و جبروت	....	شملہ نینی تال